

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232720

UNIVERSAL
LIBRARY

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

الحمد لله الذي جعلنا كتابنا من العلم والهدى لعلنا نعلم ما نريد ونفعل ما نريد

هَدَيْتَنِي لِهَدْيِكَ مُحَمَّدٍ

دَلِيلَ نَبِيِّكَ أَحْمَدٍ

الحمد لله الذي جعلنا كتابنا من العلم والهدى لعلنا نعلم ما نريد ونفعل ما نريد

طَعْمُ فِي الطَّعْمِ الْمَعْنَى الْعِلْمُ الْكَلَامُ الْكَلَامُ الْكَلَامُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي أنزل كتابه هدى للناس وحجة منه على من أنكر وهو أول
التبيان وآخر البرهان وأرسل رسوله محمد المصطفى وجعله خاتم الأنبياء سيد
المرسلين لينظهر دينه لا سلام على كل الأديان وعهد زمان بثقة المباركة ابرك
الأمة اشرف الأن زمان صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه اجمعين وسلم ما
تداول الملوان اما بعد فقد امرني من الطاعة حكمه فلاح واتجار مرة نجاح وللمرام
انجاح وكيف لا وهو الامير الكبير ابن الامير ابن الامير المحظي بالخط الخليلي الشريف سائر الاستم
والمشيد بنصره الايمان راس الامراء عين الاعيان المحرر نقض السبق في مضمار القلي بالفضائل
افرس الفرسان في ميدان احراز مكارم الشجائل الصاعدا مصاعدا الا
معارج الحجة والجلال امير الاسلام والمسلمين رئيس المومنين الشهاب الاستطاب
بمين الدولة وزير الملك نواب محمد علي خان بهادر صولت جند ادام الله تعالى
قباله وزير اجلاله الرئيس لرياسة دار الاسلام محمد آغا المعروف بتونك ال
عظم ما ينفعه في الآخرة والاولى وهب له ما يدرجوه ويتمنى آمين يا ارحم الراحمين

بحمده سيدنا محمد سيد الاولين والاخرين صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه جميعين
 الى يوم الدين بان اترجم الرسالة الانيقته بالعبارة العربية الرشيقه المسماة بالدليل
 على اثبات نبوة نبينا محمد المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم بعد عيسى على نبينا وعليهما
 السلام للفاضل الكامل الخبر اللوذعي والخرير الكافي السيد السند محمد ابراهيم
 بن الحسين الحسني الحسيني رحمه الله تعالى عليه بالعبارة الفارسية وتلوهما
 بالعبارة الهندية المشهورة في ديارنا الهند ليعم فادتها ويشيع نفعها واجلها
 اعادتها فاقترنت بأمر العالي والعت لحكمه المتعالى فحدرت تحت العبارة العربية للترجمة
 المذكورة الترجمة الفارسية ثم الترجمة الهندية المشهورة وارجومن الله تعالى
 قبولها وفي محض الاستحسان وصولها وسميتها بالهندية المحمدية دليل النبوة
 الاحمدية على صاحبها الصلوة والسلام وانا المترجم العبد الضعيف القليل بضاعة
 والقعيد استطاعة على اسمي اما المتداول بلسان العوام نجف على المخاطب من
 حضرة النواب المنوّه بالشان بتاج العلماء محمد نجف عليخان اللهم امه ذبوني وستر
 عيوني واجعل ترجمتي تلك ذرية كحصول املي ووسيلة لاستحسان عملي وانت
 ارحم الراحمين ما لك يوم الدين اللهم امين ترجمه فارسی ستایش بام خداوندی
 را که از فرزندان سپهر فردا آورد نامه خودش بر بنمودن سر سر مردم زاد و بر رست پوشان
 ناسپاس بهترین فرزندش بر کشاد و این رساله نامه پالوده ترین گفتارست نهان را ز باب کشاد
 پایان ترین رهبر است سوی فرکا بش راه نافرستاد همین برگزیده خودش محمد مصطفی صلی الله علیه
 وسلم را و برگزیدش بپایان رسان زنجیره پیغمبری و بر فرزیدش پایه سر و سوری بر همین بنیان
 خودش در رهبری و برگزید پیغمبری فرستادش را خسته ترین بهنگام و بهترین زبان ستوده
 ترین در و پاک ترین زندیش فرستاد بر آن سرور فرومیده نشان فرزین در و دو حجت
 زندش بر آن فراین فرگاه پاک نژاد و بر آل پاکیزه زاد و یاران بادین و دادا و جادان باو
 سپس فرام داد سروری که فرمان بردنش سرایه سودست و سر بفرزانش نهادن دست باو
 بهود و چه سان نمود از بهر آنکه او سروری ست فرزین پایه فرزند سوری و ولای گسری بهود

بہرہ برتری استواری دہندہ کاخ اسلام فرازندہ آسمانہ فرازش ایمان سرفراز گستران دیدہ
 معین سردران فراہم کن پیشی و برافرازی بر فرزند یگان بفرہیدہ خواہد بر فرازیدہ از والا
 بیچان داور سی برکشامی و والائی را سرفراز آرنده نخستہ آئین اسلام را بر فراز آرنده ہرچہ کہ
 فرازش پایہ را درخور بود سزاوار فرہیدہ گفتار بر سزیدہ کردار دہش بار فرازین پایگاہ یزدان پرست
 خدا آگاہ ہمایون آئین ہمین ترین پیغمبر و گزین ترین و خورشاد را سرمایہ استواری چون ہر درخشان
 بدیش گستری و نوازش پروری در فروغ باری سرور با گوہر نواب مستطاب بین الدولہ وزیر الملک
 نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ سرور داور سی کا شاند محمد آباد عرف ٹونک کہ تختش جاویدان
 و ترش بار دفرہ فراز ترش فرازی آشکار باد کہ شکر رسالہ نجمتہ بر سر و دعبارت و گفتار خوبی نمود امیدہ بدیل
 اثبات نبوت نبینا محمد بن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام در بندگزارش کشیدہ
 و نگارش در آردہ دانشمندی نہان را ز یاد در یاب ہمین فرزاند بافرہ و فرتاب نازش دانش
 گستران آئین اسلام فرازش پڑوہ و خورشید شریعت حضرت خیر الانام علیہ التمجیۃ والسلام السید السند
 محمد ابراہیم بن احسین المحسنی الحنفی ۷۷ علیہ را پای جی کہ عبرتی ز بانث ترجمہ گویند بدو گانہ گزارش کنایہ
 نخستین بفارسی زبان مشہور سپس در زیر چین عبارت مجاورہ این ہنگام کہ بزبان اردو شہرتی دارد
 و مردم روزگار مابین داکویر زبان کشاند بہ تحریر در آرم و این ترجمہ باسان ترین برگزاشت و کوتاہ
 ترین گفتار بزرگوارم کہ سودش ہمہ را فرارسد از انجا کہ فرمائش را سودی ہمہ عیان دیدم خود را با ہمہ ہمین
 یابی برین کار بر کشیدم و این ترجمہ را ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدیہ نام بردم اینک از یزدان والا خواستہ
 کہ این نسخہ مرا نزد بخشد کہ در و دگیتی ام سود بار آید و از بڑہ ہندی بدو رقم کشیدہ ہرچہ در فرازین
 جہانم بکار آید از دانش فرماید و نگارندہ پای چہ را علی نام است و نجف علی بزر زبان اقتادہ عوام ہن این
 سرور والا گوہر مہر خوانی کہ خطاب باشد پایہ سن برا فراخت و سن کمترین پایہ را بتاج العلماء محمد
 نجف علیخان نامور ساخت سپاس نوازش این فرازین فراگاہ نیارم برگزار دہ پاک یزدان نشانی از یزدان
 پایہ فرازیدہ تر از پایہ کہ دارد بر فرازش آرد تراج ترجمہ ہندی ساری ترفین ہن واسطہ
 بسے خداوند تعالیٰ جلشانہ کئے کہ جس نے اپنی پاک آسمانی کتاب عرش سے نازل کی واسطہ سب امتیاز
 لے کہ اوس سے سید ہمارا ستہ پادین اور اس مقدس کتاب آخری کو حجت قرار دیا تاکہ شکر آدمی

رسولوں اور وحی خداوندی کے نہ پہنچنے کا عذر بعد اسکے زبان پر نہ لاوین اور یہہ برگزیدہ کلتا
اولین صاف بیان ہے اور آخرین حجت و برہان اور بھیجا اوس نے اپنے برگزیدہ رسول محمد مصطفیٰ
کو اور بنایا او کو سید المرسلین خاتم الانبیاء تاکہ غالب کرے سب دینوں پر اپنا پاک تر اور برگزیدہ
دین اور شاہدے سب ٹیڑھے آئینوں کو یہ سید ہی آئین اور مبارک تر اور بہتر بنایا ایسے سید المرسلین
کے زمانہ بعثت کو اور دائمی اور ظاہر تر معجزہ سے روشن کر دیا او کی نبوت اور رسالت کو پاک
درود اور مبارک سلام اون پر اور انکی آل اطہار اور اصحاب اختیار پر سہون پر جب تک آسمان اور
زمین قائم رہے پاک درود اور پاکیزہ سلام کا نزول اون پر دائم رہے آئین بعد اسکے عرض ہے کہ
ان دنوں مامور فرمایا ایسے عالیشان معالی القاب نے جنگی اطاعت فرمان سودا اور بہبود کی کفیل
اور او کی فرمان بری حصول مرادات کی دلیل ہے یعنی ہمارے خداوند نعمت و اقبال باشوکت و
اجلال فخر خاندان والامحی افتخار و دودمان دانائی راس الامر اریس الکبار ملاذ الفضلا رکف الصلوات
امیر ابن الامیر ابن الامیر فاضل عہدیم المثل عالم عہدیم النظیر رئیس المسلمین امیر المؤمنین حضرت نواب
مستطاب عالیجناب عین الاعیان عین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر وصول جنگ کالی
ریاست دارالاسلام محمد آباد عرف ثوبک دام اقبالہم وزاد اجلاہم نے جنگی محاسن اور مناقب اور
فضائل و کمالات آفتاب سے زیادہ مشہور اور اطراف اور اقطار ممالک میں کمال شہرت کے ساتھ
شہر بہن مجہد خاکسار قلیل البضاعہ نجف علی نام کو کہ ترجمہ کروں ایک رسالہ کو جبکہ مضمون حسنات و
کی حاصل ہو نیک موجب اور ہر طرح کی سپاس کا سزاوار ہے اور اسکی عبارت فصاحت اور بلاغت
اور طرز مناظرہ کی تعلیم کو واسطے ایک دانا معلم اور بہترین آموزگار ہے اوز نام اس مبارک سالہ
کا دلیل اثبات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
ہے اور یہ مختصر رسالہ مفید عام الکلام ہے تصنیف کیا اوسکو والاجنب فاضل کامل عالم عامل بالعلم
افتخار الفضل السید السند محمد ابراہیم بن الحسین الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر برین مجہد کترین
نیچہ نرئی حسب ارشاد ترجمہ کیا اس عربی رسالہ کا اس روش پر کہ عبارت عربیہ کے تحت میں فارسی
ترجمہ اور فارسی عبارت کے نیچے اردو زبان میں ترجمہ لکھا جس سے ہر شخص فائدہ حاصل کرے
عموماً اور اہل اسلام ارباب ایمان خصوصاً اور ثواب اسکا عائد ہو طوت ہمارے عالیجناب نواب

مستطاب دام اقبالہم کے جو آمر اور معین ہیں اس کام کی اور بہ تبعیت جناب ممدوح کے اس خاکسار مترجم کو برکت اس سالہ مبارک کلام کی نصیب ہو اللہم آمین بجزمتہ حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحبہ اجمعین وانت ارحم الراحمین اور اس ترجمہ کا نام ہدیہ محمدیہ ولیل نبوت احمدیہ بعون اللہ المستعان المنان ذی الجود والا حسان ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من اصطفا بالرسالة خصوصاً نبينا محمد خاتم الانبياء والمرسلين وعلى الله واصحابه اجمعين فارسی یعنی بہ تائید بہر خداوند تعالیٰ پروردگار جانیان و درود و سلام بہ ہر کسی کہ بگزید از خداوند تعالیٰ اور بفرشتہ گوی از سوی خودش مراد از آن سر سرمرسلان خصوصاً پیغمبر ما محمد خاتم الانبیاء والمرسلین و برآں حضرت واصحاب آن سرور مگنان اُردو سب تعریفین لائق ہیں خداوند تعالیٰ پروردگار عالم کو اور درود اور سلام او پر اونکے کہ جنون کو مقبول فرمایا اور برگزیدہ کیا خداوند تعالیٰ جل شانہ نے خصوصاً او پر ہمارے نبی ختم کرنے والے سب نبیوں اور رسولوں کے حضرت محمد مصطفیٰ اور او پر او کی آل اور اصحاب کے سبوں پر عزمی فقد سألنی بعض احباب انصاری ان اذکرہ ما اعتمد علیہ من الدلیل علی نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد المسیح علی نبینا وعلیہ السلام فارسی یعنی ہر آئینہ سوال کرد از من عالمی از علماء نصاری کہ ذکر کنم مراد را آنچه که اعتماد داشته باشم بر آن از بریان بر نبوت نبی ما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از مسیح علی نبینا وعلیہ السلام اُردو پس ہر آئینہ سوال کیا مجھے ایک عالم نے نظر نیونکے عالموں میں کہ میں ذکر کروں اوس کی واسطے وہ دلیل کہ جبر میں اعتماد کرتا ہوں اسی میں سے او پر نبی ہونے ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کے عزمی فاجبت ان احررہ ذالک عسی ان ینفعہ او ینفع عیدہ مر الطالبین وان کان عندہ جواب فیا کثر بری سلمہ عن المنازعة والقیل والقال فانما من دایا الجہال فارسی یعنی پس دوست داشتہ اندیکہ بنویسم از ہر اوین را شاید کہ سود دہد او را یا جز او را از طالبان

و اگر بوده باشند نزدیک او جوابی پس نوشتن آن جواب و راستی ماند از پر خاشم نزاع و انقیال
 و قال یعنی گفتار هرزه که آن خود شیوه و روش جاہلانست اُر دو و پس میں نے قبول کیا کہ میں
 کندہ نگار وسط ایسکے شاید کہ نفع دی کو با نفع دیکو اسکے سو اسی دوسرے کو چاہئے والو نہیں سے اور اگر
 اسکے پاس کوئی جواب ہو تو اسکے کہنے سے بچ سکتا ہے جگر دے اور قیل و قال سے جو طریقہ
 جاہلوں کا ہے عربی واللہ یمہدی من لیشاء الی صراط مستقیم وجعلہ وایا نامن
 المنصفین وعن التقليد واللباح محضین فارسی و خدای تعالیٰ راہ می نماید ہر کرا
 میخوابد سوی راہ راست و بکند اور و مارا از اہل انصاف و از جملہ اعراض کنندگان اتقلید
 یعنی پیر و مرشد کسی را بی دلیل و ازین رہ روش رو بہ تابندگان اُر دو اور اللہ تعالیٰ
 بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے سید ہارستہ اور بنا دے او کو یعنی عالم نصرانی طالب لیل کو اور
 ہمو مضفونہن سے اور تقلید یعنی از دلیل پیروی کرنے اور جھگڑا کرنے سے منہ پرہیز والوں
 میں سے عربی فا قول وہ نستعین ان ثبوت الذنوة لا یمكن لغير البني الا باطها س
 المعجزة وہی عبارتہ عن الاموال الخارق للعادة المطابق للدعوی المقرون بالتحدی
 فارسی پس مگویم در حالی کہ از و تعالیٰ یاوری می پذیرد ہم کہ ہر آئینہ ثابت شدن نبوت
 بہر غیر نبی ممکن نیست مگر با شکار کردن معجزہ و آن یعنی معجزہ عبارتست از کاری خارق عادت
 یعنی خلأت مردم زاد و آن خارق مطابق بود بدعوی مقرون بود بتحدی یعنی مجادلہ
 و معارضہ فقط مترجم گوید پندار نما نا کہ قید مطابقت بالدعوی واقتران بالتحدی از بہر اخراج
 از باص است یعنی خارق عادت کی کہ از پیغمبری پیش از دعوی پیغمبری بطور در آید و نیز احراز
 از کراست اولیاد آہنپنا کہ در کتب مسوط بالتفصیل بر کشادہ اند اُر دو و پس میں کہتا ہوں
 اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں ہم کہ بیشک ثابت ہونا نبوت کا واسطہ غیر نبی کے ممکن نہیں بلکہ
 ظاہر کرنے معجزہ کے اور وہ یعنی معجزہ عبارت ہے ایک کام خلأت عادت سے جو مطابق ہر آئینہ
 دعوی کے اور مقرون ہو ساتھ تحدی اور معارضہ کے یعنی مدعی نبوت کا کہنا منکر و نیت
 اور رسالت کو کہ اگر تم لو اس میں شک ہو تو مثل اسکے تم بھی لاؤ عربی و لیس تصحیح التعریف و بیان
 بمطلوب ضا و لکن لا یظہر المطلوب الا باطها س امور ثلثۃ الاول ان یعلم ان خاتم

۷۷
 حدیثی کا حاشیہ
 کردن میں
 خاندن قسم
 دار و خاندین
 بارہم و خاندین

العادة الذی یتبنی علیہ المعجزة لا یختص بفن دون فن ولا بشئ دون شیء بل کل
 ما لا یقدر علیہ الا انسان بما هو انسان فهو خارق للعادة فارسی یعنی تصحیح
 تعریف معجزہ و بیان آن این جا مطلوب نیست ولیکن مطلوب ظاہر نشود مگر بہ ہویدا کردن سہ
 گانہ امور نخستین این کہ دانستہ شود کہ ہر آئینہ خارق عادت کی بر آن معجزہ مبتنی و اساس نہادہ
 میگردد و مختص نمی باشد بہ فنی بغیر فنی دیگر نہ بیک چیز بدون چیز دیگر بلکہ ہر چہ کہ انسان بحیثیت
 انسانیت خود بر آن قدرت و توانش نہ داشته باشد ہاںست خارق عادت اُردو و اور معجزہ
 کی تعریف کی تصحیح اور بیان یعنی فائدہ قید مطابق دعوی اور مقرون بالتحدی کا بیان اس جگہ
 مطلوب نہیں لیکن مطلب ظاہر نہیں ہوتا مگر تین باتوں کے ظاہر کرنے سے پہلی بات تو یہ ہے
 کہ جانا جاوے کہ ہر آئینہ خارق عادت یعنی خلاف عادت جس پر معجزہ مبنی ہوتا ہے خاص نہیں ہوتا
 ساتھ ایک فن خاص کے نہ دوسرے کے اور نہ ساتھ ایک چیز کے نہ دوسری چیز کے بلکہ جو کام کہ
 اوپر انسان اس حیثیت سے کہ وہ انسان ہے قدرت نہ رکھتا ہو وہ ہی خارق عادت ہر عربی
 فلو انی بصنعة او حرفة او صوت او كتابة او غیر ہا ماکلا یقدر علیہ غیرہ فهو خارق
 للعادة فارسی پس اگر بیاور د کہ ادنی صنعت یا حرفة یا آواز یا کتابت یا جز آن از انجہ کہ بر آن قدرت
 نہ داشتہ باشد غیر آن آئندہ پس آںست خارق عادت اُردو و پس اگر لاوے کوئی صنعت یا حرفة
 یا کوئی آواز یا کتابت یعنی انشا یا سوا اسکے ایسا کام جس پر قدرت نہ رکھتا ہو سوا اسکے دوسرے ادنی
 پس وہ ہے خارق عادت عمومی ثم ان کان مقرونا بالتحدی فهو المعجزة والا فکراحتہ فارسی
 یعنی اگر آن خارق بالتحدی مقرون ہو دانستہ معجزہ ورنہ یعنی اگر بالتحدی مقرون نہ باشد پس آن
 کرامت ست معجزہ نیست اُردو و پھر وہ خارق عادت اگر مقرون بالتحدی ہو یعنی مجادلہ و مباحثہ
 اور مقابلہ میں ظہور کرے پس وہ ہے معجزہ اور نہیں تو یعنی اگر مقرون بالتحدی نہ ہو تو وہ ہے
 کرامت عمومی و انما قلنا بعد ما اختصا صہا بشئ اذ لا دلیل علی التخصیص و معہ کان
 الذی جمہا کلا فارسی یعنی جز این نیست کہ قائل شدیم بمخصوص نبودن معجزہ بچیزی خاص از ہر
 آنکہ دلیلی بر تخصیص قائم نیست و بادلایل ترجیح محال بود ترجمہ گوید ملاوشت آنکہ اگر بر تخصیص معجزہ بیک
 چیز خاص ہجو انقلاب عصا بصورت ثعبان وحیہ دلیلی قائم کنیم و گوئیم کہ خارق عادت ہمیں ست

کہ دیکری جز آن مدعی نبوت بر آن قدرت ملحد و درین صورت اگر استدلی دیگر حیاریت را بر
 تخصیص معجزہ بر ہمین خارق عادت دلیلی بیار د و استدلی دیگر بر تخصیص آن در ہمین معجزیت بر مانی
 دیگر قائم کند و علی بن القیاس استدلالات دیگر پس بفراموشی دلائل و اجتماع استدلالات ترجیح یک
 دلیل بر دلیل دیگر محال بود و اگر یک دلیل را بر دلیل دیگر بلا ترجیح برگزیند بمراد نبوت دعوی تخصیص
 معجزہ در ہمین صورت خاص و از دلیل مثبت تخصیص معجزہ بصورت دیگر انکار کنند ترجیح بلا مرجع لازم
 آید و آن خود خلاف عقل است پس ناچار ہمہ دلائل را بتصادی پایہ بر شمرده تخصیص را از میان بردارند
 و ہمین است مطلوب یعنی این کہ در خارق بودن تخصیص را مدخلی و اختصاص را محلی نیست خرق
 عادت من حیث انحرافیت مامت باز بستہ بامری و منحصر بر کاری نمی باشد اُردو و اور اسکے سوا نہیں
 کہ ہم نے کہا خاص نہ ہو سکتا ہے کسی چیز کے اس واسطے کہ خاص ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور اگر دلیل
 کے ساتھ ہو تو ترجیح محال مترجم کتابہ کہ محال ہونے ترجیح اور فوقیت ایک دلیل کی اور دلیل دوسری
 کے تشریح و تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی خاص طریق سے خارق عادت کے صادر ہونے کو معجزہ کہیں
 نہ دوسرے طریق سے مثلاً نصاری اگر اند ہی کے سوا نکلا کر نے کو یا مردہ کے زندہ کرنے کو خاص معجزہ
 جانیں اور دوسرے طریق سے خارق عادت کے ظہور کو معجزہ نہ سمجھیں اور یہ شخص جو ایک ہی طریق
 خاص سے صادر ہونے خارق عادت کو معجزہ سمجھتا ہے اور دوسرے طریق سے صادر ہونے کو معجزہ نہیں
 مانتا اپنے اس تخصیص کے دعوی پر دلیل لاوے اور پھر دوسرا تخصیص دوسرے طریق خاص سے سمجھنے
 والا معجزہ کا ایک اور دلیل لاوے اور دونوں دلیلیں برابر ہوں پس در صورت برابری کے
 ترجیح محال اور بدو ترجیح کے ان دونوں دلیلیوں میں سے ایک کو راجع اور فائق سمجھنا اور دوسرے
 کو مرجع کہنا خلاف عقل پس در صورت مساوی اور برابر ہونے دلیلیوں کے تخصیص باطل ہو اور
 مدعا یعنی تعمین ثابت ہو اس بیان سے کہ معجزہ کا ظہور کسی خاص امر اور خاص طریق پر وابستہ اور منحصر
 نہیں ہوتا معلوم ہوا ایضاً ندی اختلاف معجزات الانبیاء علیہم السلام بحیث منحصر بعدہم
 الاختصاص ولا شترک الجمع فی افادۃ المطلوب الی غیر ذلک فارسی یعنی و نیز بسبب مشترک
 مختلف بودن معجزات انبیاء علیہم السلام بروشیکہ یقین می کنیم بخاص نبودن و نیز بسبب مشترک
 بودن سراسر معجزات در افادہ مطلوب ناخیر ازین مترجم گوید مثلاً کہ خود نصاری بہ نبوت موسی

و نیز بر سالت مسیح علی نبینا وعلیہم السلام قائل و معترف اند با وجودیکہ از موسی علیہ السلام انقلاب عصا
 بصورت حمیہ و ثعلبان و انفلاق بحر و جز آن آیات تسعہ بظہور رسید و از عیسی علیہ السلام یکے ہم
 ازین معجزات بہ پیدائی نگشید و همچنین از مسیح علیہ السلام احبار میت و شفا را کہ و ابرص و ہمین
 سان و دیگر معجزات ہویدا شدہند کہ از موسی علیہ السلام ہویدائی یکی ہم ازین خوارق عادت پیدا
 نشد پس اگر خوارق عادت یکی را بحیال اختصاص خوارق در ہمین صور خاصہ معتبر انکار نہند و
 خوارق عادت دیگر کی کہ غیر خوارق اول باشند از پایہ اعتبار ساقط شمار ندین باید کہ بہ نبوت
 یکے ازین دو معترف نشوند نظر باختصاص خوارق در صور خاصہ کہ تسلیم کنند و آنچه کہ ازین صور مخصوص
 بیرون بود خوارق عادت را نشاندہ چہ نماز نبی نمازند و اگر ہر دوگونہ خوارق عادت را
 معجزات اعتبار کنند عدم اختصاص خوارق در صور خاصہ ناگزیر لازم آید و ہمین است مطلوب و اگر
 ہمین صورت ہائے مختصہ را کہ از حضرت موسی و عیسی علیہما السلام ہویدائی رسیدند و خوارق عادت
 حساب کنند و از خوارق دیگر کہ بصورت دیگر خلاف صور تہای مذکورہ ہویدا شدہ انکار و رز نہ
 محض لغت و جمل بود کہ باوصف وجود خرق عادت در صورت دیگر ہم آن خارق را خارق نہداستن
 نشان و ہذا زنادانی منکر و آشکارا کند لغت و راست پوشی او و توبہ و الاشتراک الجمع تا آخرہ علیہ
 است دیگر یعنی ہر گاہ مطلوب یعنی صدق دعوی از ہر صورت حاصل شدن می تواند تخصیص ناچہ بود
 و اختصاص را چہ کار آرد و او نیز ہم دیکتہ ہن مختلف اور جداگانہ طور سے پیدا ہونا انبیاء
 علیہم السلام کے معجزہ کا ایسا کہ یقین کرتی ہے عقل خاص نہونیکی اور سوا اسکے بسبب مشترک ہونے
 سب معجزوں کے مطلب کے فائدہ دینے میں اور سوا اسکے یعنی جب ساری خارق عادتوں سے
 نبی ہونا مدعی نبوت کا سمجھا جاتا ہو تو تخصیص کی حاجت کیا ہے مترجم کہتا ہے کہ مثلاً مسیحی عالم کہے کہ
 صرف مردے کا زندہ کرنا یا اندھ کو سوا نکھانا اور مبروص کو چنگا کرنا اور اسیطرح دوسرے
 معجزے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے صادر ہوئے معجزے ہیں اور دوسری قسم کے خارق عادت
 معجزے نہیں تو لازم آتا ہے کہ لکڑی کو سانپ بنانا یا دوسرے معجزے کہ حضرت موسی سے واقع
 ہوئے اور حضرت مسیح سے اونکا طور نہیں ہوا اسے معجزے نہیں ہیں اس صورت میں موسی
 علیہ السلام سچوں کے نزدیک نبی نہوئے اور حال یہ کہ یہ لوگ یعنی مسیحی مذہب والے موسی کی

نبوت کے بھی قائل ہیں اور توریت کو آسمانی مقدس کتاب مانتے ہیں اور اس کتاب کے مندرجات کو سوا ہی اور کئی کاموں کے جنگی تکمیل کے بابت حضرت مسیح نے ترمیم فرمائی واجب العمل جانتے ہیں بموجب حکم اپنی انجیل کے پس اس تقریر سے معجزہ کی تفصیص ساتھ ایک فن خاص یا طریق خاص کے باطل ہوئی اور تعمیم ثابت ہوئی عہد ملی و الثانی ان حصول العلم بلکونہ معجزہ انما یتم کو جو جہین احد ہما کون الشخص من اهل تلك الصنعة والحرفة لکونہ ساحرا من السحرة بالنسبة الى ما صمد عن موسى عليه السلام من المجهزات او کونہ طبیب من الاطباء بالنسبة الى غالب ما صمد عن عيسى عليه السلام او کونہ عالما بفض الموسيقى بالنسبة الى ما صمد عن داود عليه السلام فارسی یعنی درویشی از آن سہ امور است کہ ہر آئینہ حاصل شدن علم معجزہ بودن آن خارج عادت بد و وجہ متصور میشود کی ازین بودن کسی از اہل آن صنعت و حرفت بچوہودنش جادوگری از جادوگران بنسبت آنچه کہ از موسی علیہ السلام از معجزات ظاہر شدہ یا بودنش طبیبی از جملہ طبیبان بنسبت غالب معجزات عیسی علیہ السلام یا بودنش دانا و ماہر بعلم موسیقی و لغت سرای بنسبت آنچه کہ صادر شد از داود علیہ السلام و بین سان مترجم گوید مرادش نیست کہ چنین ماہران ہر گاہ مدعی رسالت را بگزیند کہ کاری از قبیل صنعت و حرفت آنان بکار آورد و کسی دیگر از اہل آن صنعت و خودشان ہم از آوردن مثل آن زبوزمان و ناتوانان ہستند این کار اورا معجزہ دانند امانا گامان آن صنعت و جابلان آن حرفہ باین کار بی بردن نتوانند آورد و یعنی دوسراہم اورا تینوں امر و نین سے جسے مطلب ظاہر ہوتا ہی یہ ہے کہ معجزہ کو معجزہ جاننا سوا اسکے نہیں کہ دو وجہوں سے متصور ہوتا ہے ایک تو اس جاننے والیکما ماہر اور عالم ہونا اس صنعت اور حرفت سے جسکی جنس سے وہ معجزہ گمان کیا جاتا ہو جیسے ساحر ہونا بنسبت اہل معجزوں کے جو موسی علیہ السلام سے صادر ہوے یا طبیب ہونا بنسبت غالب معجزوں حضرت مسیح کے یا راگ کے فن کا ماہر اور عالم ہونا بنسبت اس معجزہ کے جو صادر ہو حضرت داود علیہ السلام مترجم کتاب ہے کہ کسی معجزہ کا دیکھنے والا جب تک عالم نہ ہوگا تو وہ قادر نہ ہونا اس صنعت اور حرفت کے عالموں کا ایسے کام پر جو نبی سے صادر ہو اکیوں کہ سمجھیکا اور جب ایسا نہ سمجھیکا تو ایسے کام عجیب کو معجزہ کیونکر تصور کر گیا عہد ملی و الثانیہما ان یعلم ذلک باتفاق

اهل الفرض! اذ المرئین الشخص ساحراً فقد حصل له العلم باتفاق السحرة يكون ذلك
 كما يمكن ان يحصل لغير السحر فان جعل العصا حبة انما يعلم كونه معجزة لا سحراً اما السحرة
 فاعلمهم بالسحر واما لغيرهم فلا قسراً السحرة بحجبت يمنع وعادة تو اطوعهم على الكذب
 انه ليس من فن السحر والا قطع قطع النظر عنهما كيف يمكن الفرق بينهما اذ الجاهل بالسحر
 يحتمل كون كل معجزة سحراً اذ احسان من جنس التغير في الصور وكذا الجاهل بالطب
 يحتمل كون كل معجزة طباً اذ اكانت من فن القصر في الابدان وبكنا فلواتي بالسماء الى
 الارض او رفع الارض الى السماء فلا يرفع عنهما هذا الاحتمال عند الجاهل باللفظ
 فارسی یعنی دوی آں دانسته شدن آن خارق مادوت است باتفاق اهل فن مثلاً اگر شخصی
 خود ساحر نبود پس او را حاصل میشود علم بالعجزیت بسبب متفق شدن ساحران بر اینکه این کار از
 قبیل است که ممکن نبود حصول آن بغير سحر پس عصا را انفي ساختن بر آئینه معجزه بودن و سحر نبودن
 دانسته میگردد و ساحران را بسبب علم آنان بغير و غیر ساحران را بسبب اقرار کردن ساحران باین که
 اینکار از فن سحر نیست بروشکیکه ماده متعجب بود ساز و ار متفق بودن آن بگمان بر کذب و ربه
 با قطع نظر ازین دو طریق یعنی کیسب علم خود دانستن و دوی باقرار ما بران این فن شناسا شدن
 و عالم شدن بود چگونه ممکن بود فرق کردن درین دوی معجزه را از جاد و جاد دانستن زیرا که ناگاه
 از فن سحر محمول خواهد کرد هر معجزه را بر سحر برگاه آن معجزه از قبیل دیگرگون کردن صورتها خواهد بود
 و همچنین نادان فن طب بر معجزه را محمول خواهد کرد بر طب برگاه خواهد بود آن معجزه از قبیل ترمیم
 کردن در بدن و همین سان پس اگر بیمار دینی صاحب معجزه آسمان را سوی زمین و یا بر فراز
 بر زمین راتا آسمان دور خواهد شد ازین دوی معجزه از سحر و طب این احتمال نزدیک جابل فن اردو
 آورد و سحر المعجزه پہچاننے کا یہ ہے کہ ایسی غلات مادوت عجیب کام کو معجزه جان لین اوس فن
 کی جس فن کی جنس سے وہ معجزه صادر ہوا ہو عالمون اور ماہرون کے اقرار کرنے اور بالاتفاق کہنے
 سے کہ یہ کام بیشک معجزہ ہے کسی صنعت اور حرفہ سے نہیں مثلاً جب کوئی شخص خود ساحر نہ ہو تو
 اوسکو یہ جاننا حاصل ہوگا ساحرون کے اتفاق کرنے سے کہ ایسا کام سحر کے فن سے ممکن نہیں
 پس بالتحقیق عصا کا سانپ بنانا بمعجزہ سمجھا جائیگا اور سحر ناجائز یا سحر دیکھنا تو اپنے عالم اور ماہر

ہونے کے فن سحر سے اور غیر ساحر و نکو اقرار کرنے سے ساحروں کے اس امر پر کہ یہ عجیب کام سحر
 نہیں اس واسطے کہ عادتہ متغیہ ہے ایک چھوٹی بات پر متفق ہو جانا ایک گروہ کثیر کا یعنی سلیم عقل
 اس بات کو تسلیم نہیں کرتی اور جب ان دونوں کاموں سے قطع نظر کریں یعنی ان دونوں امور
 میں سے ایک کو بھی نہ مانیں تو سحر اور معجزہ میں فرق کرنا ممکن نہ ہوگا اس واسطے کہ جو شخص سحر کے
 فن سے ناواقف ہو گا وہ تو ہر معجزہ کو سحر ہی سمجھ گا جب وہ معجزہ متغیر اور تبدیل ہو جائے صورتوں
 کے جنس اور قیل سے ہوگا اور ایسے ہی علم طب کا بخانے والا ہر معجزہ کا طب ہی سے ہونا گمان
 کرے گا جب وہ معجزہ ہوگا جس تصرف فی الابدان سے یعنی تصرف کرنا بدو نہیں جیسے چنگا کرنا مجذوم کا
 یا شفا دینا تب زدہ کا یا زندہ کرنا مردہ کا اور ایسے ہی اور معجزہ ہیں اگر صاحب معجزہ آسمان کو
 زمین پر لے آوے یا زمین کو آسمان تک اوٹھالے تو اس فن کے جاہل اور ناواقف سے
 یہ گمان ہرگز دور نہ ہوگا علمی فہم اذا کان الشخص ساحرا وطیباً مثلاً فقد حصل
 له العلم بكون ما لاقى به معجزه كاسمحر او كطبيباً بكلفة ومشقة وكذا اذا اجتمع عليه
 جمع من السمحة والاطباء بحيث لا يحتمل تو اطوهم على الخطاء واقترء والہ بذ لك فقہ
 حصل له العلم ايضا فارسی یعنی ہر گاہ آن شخص خود مثلاً ساحر یا طبیب خواہد بود حاصل
 خواہد شد اور بلا کلفت و بی مشقت علم بمعجزہ بودن و سحر و طب بودن امر کیے بیار د آذر امری معجزہ
 و همین سان ہر گاہ مجتمع و متفق شود و گروہی از ساحران و طبیبان بر و شکیہ محتمل نبود اتفاق کردن
 آنان بر خطا و اقرار کنند آنان باین سحر و طب بودن و معجزہ بودن آن کار پس حاصل خواہد شد
 اور ایسی جاہل و نا آگاہ را نیز علم آرد و بینی ہاں اگر وہ شخص خود ساحر یا طبیب ہو مثلاً تو بے مشقت
 اور بے کلفت جان لے گا کہ یہ کام جو مدعی رسالت لایا ہے معجزہ ہے سحر یا طب نہیں اور اس طرح
 جب اس قدر ساحر کہ جن کا متفق ہو جانا خطا پر احتمال نہ کرے تو متفق ہو جائیں یعنی متفق الکمل
 سب ایک ہی بات کہیں اور اقرار کریں کہ یہ کام سحر اور طب سے نہیں بلکہ معجزہ ہے تو اس
 صورت میں بھی ناواقفوں کو علم حاصل ہوگا اس معجزہ کے معجزہ ہونے پر علمی و لیس
 الطریق الاول باقوی من الثانی فی افادۃ العلم بل لك منهما جهة قوة لبست لك
 اذ الاول من حيث كونه ناشئاً من اتفاق جميع كثير و جمع غیر لا يحتمل اتفاقهم

علی الخطا تكون اقوى من الاول وعلم غیر السحره والا طباء بنو تمسما من قبیل الثانی
 فارسی طریق اول یعنی معجزہ را از سحر وطب جدا دانستن مابہر ان فن قوی تر نیست در افادہ
 علم از طریق دویمین یعنی پی بردن غیر مابہر ان باعجاز آن کار بسبب دریافتن اتفاق مابہر ان
 برین کہ اینکار از سحر وطب نیست ہمانا معجزہ است بلکہ ہر یکہ را ازین دو طریق جستہ از قوت است
 کہ آن جہت قوت دیگر طریق را نیست زیرا کہ طریق اول بسبب دانستہ شدن بواسطہ دیگری
 قوی تر است از طریق دویمین کہ بواسطہ اتفاق مابہر ان علم آن حاصل شود و دویمین از جہت
 حاصل شدن این علم بسبب متفق و مجتمع شدن جمیع کثیر و جہم غیر کہ متفق شدن آنان بر خطا حاکم
 ندارد پس این دویمین اقوی بود از اول و علم غیر ساحر و غیر طبیبان بہ نبوت آن دو یعنی حضرت
 موسی و عیسی علیہم السلام از قبیل ثانی است مگر جم گوید زیر کہ ہر گاہ کا طان فن سحر بالاتفاق و باجماع
 اقرار نمودند کہ با ساختن عصا و ہمین سان آیات دیگر کہ از موسی علیہ السلام بظہور درآمدند از قبیل
 سحر نیستند و ہمچنین جمیع کثیر ز مابہر ان فن طب زبان کشادند کہ احیاءیت از باب علم طب نیست پس
 اینک نا آگاہان فن سحر و نادانان فن طب را علم بالمعجزہ از اقرار ساحران و طبیبان حاصل شود
 اُر و وہلا طریق یعنی اوس صنعت اور حرفہ کہ مابہر اور عالم کا معجزہ کو جاننا قوی تر نہیں
 دوسرے طریق سے یعنی مابہر ان فن کے متفق الکلمہ کہ دینے سے بلکہ ہر ایک کو ان دونوں طریقوں
 میں سے ایک طرح کی قوت کی جہت حاصل ہے جو دوسرے طریق کو وہ جہت حاصل نہیں اسلئے
 کہ اول قوی تر ہوگا دوسرے بسبب حاصل ہونے اوکے علم کے بدون واسطہ غیر کے اور دوسرے
 قوی تر ہوگا پہلے سے بسبب حاصل ہونے اس علم کے ایک بڑی جماعت اور کثیر گروہ کے متفق الکلمہ
 کہنے اور اقرار کرنے سے جنکا خطا پر متفق ہو جانا احتمال نہیں رکھتا پس یہ دوسرا اس جہت سے
 زیادہ قوی ہوگا اس پہلے سے پس غیر ساحرون اور غیر طبیبوں کا واقف اور عالم ہونا اولیٰ و اولیٰ
 یعنی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کی نبوت سے دوسرے طریق سے ہوگا یعنی اس بنا پر کہ یہ گروہ کثیر
 بالاتفاق اقرار کرتے ہیں کہ یہ کام معجزہ ہے سحر یا طب سے نہیں اور ایسے گروہ کثیر کا خطا پر ہونا
 محتمل نہیں عربی فانا لما علمنا اجماعا اتفاق السحره والا طباء علی ان ما صدر عنہما
 ليس بسحر ولا بطب فجز منا بنو نهماء ولو لا هذا العلم اجماعا لا احتملنا كونهم ساحرا و

طبیبا کما احتملنا بنیتہما فارسی یعنی ہر آئینہ ہر گاہ دانستیم اجمالا متفق شدن ساحران طبیبان
 بر نیکہ ہر چہ صادر شد از ان دو یعنی موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام جادو و طب نیست پس یقین کر دیم
 بر نبوت آن ہر دو و اگر این علم اجمالی مارا نمی بود ہر آئینہ احتمال میکردیم ساحر و طبیب بودن آن
 ہر دو و آنچنانکہ احتمال میداشتیم ما بر نبوت آن ہر دو مترجم گوید کہ درین صورت یعنی در صورت تساوی ہر دو
 احتمال نبوت آنان و ساحری و طبابت آنان در پایہ احتمال تساوی داشتی اقرار بالنبوة و جزئ
 بان صورت نمی بست چہ مارا میرسد زبان کشادن باین کہ عالم بالحر و ماہر بالطب نیستیم و سخن باین
 و اتفاق علما رآن فن را با در نمی داریم درین صورت سبیل تصدیق چہ سان پدید آمدی آرو و
 پس تبیین جب جان لیا متفق ہو جاننا ساحرون اور طبیبون کا اس بات پر کہ جو کام صادر ہوئے اون
 دونوں سے وہ سحر اور طب سے نہیں یعنی عصا کا سانپ بنجانا حضرت موسیٰ سے سحر کے فن سے
 نہیں بلکہ معجزہ ہے اور برص والے کو فی الفور چنگا کرنا عیسیٰ کا طب سے نہیں بلکہ معجزہ ہے پس تبیین
 یقین کی اون دونوں کی پیغمبری اور جو ایسا علم اجمالی ہو کہ ہوتا تو ہو کہو احتمال ہوتا اون کے ساحر اور
 طبیب ہونے کا جیسے کہ احتمال ہوتا اون کے پیغمبر ہونے کا مترجم کہتا ہے کہ جب دونوں احتمال برابر ہوئے
 تو اون کی پیغمبری اور رسالت بالیقین اور بالجزم معلوم نہوتی ہم ان دونوں احتمالوں میں دونوں
 اولیٰ اور مذہب رہتے کہی تو کہتے کہ یہ سانپ بنجانا عصا کا حضرت موسیٰ سے بسبب سحر کے ہوتا
 چنگا کرنا مسیح علیہ السلام کا برص والے کو اور سو آنکھا کرنا اندھی کا طب سے ہے اور کہی کہتے کہ
 شاید معجزہ ہے در صورت ان کی نبوت ہمارے نزدیک یقینی اور جزئی نہوتی عمومی فلو کان
 آمن السحرة بموسى عليه السلام او لا بعد ملاحظة البينات عنه فلا تتم حجة الله تعالى
 على فرعون ولا يستحق العذاب لا في الدنيا ولا في الآخرة بالكلية ما جاء به موسى عليه
 السلام لا احتمال السحر في نظره لكن لما آمن السحرة به او لا فنجد ذلك قد تم حجة
 الله تعالى عليه اذ لا يجمل العقل كون اتفاقهم على الاقرار بالمعجزة من باب الاتفاق
 على الخطاء فاستحق العقاب في الدارين لذلك فارسی یعنی اگر نمی بود ایاں آوردن
 ساحران بر موسیٰ علیہ السلام پس از دیدن معجزات ظاہرہ از آن علیہ السلام ہا تا نام نمی شد حجت
 آتی جلشانہ بر فرعون و استحق عذاب دنیا و آخرت نمی گشت بانکار کردن آنچه کہ موسیٰ علیہ السلام

آورد یعنی معجزات باہرہ بنمود بسبب احتمال محو داشتن این معجزات در نظر فرعون و لیکن ہر گاہ کہ
 ساحران اول ایمان آوردند موسی علیہ السلام پس اینوقت ہر آئینہ تمام شد حجت آئی جلالتہ بر فرعون
 از بہر آنکہ احتمال نمیکند عقل متفق بودن آن ہنگامی ساحران بر اقرار کردن معجزہ از قبیل اتفاق کردن
 آنان بر خطا پس حتی شد فرعون عذاب دارین را از بہر یہین ارد و پس اگر ساحر لوگ اول
 بعد دیکھنے ایسے ظاہر نشانوں اور معجزوں حضرت موسی علیہ السلام کے اونپر ایمان نہ لاتے تو خدا تعالیٰ
 تعالیٰ کی حجت فرعون پر پوری ہوئی اور وہ دنیا اور آخرت میں عذاب کا مستحق ہوتا بدلے انکا
 کرنے اپنے کے اون کاموں سے جو موسی علیہ السلام لائے بسبب محتمل ہونے سحر کے او سکی نظر میں
 لیکن جب ساحر ایمان لائے موسی علیہ السلام پر اول تو اسوقت پوری ہوئی اللہ تعالیٰ کی
 حجت فرعون پر اسواسطے کہ احتمال نہیں رکھتا تھا اون سبکا متفق ہو جانا خطا پر معجزہ کے اقرار
 کرنے میں اسواسطے فرعون و دونوں جہانین عذاب کا مستحق ہوا عوالمی و الثانی ان یعلم
 ان عاۓۃ اللہ تعالیٰ کم یحرف فی اظہار المعجزۃ علی ایدی الانبیاء بالاکتفاء علی القسم
 الاول والاقتد وجب علی الانبیاء الاتیان بالمعجزۃ ککل احد من جنس فنہ و حرفة
 فلا تثبت نبوة موسی تبارک المعجزات الا للسريرة ولا نبوة عیسیٰ بها الا لا طباء اذا
 کان مبعوثین علی غیرہما من اصناف الخلق فلا بد لہما من الاتیان بالمعجزۃ ککل ذی
 فن من جنس فنہ و لیس کک فقد علم ان اللہ تعالیٰ اکتفی فی استبانتہ معجزۃ الانبیاء
 بما یحصل العلم بہ سواء کان بدون الواسطۃ او بواسطۃ العالمین بہ لعدم الفرق
 بینہما فیما هو المقصد من البعثة و هو العلم بیکون فاعلہ نبیاً لا متنبیاً و ما جاء بہ
 معجزۃ لا صنعة ولا حرفة ولا شک ان علم الاغلب بالمعجزۃ انما هو من القسم الثانی
 فارسی سومین امر از سہ گانہ امور کہ ظاہر نمیشود و مطلب مگر باظہار آن اینست کہ دانستہ شود
 کہ ہر آئینہ عادت اللہ جلای شدہ در ظاہر کردن معجزات بر دستہاے انبیاء کفایت کردن بر قسم
 اول یعنی صحت دانستن ساحران معجزہ موسی را کہ بر صورت ما را ضامن عصا بود و دانستن طیبیان
 معجزہ عیسی علیہ السلام را بزندہ کردن مردہ ورنہ یعنی اگر برہین اکتفا رفتی پس ہر آئینہ واجب
 میشد بر انبیاء علیہم السلام آوردن معجزہ بر ہر گروہی از جنس فن آن و حرفت آن مترجم گوید

مثلاً بر آننگران معجزه آننگری و یغنیان و سرود سرایان معجزه فن موسیقی و بر اهل انشاء و شعر
 غواص فن بلاغت و دیگر فنون متعلقه آن و همین سان بر طوائف اهل فنون که لا تعد ولا تحصى اند
 پس ثابت نمی شد نبوت موسی علیه السلام مگر بر ساحران و نیز ثابت نیست نبوت عیسی علیه السلام مگر بر
 طبیبان و هرگاه این هر دو علیهما السلام مبعوث بودند بر غیر آن دو یعنی ساحران و طبیبان نیز
 از اصناف خلق الشریکین ناگزیری میبود این هر دو را آوردن حجرات بر هر صاحب فن از جنس
 فن او و چنین نیست یعنی این هر دو علیهما السلام معجزات از سر سر صنائع و حرفت نیاموده اند
 پس دانسته شد که بر آئینه این دو قاعله که تفاخر مود در هویدا کردن معجزه انبیاء علیهم السلام بر آن
 وجه که حاصل شود آن علم بالمعجزات برابریست که آن علم بدون واسطه بود یعنی همچو دانستن خود
 ساحران و طبیبان چنین اعجاز را بذوات خود بآبایی و ساطت دیگری یا بوساطت دانندگان آن
 یعنی بسبب متفق الکلمه بیان کردن مثلاً ساحران و طبیبان که این کار از قبیل سحر و طب نبوده
 است بلکه معجزه است بسبب فرق نبودن در میان این هر دو و یعنی علم بلا واسطه و علم بالواسطه
 در آنچه که مقصود و مطلوب بود از بعثت انبیاء علیهم السلام و آن علم بود به نبی بودن آن معجزه
 آورنده و متنبی نبی بودن او یعنی دعوی نبوت بدروغ کننده نبودن آن معجزه ناو معجزه بودن
 آن ناآمیده شده و صنعت و حرفت نبون آن کار و تشک نیست که علم غلب بالمعجزه از قسم ثانی
 میباشد یعنی با قرار و اعتراف کردن کمالان فنی که معجزه از قبیل آن فن گمان برده شود باینکه معجزه
 است حرفت و صنعت نیست مترجم گوید که راز در اغلبیت طریق ثانی یعنی حصول علم بالا اعجاز نبیند
 از زبان جم غفیر که سبب مهارت خودشان در صنعتی و حرفتی که چنین معجزه از جنس آن گمان
 کرده شود بر است بودن معجزه پی برده و بصدرق آن تصدیق کرده باشند اینست که حضور همه
 کسان از مبعوث علیهم در مجلس ظهور معجزه و شواہل محال پس غیر حاضرین را علمی که حاصل میشود و بیند
 از زبان حاضرین ما هرین این فن بره میگردد و معذرا بعد القرض قرون و انقضای دهور
 نوآمدگان عرصه هستی را علم بالمشاهده محال صرف علم بالسمع که از جم غفیر حاصل شده باشد
 مورث تصدیق میگردد اورد و یعنی تیسر امر جس سے مطلب ظاہر ہو جاوے یہ سہے کہ جانا جاوے
 کہ بر آئینه عادت آئی جلشاند جلاری نہیں ہوئی معجزوں کے ظاہر کرنے میں جو پیغمبروں کے ہاتھ

سے ظاہر ہوتے ہیں اور پر کافی ہونے کے قسم اول پر یعنی اوس صنعت اور حرفہ کے جاننے پر علم اور تصدیق معجزہ کا منحصر ہونا نہ دوسری قسم یعنی ماہروں کے اقرار سے جان لینے پر اور نہیں تو ہر آئینہ واجب ہوتا اور پر فیوض کے معجزوں کا دکھانا ہر ایک گروہ کو اوفن والوں میں سے کہ جس جنس سے دے معجزے گمان کیے جائے مثلاً لو مار و نکو معجزہ لو ہاری کا اور سناروں کو معجزہ سناریکا اور موسیقی جاننے والوں کو معجزہ موسیقی کا اور اسی طرح ہر قسم کے فن اور ہنر والوں کو جدا جدا معجزہ دکھایا جاتا اور صنعتیں اور حرفہ اور ہنر بشمار ہیں پس اس سبب سے دکھانا و کشا دشوار بلکہ محال در صورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت نہوتی مگر ساحر و ہنر اور عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت مگر طیبیوں پر اور جبکہ دے دونوں مبعوث ہوئے تھے طرف غیر ان دونوں کے بھی یعنی موسیٰ علیہ السلام مبعوث تھے طرف ساحروں اور غیر ساحروں کے اور عیسیٰ علیہ السلام طرف طیبیوں اور غیر طیبیوں کے مختلف مخلوق میں سے تو اس صورت میں یا تو ایسی دشوار بلکہ محال کام کرنے اور نکو واجب ہوتے یا نبوت ان کی ناتمام رہتی اور ایسا نہیں ہو یعنی ہر ہنر اور صنعت اور حرفہ کی جنس سے جو دنیا میں ہیں معجزے نہیں دکھلائے پس بیشک جانا گیا کہ ہر آئینہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر ہو جانے معجزوں انبیاء علیہم السلام میں اسی امر پر کفایت کی جس سے علم اور تصدیق محال ہو جائے در باب معجزہ ہونے اوس خارق عادت کے جو مدعی نبوت ظاہر کرے برابر ہے کہ بدو واسطہ کے ہو یعنی اوس فن کے ماہر کو خود معلوم ہو جانا کہ یہ کام اس فن کا نہیں بلکہ معجزہ ہے یا بالواسطہ ہو یعنی اوس فن کے عالموں کے اقرار کرنے اور شفق الکلمہ کہہ دینے سے کہ یہ کام صنعت اور حرفہ سے نہیں بیشک معجزہ ہے کہ واسطہ کہ ان دونوں طریقوں یعنی بے واسطہ معلوم ہو جا یا بالواسطہ دریافت ہونے میں کچھ فرق نہیں در باب حاصل ہونے اوس کام کے جو مقصود ہوتا ہے بخت انبیاء علیہم السلام سے یعنی اوس معجزہ کے فاعل کا بھی معلوم ہو جانا نہ متنبی یعنی جو ناوہی کر نیوالا نبوت کا کچھ شعبہ سے متردکما کر اور یہ جانتا کہ جو کام یہ شخص نبوت کا مدعی لایا ہے معجزہ ہے حرفہ اور صنعت نہیں اور شک نہیں کہ اغلب علم بالمعجزہ اسی دوسری قسم سے متعلق ہوتا ہے یعنی ماہروں اوس فن کے بالاتفاق اقرار کرنے سے کہ یہ کام معجزہ ہے مترجم کتاب ہے کہ اغلب ہونانوں دوسرے طریق کا اس سبب ہوتا ہے کہ جب اوس نبی کا زاد گذر جاتا ہے اور اوس زمانہ کے دیون

میں سے جنہوں نے بسبب مہارت اور اپنے علم کے اوس معجزہ کا معجزہ ہونا جان لیا ہر معجزہ کچھ باقی بچا
 ہیں تو ان پچھلون کو ان ہی اگلوں سے یہ علم اور تصدیق حاصل ہوتی ہے بلکہ خود نبی کے
 زمانہ میں بروقت طور پر معجزے کے سارے آدمی جکی طرف وہ نبی مبعوث ہوتا ہے مجلس معجزہ میں
 موجود نہیں ہوتے پس بالضرور غیر حاضرین کو ان ہی حاضرین کے بیان اور اقرار سے معجزہ
 کی تصدیق حاصل ہوتی ہو جس سے اوس نبی پر ایمان لاتے ہیں ومنہ یظہرانہ ینبغی ان ینکون
 معجزہ کل نبی من جنس ما هو الشائم المتعارف فی امثال تلك الامر همان کما هو الواقع
 علی ما قبل فجعل معجزہ موسیٰ علیہ السلام من جنس ما یحتمل کونہ سحرًا فلبسہ السحر
 وشبیه منه فی زمانہ اذ الفرق بین تلك المعجزات و بین السحر انما یحصل للسحرۃ لعلہم
 بالسحر وللغیر تبصیر ینفک ہذا العلماء فقد تم حجة الله علی الناس جمیعاً العالم من ہم
 والمجاهل بخلاف ما لو لم یکن فی السحر شاک فی زمانہ فلا یحصل من تلك العلم بکونہا
 معجزہ کا سحر کا حدی حتی ثبتت نبوة ومثله یقال بالنسبة الی معجزات عیسیٰ علیہ السلام
 ولو عکس الامر فجعل معجزات موسیٰ علیہ السلام لعیسیٰ ومعجزات عیسیٰ لموسیٰ فلا
 ینفعمہما فی زمانہما ولا یکن لہما اثبات نبوتہما ابداً علی احد من الناس بحیث یخبرہ
 بما فی الواقع ونفس الامر فلا یتیم حجة الله علی احد فارسی یعنی وازان ہویدا میشود کہ
 سحر درست بودن معجزہ ہرنی از جنس انچه کہ شائع ومتعارف بود در چنان اوقات ایچنانکہ واقع شد
 پس گردانیدہ شد معجزہ موسیٰ علیہ السلام از جنس انچه کہ احتمال داشت سحر وجاد بودن آن بسبب غالب
 و شائع بودن فن سحر در زبان موسیٰ از ہر آنکہ فرق در میانہ معجزات و در میانہ سحر جز این نیست کہ
 ہویدا میشود مراحز السبب عالم بودن آنان ب سحر امام غیر آنانرا بسبب تصدیق کردن عالمان آن
 فن پس بر آئینہ تمام شد بحجت الہی جلشانہ بر سر سر مردمان ہم بر عالمان آنان ہم بر جاہلان آنان بچنان
 آنکہ اگر در آن زمان سحر را شیوع نمی بود کسی را سحر بودن یا معجزہ بودن انیکار یعنی عصا را بصوت
 حیۃ ساختن علم حاصل نمی شد تا نبوت موسیٰ علیہ السلام ثابت شود و ہمین سان گفتگو کردہ آید نسبت
 معجزات عیسیٰ علیہ السلام و اگر کار بر عکس شدی کہ معجزات موسیٰ بر عیسیٰ و معجزات عیسیٰ بر موسیٰ
 بر ساخته شدی آن ہر دو را در زمان خودشان نیز سود بار نیامدی مترجم گوید مرادش آنکہ

اگر معجزہ انقلاب عصا بصورت حیث کہ در ظاہر از قبیل سحر گمان کرده میشود به عیسی علیہ السلام دادہ شدی
چونکہ در زمان این حضرت سحر اشوع و غلبہ نبود مر این معجزہ اورا سحریت در یافتہ نیگشت زیرا کہ تلمیذ
بین السحر والمعجزہ وابستہ میباشد کمال مہارت در سحر و آن زمان غلبہ سحر نبود پس تلمیذ مفقود بودی
و معجزہ سود ندادی و همین سان از معجزہ احیاء موتی موسی علیہ السلام دادہ شدی پس بسبب عدم
شیوع فن طب در زمان آن علیہ السلام فرقی در میان معجزہ و طب پدید نمی شد و مقصود از معجزہ کہ
ثبوت صدق رسالت بود بہ پیدائشی نئی کشیدہ اندامولف فرمود کہ لا ینفعہما و ممکن نبود آن ہر دورا
ثابت کردن نبوت خود با پس تمام نمی شد حجت اینہ دعالی بر کسی از مردمان بروشی کہ جزم و یقین
کردی بآن فی الواقع و مطابق نفس الامر و و اورا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر نبی کا معجزہ اول
کامون کی جنس سے ہوتا ہے جو شائع اور بہت شہور اور شعائر ہوتے ہیں اور ان زمانوں میں
جیسے کہ واقع ہوئے اور کہا گیا یعنی سابق اس سے پس قرار دئے گئے موسی علیہ السلام کے معجزے
اور جنس سے جس سے سحر ہونا معجزہ کا متحمل تھا بسبب غالب ہونے سحر کے اور شائع ہونے اس فن
کے اور ان کے زمانہ میں اس واسطے کہ معجزوں اور جادوؤں میں فرق حاصل ہوتا ہے ساحر و کلبیہ
علم سحر کے جسکے دے ماہر اور عالم ہوتے ہیں اور غیر و کلبیہ یعنی اون آدمیوں کو جو اس صنعت اور حرفت
سے واقف اور ماہر نہیں ہوتے بسبب تصدیق کر لینے اور اقرار کرنے ان عالموں اور ماہروں کے
اس بیان سے کہ یہ کام معجزہ ہے اونکے فن میں سے نہیں پس پوری ہو جاتی حق تعالیٰ سبحانہ
کی حجت سہو پر اوین سے عالمونہ اور جابلوں پر بخلاف اسکے کہ سحر کا فن اونکے زمانے میں شائع
اور شہور نہوتا تو معجزہ ہونے اور سحر ہونے کا علم سیکو بھی حاصل نہوتا یعنی کوئی بھی بالیقین نہانتا
کہ یہ سانہ بنجائے عصا کا سحر سے ہے یا معجزہ ہے تاکہ موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت ہو جاوے
اور ایسے ہی کہا جاوے بہ نسبت معجزوں عیسی علیہ السلام کے اور اگر بالعکس ہوتا یعنی موسی کے
معجزے عیسی کو دئے جاتے اور عیسی کے معجزے موسی کو تو یہ امر اون دونوں کو نفع نہ دیتا خود
اون ہی کے زمانوں میں اور ممکن نہوتا اور اون دونوں کو اپنی نبوت کا ثابت کرنا کسی آدمی پر ایسا
کہ بالیقین اور بالجرم مطابق واقع اور موافق نفس الامر کے تصدیق کر لیتا پس حجت اتہی جلتا دیوکی
نہوتی کسی پر عربی واذا علمتک المقدمات فنقول قد جاء رجل من العرب وادعى النبوة

شوند بهوش افزا و دلر بایا باشند اما بهر چنین دیدن نظری باید بحالی توفیق نزدانی و لوازم خرد
 بار روحانی بتابش کشیده و بروشنی در آورده شده ورنه کور چنان تیره درونش نگردد دیده بر
 بستگان چگونه نگاه بسویش کشادن تواند که چشم بینا و دل دانا ندارند هر که توفیق باری بسیار
 بود آشکارا بیند و بویا برکشاید فقط پس هرگاه قائل ایم بخص نبودن معجزه بغنی بی فن دیگر از آنچه
 که در غور بود نشان انبیاء پس بایک و حرجی و مضائق نیست در قرار دادن آن معجزه که ثابت
 شود آن نبوت آن مرد عرب مدعی نبوت و هرگاه گفتیم که هر آینه علم بالمعجزه جز این نیست که حاصل
 میشود یا بسبب علم باین فن یا بسبب اقرار اهل فن بر عاجز شدن از آوردن مثل آن و هرگاه قائل
 ایم بعدم الکفار و عدم اخصار علم بالا عجز در قسم اول پس هر آینه نبوت آن علیه الصلوٰه والسلام
 ثابت شد بر عرب و عجم و ترک و دلیلم لیکن بر عرب پس اسبب عالم بودن آنان بر زبان عرب و معرفت
 آنان بفنون فصاحت و بلاغت پس اگر آنچه که آورد آنرا یعنی قرآن مجید ازین فنون می بود هر
 آینه توانش می بود آنرا بر مثل آن آوردن و هر آینه می آوردند آن را بسبب کثرت فصیحان
 و بلیغان و خطیبان آنان و مشهور بودن این هر دو فن یعنی فن فصاحت و بلاغت در زمان آن
 مدعی نبوت در میان آنان و نیز غایت عداوت آنان با وی آنچنانکه عادت است در باره مدعی آن
 یعنی بر مدعی نبوت مترجم گوید که رسم ستمه است که گرداگرده از مردمان زمان با هر بنی عداوتها ساز
 میکنند لیکن بر غیر عرب ثابت شدن این نبوت بسبب عاجز شدن اهل فن یعنی اعتراف کردن
 فصیحان عرب و بلیغان آنان با وصف کثرت آنان و فراخی ملک آنان و کثرت امصار و بلاد آنان
 عاجز بودن خود با از آوردن مثل آن کلام بروشکیه گفتار و ردایت نکرد کسی از آنان از کس
 با ظهار آوردن کسی مثل چنین کلام یعنی از کسی منجمله بلیغان و فصیحان عرب تا زمان دوازده صد
 سال یا وجود بانگ زدن و ندا کردن سراسر علماء اسلام با دوازده صد و با در هر زمان بر وجوب تحدی
 قرآن بر هر یک تا که نباشند آنان بر غیر علم در امر نبوت و هر آینه ناگزیر است علم در آن پس هر آینه
 حاصل شد آنرا علم با کمال و جوه سبب تا در نبودن و توانش نداشتن سراسر مردم را از آوردن آن
 آنچنانکه دعوی کرد اگر آنحضرت صلی الله علیه و سلم پس باین بیان ثابت شد نبوت آنحضرت علیه
 و السلام بر غیر عرب نیز آورد و در جبهه یه یهون مقدم معلوم بود چنانکه تو هم گفته یمن که ایک مرد

عرب سے آیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنا معجزہ بنایا ایسا کلام کہ جس کے مثل لانے سے خلق اللہ عاجز ہوئی یا تو اسکی فصاحت اور بلاغت سے ہر واحد سے یاد و نون یعنی فصاحت اور بلاغت کے آپس میں ملنے سے یا سوای ان دونوں یعنی اور امر سوای فصاحت اور بلاغت کے جیسے اخبار بالغیب یعنی پیش گوئی ان وغیرہ پس جب ہم قائل ہیں کہ معجزہ مختص اور خاص نہیں ہوتا ایک فن کے ساتھ اس قبیل سے جو انبیاء علیہم السلام کی شان کے لائق ہو پس مضائقہ اور نحو نہیں ایسے کلام کے معجزہ قرار دینے میں جس سے مدعی نبوت کی نبوت ثابت ہو جاوے اور جب ہم کہہ چکے کہ معجزے کا جان لینا حاصل ہوتا ہے یا تو اس فن کے ماہر اور عالم ہونے سے یا اس فن کے ماہروں کے اقرار کرنے سے اپنے عاجز ہونے اور قدرت نہ کہنے سے ویسے کام کے لانے پر اور ہم کہہ چکے کہ کافی اور مختصر نہیں معجزہ کو معجزہ جان لینا اور قسم اول کے یعنی صرف اس فن کے ماہر اور عالم ہونے پر بلکہ ناواقف اور ناآگاہ کو اس فن کے عالموں کے اقرار کرنے اور اپنی عاجزی بیان کرنے سے کہ وہ اپنے اس فن سے ایسا کام ہرگز نہیں کر سکتے معجزہ ہونے کا علم حاصل ہوتا ہے پس تحقیق ثابت ہوئی نبوت اونکی یعنی نبوت مرد عرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور عرب اور عجم اور ترک اور دیلم کے عرب پر تو اونکے عالم ہونے سے زبان عرب پر اور فنون فصاحت اور بلاغت کے عارث اور ماہر ہونے سے اس سبب سے کہ وہ یعنی وہ کلام اگر ان فنون فصاحت اور بلاغت سے ہوتا تو اونکو بھی قدرت ہوتی اور سپر ویسی ہی کلام لانے کے اور بیشک وہ لاتے اور سکو یعنی اس کلام کے مثل کو سبب کثیر ہونے اونکے فصیحون اور بیفون اور خطیبون کے اور نیز بسبب مشہور ہونے فنون فصاحت و بلاغت کے اس زمانے میں دریا اونکے اور سبب نہایت عداوت اونکی کے ساتھ اون مدعی نبوت کے جیسی کہ وہ عادت ہے در باب مدعی نبوت کے یعنی ہر زمانے میں ہر نبی کے اکثر آدمی دشمن ہو جاتے ہیں کہ سوا سطلے کہ نبی اونکو تعلیم کرتا ہے توحید اور توحید خداوند کی اور وہ عادت کردہ ہوتے ہیں شرک کے جو شیطان کے دہوکہ دینے سے اونکے دلوں میں بہت مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے اور نیز ہدایت کرتا ہے ترک کرنے رسمون کفر اور فسق و فجور کے اور ایسی بدرسمین اونکی مانوس اور مالون ہوجاتی ہیں اور نیز بیشتر بے عقل آدمی اپنے گمراہ باب اور دادوں کی لکیر پیٹتے ہیں اور اونکی معقول

پروردی کو اپنی سعادت مندی گمان کر کے اوسکا چھوڑنا ہر چند وہ بدرسم صریح بر عقلی اور اگر اسی
 سے جاری ہوئی ہو شاق اور سخت جانتے ہیں اس سبب سے کم آدمی جنگو اللہ تعالیٰ نے نیک
 سمجھ اور اعلیٰ سعادت سے بہرہ مند کیا ہو نبی کو مان کر اپنے جان و مال و فرزند سے زیادہ دوست
 رکھتے ہیں لیکن بہت سے آدمی ان کے دلی دشمن بن کر ہر وقت ان کے زیان بلکہ جان کے خواہان
 ہو جاتے ہیں اس واسطے مولف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بقولہ کما ہو العادة فی مدینہا لیکن
 غیر عرب پر یعنی ثابت ہوتی ہے اوسکی نبوت اور عجم کے سبب اقرار اور اعتراف کرنے عرب کے
 فقیہوں اور بلیغوں کے باوصف اوسکی کثرت اور اوسکے ملک کی وسعت اور اوسکے شہروں اور
 بلدوں کے کثیر ہونیکے ایسا اقرار کہ وسے عاجز ہیں ایسے کلام کی مانند لانے سے اس حیثیت سے
 کہ کسی نے روایت اور حدیث نہیں کی کہ کوئی اونہیں سے کبھی مثل اس خلوندی کلام کے لایا ہو
 بارہ سو برس سے یعنی اب تک کہ یہ رسالہ نالیف کیا جاتا ہے باوصف پیکارنے اسلامی عالموں کے
 سرسراورا اور سرسراہڑی آواز سے ہر زمانے میں کہ واجب ہے لانا مثل قرآن کے یعنی جسکو قرآن
 مجید کے معجزہ ہونے اور اوسکی منزل من اللہ ہونے میں شک ہو وہ اپنی تشفی کر لے اور سب وجہ
 ہے کہ اگر اپنے آپ کو اس امر پر قانع نہ رہتا ہو تو مثل اس کلام کے بنا لاوے تاکہ امر نبوت کا جاہل نہ رہے
 کناگزیر اور ضروری ہے حاصل ہونا علم کا اس میں پس تحقیق حاصل ہوا کہ کو یعنی اہل عجم کو کامل تر و بیشتر
 ساتھ قدرت نہ کہنے سارے آدمیوں کے ایسے کلام کی مثل لانے پر جیسی کہ دعویٰ کیا اسکا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یعنی ظاہر کیا قول اکی جلتا انہ اس مابانی اور عبارت سے وان کنتم فی ریب مما نزلنا
 علی عبدنا فانوا بسورۃ من مثله یعنی اگر ہو تم شک میں اوس سے کہ ہم نے اوتارنا اپنے بندہ
 پر یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس تم بھی ایسا ہی کلام لاؤ وان لم
 یاتوا ولینا فافقوا الناس الذی وقودھا الناس والجماعۃ یعنی پس اگر نہ لاسکو اور نہ آئینہ
 تلاو گے پس ڈرو اوس آگ سے کہ ایندہن اوسکا آدمی اور پتھر ہیں پس اس سے ثابت ہوگی
 نبوت اولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر عرب پر ہی عربی ولیس لہم ان یقولوا انہ ادعی الیہما
 فی فنون لہما علمین بہا فانیہ ادعی فی فنون الفصاحتۃ والبلاغۃ فی لسان العرب و
 نحن من الاعاجم فلا تبتہ معجزۃ بالنسبۃ الیہا لانا بخیب عنہ او لا بالنقص بالکم

لکھا لا تکلون لسان العرب وحقائقہ کذلک لا یعلم غیر الطیب صفۃ الطبابة وفنونها
 فلہ ان یقول لعل ما اتی بہ عیسیٰ علیہ السلام فی مقام التحدی من علاج الابصر
 والاکملہ واحیاء الاموات یکون من الطب لامن المعجزة وعدم اتیان غیرہ من الاطباء
 لا یتانی هذا الاحتمال لجوانہ کو نہ اعلیٰ علمہم فلا یقدیر علیہ غیر ذلک وکذا لقولہ
 فی شان موسیٰ علیہ السلام ومعجزاتہ فلا تثبت نبوتہما علیہم بتلك الاعمال وقد
 جعل اللہ تلك الاعمال برہاناً لاثبات نبوتہما علیٰ العموم فارسی نیست آنما زہد یعنی نبوت
 گفت کہ ہر آئینہ آن مدعی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ اعجاز کرد ورنہیکہ ما عالم آن نیستیم
 ہر آئینہ آنحضرت دعویٰ کرد ورنہون فصاحت و بلاغت زبان عرب و اما زہد بجمہیم پس نسبت
 با معجزہ چنین مدعی رسالت ثابت نمی شود از ہر آنکہ یعنی از ہر سبب گفتن نمی توانند منکران اعجاز
 قرآنی کہ با جواب گوئیم اولاً بطریق نقض والزام بانیکہ ہر آئینہ آنچنانکہ شما نمیدانید زبان عرب
 و دقائق آن ہمین سان غیر طیب صفۃ طبابت وفنون آن نمیدانند پس اومی تواند گفت کہ شاید
 ہر چہ کہ عیسیٰ علیہ السلام در مقام تحدی و دعویٰ اعجاز آورد از ہر کردن ابصر و شفا داد و منجذ
 و مینا کردن کور مادر زاد و زنده کردن مردگان از فن طبابت بودند از قبیل معجزہ و نیاوردن کسی
 دیگر از طبیبان چنین کار این احتمال را منافی نیست زیرا کہ آن علیہ السلام داناترین طبیبان زمان و
 باشد ازین غیر ابصرین کار نہا تواند شد و ہمین سان در شان موسیٰ علیہ السلام ومعجزات او کثرت آثار
 پس ثابت نشود نبوت آن ہر دو علیہا السلام بر آنان یعنی بر غیر ساحران و غیر طبیبان باین کار بار
 حالانکہ ایزد تعالیٰ ہمین کار بایعنی معجزات آنان را بر ہر آن قرار داد بہر ثابت کردن نبوت آنان علیٰ العموم
 یعنی بر ساحران و غیر طبیبان و غیر طیبیان اگر و و اور نہیں پہونچا او نکو بیہ کسان کہ تحقیق
 او مدعی نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعجاز کا دعویٰ کیا اور فنون میں جگہ ہم عالم نہیں پس تحقیق
 او نمون نے دعویٰ کیا زبان عرب کی فصاحت اور بلاغت کا اور ہم تو عجمی ہیں یعنی خود عرب
 کی زبان ہی نہیں جانتے و دقائق او سکے کیونکہ جانیں پس ہماری نسبت او کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا
 اس واسطے کہ ہم جواب دینگے بر سبیل نقض والزام کے اس تقریر سے کہ جیسے تم نہیں جانتے عرب کی
 زبان ویسے ہی جو شخص کہ نہیں جانتا طبابت اور اس کے فن وہ کہہ سکتا ہے کہ جو کام حضرت عیسیٰ

کے جیسے برص والے اور کوڑھی کا اچھا کرنا اور مادرِ اناج کو سوا گھنا بنا نام دے کو زندہ کرنا
 شاید دوسرے سب طب سے ہوں معجزہ سے نبون اور کسی دوسرے طبیب کا ایسے کام نہ لانا یعنی عاجز
 ہونا ایسے عجیب کاموں سے اس احتمال کا منافی نہیں اس واسطے کہ ممکن ہے کہ حضرت علی علیہ السلام
 اول سب طبیبوں میں سے زیادہ تر عالم اور ماہر ہوں پس اس سبب سے دوسرا قادر بنوا ایسے کام کرنے
 پر اور ایسا ہی کہہ سکتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے معجزوں کے باب میں پس اول دونوں
 کی نبوت نہیں ثابت ہوتی ان کاموں سے ایسے آدمیوں یعنی نافاقنون فن طبابت اور فن سحر
 پر اور حال یہ کہ خداوند تعالیٰ نے ان ہی کا مونکو بر مان اور حجت ٹھرا دیا انکی نبوت کی واسطے علیٰ العلو
 وثانیا بالحل بان المقصود من الاتیان با مثال تلك الاعمال اثبات النبوة والعلو بحون تلك
 الاعمال من قبل الله تعالى لا من باب الاكتساب كما يحصل بفنون الفصاحة والبلاغة بعد العلم
 بأصل اللغة كذلك يحصل بأقوال الفصحاء والبلاغاء طرأ وہم علماء الفن بكونه معجزة لا
 فصاحة ولا بلاغة علم الایرانیہ شاک کلنا معجزات سائر الانبیاء ببل تفاوت بل هذا قوی
 لكون اعجازہ بالنسبة للنا كما اذنا حاضرین مجلس المعجزة لعدم حال تلك المعجزة بل ہی باقیۃ
 الی الابد كما كانت فی الصدر الاسلام بخلاف معجزات سائر الانبیاء انذلیس لنا منها الا الحکایۃ
 عنہا بان موسیٰ مثلاً فعل کذا وعیسیٰ کذا فی سنة کذا اولیست الحکایۃ کا لیکان فارسی و دیو
 جواب باری صریح یعنی وانکان اصل حال بدون تعرض الزام میں مست کہ مقصود از چنین کار با یعنی معجزات اور
 ثابت کردن نبوت میباشد و لیکن این معنی کہ این کار از جانب ایزد تعالیٰ است و از باب کتابتیت بخنیا تکامل
 میشود و علم فصاحتہ و بلاغتہ بعد حصول علم باصل لغت ہمین سان حاصل میشود باقر کردن فصیحان و بلغان سراسر و حالانکہ
 آسان تھا آن فن میباشد باین کہ ہر آئینہ چنین کلام معجزہ بہت فصاحت و بلاغت نیست و این علم کہ باقر طحاوی
 آن فن حاصل میشود علمی میباشد جازم کہ شک نزدیک آن نمی آید ہجو علم بالمعجزات سراسر پیغمبر ان
 بی تفاوت بلکہ این معنی علم اعجاز قرآن قوی تر میباشد بسبب بودن اعجاز آن نسبت ماہر و شیکہ
 گو یا ہستیم از حاضران مجلس نزول معجزہ بسبب زائل نشدن این معجزہ بلکہ این معجزہ باقی ماندہ بود
 ماہر و جاویدان جاوید بر انسان کہ بود در آغاز اسلام بخلاف معجزات دیگر انبیاء علیہم السلام از ہر
 نیست نزد ما از آن خبر حکایت کردن از آن باینکہ موسیٰ چنین کرد و عیسیٰ چنین در فلان سال حالانکہ

حکایت مانند چشم دیدنی باشد مترجم گوید کہ حکایات و روایات بسبب تداول از منہ و از دیگر مصلو
 اخلاط و عروص نسیان و زیادت و نقصان و اضطنہ و حمل می باشد لہذا در اعتبار ہر سنگی معائنہ کہ در
 آن بہادہ شہادت برسد و سبیل تہفہات رواہت مسدود می باشد چگونہ در ترازوی قیاس بر سنجہ گزین
 بر خلاف عیان کہ خود نفس الامری حال خود را حالکی در راوی می باشد اُردو و دوسرا جواب بطریق حل
 کے یعنی واقفان اصل حال بدون تعرض الزام و اعتراض کے کسی پر ایسا ہے کہ مقصد اصلی ایسے
 کاموں کے لانے یعنی معجزے ظاہر کرنے سے نبوت کا ثابت کر دینا ہوتا ہے اور یہ جاننا کہ یہ عمل
 خاتم عادات یعنی قرآنی معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کچھ کسی فن سے بنایا ہوا نہیں ہے
 جیسا کہ حاصل ہوتا ہے فصاحت اور بلاغت کے جاننے سے بعد جاننے اصل لغات کے ویسا ہی
 حاصل ہوتا ہے فصیحون اور بلینون کے اقرار کرنے سے اس امر پر کہ بیشک معجزہ ہے فصاحت
 بلاغت کے فن سے بنایا ہوا نہیں ہے اور یہی فصیح بلین عالم ہوتے ہیں اس فن کے اور یہ کہ یہ
 علم جازم ایسا حاصل ہوتا ہے کہ شک اس کے پاس ہی نہیں جاتا مثل علم ہمارے کے نسبت معجزوں
 دوسرے پیغمبروں کے بے تفاوت بلکہ یہ جاننا یعنی قرآنی اعجاز کی تصدیق تو ہی ترہ دیتی ہے
 اس واسطے کہ اسکا اعجاز تو ہماری نسبت ایسا ظاہر اور باہر ہے کہ گویا ہم جلس معجزہ کے حاضرین
 میں سے ہیں اس واسطے کہ یہ معجزہ زراکس نہیں ہو دیکھا بلکہ بیشیش پیش باقی ہے یعنی تاقیامت انشا
 اللہ تعالیٰ ویسا ہی جیسا کہ تھا آغاز اور اول اسلام میں بر خلاف معجزوں دوسرے پیغمبروں
 کے اس واسطے کہ ان معجزوں سے ہمارے پاس کچھ بھی باقی نہیں سوای اس حکایت اور مذا
 کے کہ مومن بنے ایسا کیا فلاں سنہ و سال میں اور حکایت مثل معائنہ اور شاہدہ کے نہیں مترجم
 کہتا ہے کہ حکایتوں اور روایتوں میں جو کما در صحت سے پر ہوتا ہے تہفہات ہوتے ہیں اس واسطے
 کہ پیشی اور غلطی سے محفوظ نہیں رہتے اور بسبب اختلاف بیانی راویوں کے اصل حال کے مختلف
 ہونے کی صورت غیر متصور بر خلاف معائنہ اور شاہدہ کے کہ ہر دیکھنے والا دیکھ کر اپنی تسلی اور تسفی
 کر سکتا ہے مثلاً قرآن مجید موجود ہے اسکا اعجاز کمال بلاغت وغیرہ امور سے متعلق اور یہ سب
 امور بالفعل موجود ہیں اس کے معجز ہونے میں کیا شک عرومی بن نقول ان معجزات ساکرا لانیاب
 مع ضعفها بالنسبة الى ثلث المعجزة كما ذكرنا تكون كلما طال الزمان وبعد عهد ما انزل الله

ضعیفها اذ بطول الزمان تضیف الحکایة وان معجزة القرآن على عکس ذالک اذ بطول الزمان
 یصیر الفصحاء والبلغاء اکثر مع اعتراف هم بالبحر عنه وجود اصل المعجزة لکما کان صمد
 السلف فیصیر الحرم به اقوی فارسی بلکہ سیکویم کہ ہر آئینہ معجزات ہمہ انبیاء علیہم السلام
 باوجود ضعیف بودن خود با بہ نسبت این معجزة قرآنی آنچنانکہ ذکر کردہ اند ہر قدر کہ زمانہ دراز
 خواہد شد و عہد بعید خواہد شد ضعیف اینہا افزون خواہد شد یعنی اول خود در اصل ضعیف اند بقا
 این دائمی معجزة موجودہ قرآنی دوم بدر از کشیدن روزگار ضعیف آنرا افزائش کار خواہد رسید
 از ہر آنکہ بدر از کشیدہ شدن زمانہ حکایت ضعیف میشود اما معجزة قرآن بر عکس نیست از ہر آنکہ
 آنکہ بہ درازی زمانہ فصیحان و بلیغان بسیار میشوند و بر تقدیر کثرت بلیغان و اقرار کردنیان
 بحر و ناتوانی خود ہا از آوردن کلامی ماثل چنین خداوندی کلام و معجزہ موجود بودن اصل
 معجزة بد انسان کہ در نخستین ہنگام بود جزم و تصدیق استوار تر خواہد شد مترجم گوید کہ تفاوت
 در میانہ معجزات انبیاء گذشتہ روزگار و این معجزة اعجاز آشکار کہ گفتار خداوندگار باشد
 دیدنی و بیزار و بی انصاف و مقیاس خرد سخیدنی است کہ یکی بگذشتہ روزگاری ناتوان تر
 شود و دومین بدر از کشیدہ شدن روزگار از استوار تر پدید آید درین حال
 با عتماد معجزات زائلہ ضعیفہ ایمان آوردن و از معجزة قویہ موجودہ و بر تافتن خواستہ کدام
 انصاف و فرمان کہ این خرد دست اُرد و بلکہ ہم کہتے ہیں کہ البتہ معجزہ سارے پیغمبروں
 علیہم السلام کے باوجود ضعیف ہونے کے نسبت اس معجزة کے جیسے کہ ذکر کیا گیا جحد کہ زمانہ
 کہتاجا و گیا لکھا ضعیف بڑھتا جا و گیا اس واسطے کہ زمانے کے کچھ سے حکایت ضعیف ہوتی جاتی
 ہے لیکن قرآن مجید کا معجزة اسکے بر عکس ہے اس واسطے کہ زمانے کے کچھ اور دراز ہونے
 سے فصیح بلیغ بہت ہوتے ہیں یعنی اگلے بلیغوں کی تصنیفات پڑھ کر اور جبکہ بہت سے بلیغ اقرار
 کہتے ہوں کہ فن بلاغت سے ایسا کلام لانا ممکن نہیں سب بلیغ اور فصیح اس سے عاجز ہیں اور
 سو اس کے معجزة جو موجود ہو دیا ہی جیسا کہ اول تھا تو یقین اور تصدیق اسکے اعجاز کی قوی
 ہوتی جا و گی مترجم کتاب ہے کہ در میان معجزوں پہلے پیغمبروں کے اور در میان اس معجزة دائمی
 قرآنی کے جو تفاوت کہ ہے قابل دیکھنے کے اور انصاف کے اور عقل کے پیمانہ میں تولینے کے قابل

کہ ایک یعنی انبیاء گذشتہ کے معجزے زمانہ کے دراز کینچنے سے ضعیف ہوتے جاوے اور کینچی اور اس معجزہ
 کے جقدر زمانہ گزرے اور وقت کچے استواری زیادہ ہو درین صورت قوی ہو ایہ معجزہ
 موجودہ اور ضعیف ہو گئے گذشتہ معجزے دوسرے پیغمبروں کے پس گذشتہ ضعیف اور معجزوں
 کو سچا مان کر اور معجزات والوں پر ایمان لانا اور دائمی معجزہ موجود حال کو جبکا اعتماد اور جزا
 جقدر کہ زمانہ گزرے بڑھتا جاوے اپنا رہبر اور راہنما قرار نہ دیکر گراہی میں رہنا کونسی عقل کا
 مقتضا ہے اور کون سے انصاف کا حکم عزلی ومن ہذا یظہر سرکون ہذا اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم خاتم النبیین دون غیر من الانبیاء اذ یُعبد عہد ہم سبب لضعف معجز
 الی ان یتھلی الی نہمان لا یحصل العلم عن معجز ہم فوجب علی اللہ تعالیٰ ارسال
 نبی اخر و معجزہ اخری کیلکہ لیکون للناس علی اللہ حجة بعد الرسل بخلاف
 ہذا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہذا المعجزہ فانہا باقیۃ الی یوم القیامۃ لکما کان اولاً بل
 اقوی فلا حاجة الی نبی اخر و معجزہ اخری الا ابد الا باء فلیس ہذا المعجزہ
 کمعجزہ سائر الانبیاء ومن انکر اعجازہ فهو کمن انکر اعجاز سائر المعجزات بعد ان سارہ
 بعین العیان بل اقوی کما عرفت فارسی و از زمین جا ہو ہوا میشود و بر میکشاید نماز
 را کہ این نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین شد و پیغمبری دیگر چرا باین پایہ نہ رسید پس
 دانستہ باد کہ دوری زمان آمان سبب میشود و ضعیف شدن معجزات آمانا اینکہ
 منتہی میشود و روزگار کیمہ دران حاصل نمائند علم بمعجزات آمان یعنی از معجزات آمان نشانی جز
 حکایت باقی نماندہ است و حکایت بہ تادی زمان و طول آوان روز بروز ضعف و ناتوانی
 می پذیرد و آخر این ضعف را کار بجای میکشد کہ مردم آن روزگار را آگاہی نمی دہند بمعجزات آمان
 پس واجب شود بر ایزد تعالیٰ فرستادن پیغمبری دیگر و نازل کردن معجزہ آخر تا مردمان را
 حجت تمام نشود بر ایزد تعالیٰ بعد از رسولان یعنی اگر اوتعالیٰ رسول نفرستد و بر تصدیق
 چنین رسول معجزہ نہ برگزیند مگر نوا عذری و حجتی پدید آید کہ خداوند اگر رسولی از تو بر آید
 شرک و کفر بکار نمی گزینیم آن فرستادہ تو ما را بتوای خداوند کار را نمود و چون تو پیغمبر کہ ما را
 بتو راہ نماید نفرستادی بشرک و کفر در شدیم غرض باین سبب سلسلہ نبوت منسلل بود بکلاف

این نبی و این معجزه پس هر آینه باقی ست تار و زیامت آنچنانکه اول بود یعنی زمان نزول بلکه
 استوار تر پس حاجت نبود بسوی ارسال رسولی دیگر و انزال معجزه آخر تا جاویدان جاوید پس این معجزه
 یعنی معجزه قرآنی همچو معجزه دیگر پندیران نبوده است و کسیکه اعجاز این معجزه را منکر شود پس بودن
 آن کس مانند کسی که انکار بکار آرد و اعجاز سراسر معجزات پس از آن که دیده باشد آنرا بچشم ظاهر
 بلکه قوی تر آنچنانکه بشناختی مترجم گوید که قول مولف رحمه الله بل اقوی کما عرفت خواهان لحظی با
 بسط کلام است چنانکه گویم بتوفیق الله تعالی به پنهانی مانا که مراد حضرت مولف رحمه الله تعالی
 همین ست که اگر راست پوشی از راه دریایش بد و راقطاده چنین معجزه قرآنی را که بوضوح بلهین
 موجوده و ظهور دلائل مشهوده اعجازش مبنو مشهود دیده ادراک و مرئی چشم دریایش ست و از شک
 ندهاتماست بسوی حکایت کسی اتقاری و احتیاجی و بردایت متنفسی ناشی و نیازی ندارد
 دیده و دانسته انکار کند همانا بیگمان در شماره آن کسان بر شمرده گردد که معجزات پیشین معجزه
 را خود بچشم صورت بین می دیدند و انکاری و زیدند از بهر این که این معجزه موجوده قرآنی
 و آن معجزه پاستانی در نفس معجزت مشترک دارند چه هر دو از آن قبیل اند که دیگران جز مدعی
 نبوت از آوردن مانند آن فرمانندگان و زبوان بودند و معجزات در اصل معاینه و مشاهده
 هم مشترک از بهر آنکه آنچنان که آن معجزات ماضیه را بچشم حسی دیدند بچشم این معجزه را بیده عقل
 منکرستین میتوان فرق همین ست که آن دیدن طرفه العینی بود که پس از ساعتی نشانش پدیدمانند
 همچو از داشتن عصای موسی و زنده شدن مرده باعجاز عسوی و این دیدن هر دو موجود از زمان نزول
 قرآن الی الان همان اعجاز نامائی و راست بر کشائی دل و دیده بجزت انداز اولی الالباب است
 پس بالضرورة و بالبدته موجود اقوی میباشد از معدوم و سموع و وزن دیگر آنکه ادراک معجزات
 ماضیه پیشین بپیران تعلق داشت بحواس ظاهری چون دیدن انقلاب عصا بصورت ثعبان و
 همچنین دیدن تشفایابی بر و صان و عیان و دریایش معجزه قرآنی متعلق کمال عقلی و خود ظاهرست
 که معقول اشرف و اقوی میباشد از محسوس که بشائیه او امام حکم کردنش در نخستین پایه تصدیق
 و اذعان بر شمرده نمیکرد و بر غلات حکم عقل که در اولین مراتب اذعان جای همه استوار دارد
 پس باین هر دو لحاظ فرمود بل اقوی احتیاج آن محمول گرد بدو که در دنیا سبق که مراد دور کرد

شقت تامل و کلفت احتیاج پر پیشین برگزیدہ شاہ برکشاہیم باری دانا تو انا خداوند اوردو
 اور اسی سے گمنا ہے۔ سید خاتم النبیین ہونے حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 کسی دوسرے پیغمبر کا پیغمبروں علی نبینا وعلیہم السلام میں آج سے کہ دور اور بعد ہونے جانا
 پیغمبروں کے زمانوں کا ان کے معجزوں کے ضعیف ہونیکا سبب ہوتا ہے یا تا تک کہ ایک ایسا زمانہ
 آتا ہے کہ جبین بالکل ان کے معجزے نامعلوم ہو جاوین یعنی طول مدت کے سبب یا دہی نہیں کہ
 کوئی معجزہ کسی پیغمبر سے ظاہر ہوا تھا یا نہیں اور جب دس معجزے یاد سے جاتے رہتے ہیں نبوت
 کی دلیل کہاں اس حالت میں واجب ہوتا ہے اور سبب نشان کے معنی ہو جو جو تفصیلی بھیجے
 نبی کا اور اتنا دوسرے معجزہ کا تاکہ آدمیوں کو محبت پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کے ان رسولوں
 کے بعد یعنی جب اگلے پیغمبروں کے معجزے جو توڑی سی دیر یعنی بعد نزول کے صرف حکایت
 اور روایتیں اونکی رہ جاتی ہیں اور وہ سبب نشان ہو جاتے ہیں یاد سے جاتے رہیں اور نبوت
 کی دلیل بے نشان ہو جاوے اور شیطان کے بہکانے سے پچھلے زمانے آدمی مشرک کافر بدکار بن جاتا
 تو درنصورت اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مقتضائے رحمت اور فضل اپنی کے اپنے اور واجب کیا دوسرے
 رسولوں کا بھیجا اور اونکی نبوت کی تصدیق کیواسطے اور معجزوں کا اوزان کیواسطے کہ اگر ایسا نہ ہو یعنی
 نہ کوئی اور رسول بھیجا جاوے اور نہ کوئی معجزہ اوتارا جاوے تو بیشک آدمیوں کو محبت پیدا ہو سکتی
 ہے اور خداوند تعالیٰ جل شانہ کے کہ سبب نہوئے کسی پیغمبر رہنا کہ ہم تو حید اور نیک کرداری سے
 محروم ہے اور شرک اور بدکاری میں پھنسے پس بڑا اتمام حجت اور باقی نہ رکھنے عذر کے ایک رسول
 کے بعد دوسرے رسول کا بھیجا قرار پایا ہے اور اونکی نبوت اور رسالت کی تصدیق کیواسطے ہر ایک
 نبی کے زمانے میں معجزے کا ظاہر ہونا بخلاف ان نبی یعنی حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اور نیز بخلاف اس معجزہ قرآنی کتاب فرمائی گئی بیشک یہ باقی ہے قیامت کے دن تک
 انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ تھا اول نبی آسمان سے اترنے کے وقت بل زیادہ قوی پس حاجت منہ
 طرف دوسرے نبی کے بھیجنے اور دوسرے معجزے اوتارنے کی طرہ یعنی جب حجت خداوندی یعنی
 قرآنی معجزہ اتکا دیا ہی موجود ہے جیسا کہ اپنی اعجاز نامی میں اول تھا اسواسطے نبوت موجود یعنی
 نبوت عامہ اور رسالت کا درنصورت اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو حکیم حقیقی ہے باوجود موجود ہو

ہدایت نبوت اور تعلیم رسالت عامہ کے دوسرے رسول بھیجے اور اس رسول کی رسالت کی تصدیق
کیواسطے دوسرا معجزہ اوتارے تو ظاہر اے فائدہ کام متصور اور حکیم حقیقی سے بے فائدے کام
کا ظہور خلاف حکمت پس اس سے صاف ظاہر کہ جب تک یہ قرآنی معجزہ باقی ہے کسی معجزہ اور کسی
نبی کے تشریف لانے کی حاجت نہیں اور یہ معجزہ ہے ابدی دائمی پس اب تک حاجت نہیں
طرف کسی دوسرے رسول کے اور طرف کسی دوسرے معجزے کے پس یہی معنی ہیں ختم نبوت
اور رسالت رسالت کے جسکے ساتھ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی
برگزیدگی سے اس منصب پر بالخصوص سرفراز ہوئے کسی دوسرے نبی و رسول کو یہ منصب حاصل
نہوایہ مرتبہ نصیب نہوایں اس تقریر سے کھل گیا بسید ختم نبوت کا پس یہ معجزہ نہیں مانند معجزہ
دوسرے پیغمبروں کے یعنی وہ معجزے موجود نہیں یہ موجود ہے اور غیر موجود کب برابر
ہو سکتا ہے ساتھ موجود کے تو کہہ دینا کہ کوئی ناسمجھ یا سمجھ دار ناانصاف اس موجود
معجزے کی معجزیت سے انکار کرے تو وہ ہونا نہ ایسے آدمی کے جس نے انکار کیا ہوسارے
معجزوں بعد اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے جیسا کہ تو نے پہچان لیا مترجم کہتا ہے کہ مولف رحمۃ اللہ
کا یہ قول بل اتوی کما عرف چاہتا ہے توڑا سادہ کلام مناسب مقام جیسا کہ میں کہتا ہوں
اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توفیق اور عنایت و ہدایت سے پوشیدہ نہ رہے کہ مراد حضرت مولف رحمۃ اللہ
تعالیٰ کی یہ ہے کہ اگر کوئی بے سمجھ یا سمجھ دار اپنی ہمت دہری سے ایسے معجزے موجود کے
معجزہ ہونے سے انکار کرے اور اسکے اعجاز و بلاغت اور کمالات کو جو آفتاب سے زیادہ ظاہر
ہیں اور چونکہ خود بند امتا ظاہر اور آشکارا ہیں کسی روایت اور حکایت کی حاجت نہیں کہ جس سے
اسکی معجزیت بیان کیجاوے نادیدہ نادانستہ شمار کرے وہ تو ایسا ہے جیسا کہ اس نے اگلے
پیغمبروں کے معجزوں کو دیکھ کر انکار کیا ہو کواسطے کہ دیکھے جانے میں یہ معجزہ قرآنی اور دوسری
معجزے اگلے زمانے کے برابر ہیں فرق اتنا ہی ہے کہ اوں اگلے معجزہ کو دیکھا جانا ایک ساعت
کا تھا کہ بروقت ظہور اور نزول کے چند آدمیوں نے جو وہاں حاضر ہو گئے دیکھ لیا اور پھر
دم بہر کے بعد وہ بے نشان ہو گیا دیکھنا کمان جیسے کہ سانپ بنجانا حضرت موسیٰ کے عصا کا
کہ اوسی مجمع کے حاضرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ بھی ایک ساعت سے کم پہر جب وہ

عصا و سیاہی ہو گیا جیسا کہ تمنا سب کی صورت نہایت اس معجزہ سے سوائے حکایت اور روایت کے باقی نہیں اور ایسے ہی اور دوسرے معجزے یعنی تسلیات جیسے ٹڈیوں کا آنا و قبطیوں کے کہیتوں کو کہا جانا اور ایسے ہی منڈ کو نکا عاجز کرنا قبطیوں کو اور باقی دوسرے معجزے جو آئی اور سامعی تھے اور علی ہذا القیاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اندھے کو سوانکھا کرنا جلدی کو چٹکا کر دینا مردے کو زندہ کر دینا کئی آدمیوں نے دیکھا بلکہ بعض معجزوں کو تو ان حضرت کے ایک دو عوارپوں کے سوانہایت دس گیارہ تک اور کسی نے ندیکھا الغرض باوجود شرکت ان دونوں کے دیکھے جانے میں بل قوی تر ہونے اس معجزہ موجود حال کے جسکو لاکھوں کوہوں اہل عقل انصاف دوست خود ظاہر دیکھ رہے ہیں اسکا انکار کرنا اور ان معجزوں بے نشان کا اقرار کچھ معنی نہیں رکھتا بلکہ ایسے منکر کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ ان معجزوں کو بھی اگر اپنی آنکھ سے دیکھتا تو ان سے بھی انکار کرتا جیسے کہ اس موجود معجزہ کو دیکھتا ہے اور اسکی معجزیت کا منکر ہے چونکہ ان معجزوں کی حکایتیں سنی ہیں یا دہری بین اس واسطے ان کا اقرار کرتا ہے اور آنکھ سے دیکھے ہوئے کا انکار یہ امر عجیب ہے ومنہ یظہر ایضاً لزوم کون معجزہ خاتم الانبیاء بالکلام لا غیر للزوم بقائہا وما بقی نوعہ منحصر فی ہذا الفرد اذ غیرہ فی معرض الزوال فلا یصلح لکونہ معجزہ فہذا ہوا المرئی فی کون معجزہ من غیر جنس معجزہ سائر الانبیاء وان ہذا المعجزہ لا تصلح لفیو لا والا کا کوا خاتم الانبیاء ولا معجزہ النبی یصلح لہذا النبی والاکملین خاتم الانبیاء فاعتبروا یا اولی الابصار فانہ حجۃ اللہ تمام علیکم الی یوم القیامۃ فارسی وازہمین ہو یا میشود از لازم بودن این کہ معجزہ خاتم الانبیاء از جنس کلام بود نہ از غیر کلام از بہر لازم بودن بقای جنس و انچہ کہ باقی ماند نوع آن نہ صرف درین فرد از بہر آنکہ غیر کلام در معرض زوال می باشد پس آن غیر کہ در معرض زوال بود صلاحیت و لیاقت ندارد از بہر معجزہ شدن برای خاتم انبیاء و ہمین راز پنهان ست در قرار یافتن معجزہ حضرت خاتم الانبیاء از غیر جنس معجزات ہمہ انبیاء علیہم السلام و ہر آئینہ آن ہم ہویدا میشود کہ ہر آئینہ این معجزہ یعنی معجزہ متعلق بالکلام صلاحیت و ثبات علی ندارد باینکہ معجزہ قرار یابد نہ بر ذی دیگر غیر خاتم الانبیاء ورنہ یعنی اگر برای نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء

قرار داده شود باید که آنان یعنی انبیاء دیگر غیر خاتم الانبیاء خاتم شوند و این هم بود که گوید
 که معجزه دیگر پیغمبر ^{یعنی آن} از جنس کلام نبوده صلاحیت ندارد و معجزه شدن را به این نبی یعنی
 خاتم الانبیاء ورنه یعنی اگر همچو معجزه دیگر پیغمبران معجزه خاتم الانبیاء بود پس این خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء
 نباشد پس هوش پذیرد ای بابینشان پس هر آینه آن حجت خداوند تعالی بر شما تمام شد تا
 روز رستاخیز مترجم گوید که خلاصه کلام همین است که آنچنان که ختم نبوت را استمرار معجزه لازم است
 یعنی هرگاه حکمت ایزدی جلشانه اقتضا کند سلسله نبوت یک بنی خاص تا دامان قیامت دراز
 کشد و بعثت نبی دیگر منتفی گردد در نسیصورت چنین نبی را که خاتم الانبیاء قرار یابد معجزه دهند
 که سپری نشود و زائل نگردد هر زمان مستمر مانند آنکه رستاخیز روز برسد تا در هر زمان بدین
 آن معجزه موجوده سپری نشده تصدیق رسالت و اذعان نبوت چنین خاتم الانبیاء رسالت
 یاب گردند پس این معجزه دائمی الوجودند و بهند جز خاتم الانبیاء را چنانکه کلامی که دیگری از کلام
 فنون فصاحت و بلاغت با وصف تحدی و معارضه و کمال عداوت بر آوردن همچو آن کلام قدر
 نداشت و ندارد معجزه قرار یافت به حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم یعنی قرآن مجید که
 فصیح از زمان و بلند از قطان با وصف یگانگی روزگار شمرده شدن آنان در جاد و کلامی و
 غایت بغض و عداوت آنان با حضرت غیر الانامی از آوردن مثل آن همه زبون شدند و بر سر
 در مانند والی الآن بهمان اعجاز کنشایست که بود و والی پیرامونش نکته تغییر می یابد یوش
 نکاشده همچنین استمرار معجزه را ختم نبوت لازم است چه در صورت موجود بودن معجزه مصدق رسالت
 وجود رسالت ناگزیر و بر تقدیر وجود رسالت رسولی لایسماسلی بر رسالت عامه بعثت رسول دیگر
 ظاهراً منافی حکمت و دانا خداوند گاری نمکند که مخالف و مباین حکمت تصور کرده شود پس باید
 شد تلازم در میانه استمرار معجزه و ختم رسالت و ازین تلازم خود دیدار آمد که معجزه حضرت خاتم النبیین
 راس المرسلین محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم قرآن بود که دائمی و مستمر در هر زمان موجود
 و چون معجزه مستمره است ناگزیر آنحضرت علیه الصلوٰه والسلام خاتم النبیین بود برین تقدیر و باین
 تقدیر اهل ایمان را بسوئے معجزات دیگر سوئے قرآن مجید که بشماره الوف مردم زاد صد و رو
 ظهور آن ازین خلاصه عالم و عالمیان برگزیده ترین پیغمبران زمان صلی الله تعالی علیه

وسلم دائمی نماید حاجت نیست چه آن معجزات مجموعہات انبیاء سابقین سپری شدند و این نوع
 موجود است این نقد گیر و از آن کہیں گشتہ و نابود شدہ دست بردار اُردو اور اس سے
 یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری اور ناگزیری ہے کہ خاتم الانبیاء کا معجزہ کلام ہی کی محض
 سے ہونہ دوسری جنس سے تاکہ وہ معجزہ ہمیشہ باقی رہے اور وہ معجزہ جس کے نوع باقی ہے
 کلام ہی ہے اس فرد میں منحصر ہے اس واسطے کہ جو غیر کلام ہوتا ہے وہ تو زوال کے معرض میں
 رہتا ہے اس واسطے ایسا معجزہ خاتم الانبیاء کا معجزہ نہیں ہو سکتا ہے بسبب زوال پذیر
 ہونے معجزہ کے با وصف دائمی ہونے رسالت عامہ کے پس ایسا معجزہ زوال پذیر صلاحیت
 اور قابلیت نہیں رکھتا خاتم الرسالت کے معجزہ ہونے کے پس یہی ہمید ہے معجزہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے میں غیر جنس سے اُن معجزوں کے جو تھے واسطے سارے
 پیغمبروں کے یعنی کلام کے جنس سے معجزہ نہیں دیا گیا کسی پیغمبر کو سوائے حضرت خاتم الانبیاء
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معجزہ کلامی دائمی صلاحیت نہیں
 رکھتا معجزہ ہونے کی واسطے غیر خاتم الانبیاء کے اور نہیں تو وہ خاتم الانبیاء ہوتے ورنہ
 غیر خاتم النبیین کا معجزہ صلاحیت رکھتا ہے واسطے خاتم الانبیاء کے اور نہیں تو خاتم النبیین
 نہون پس ہوش پر دے ہوشمند و پس تحقیق حجت آتی ہمارے اوپر پوری ہوئی قیامت
 تک مترجم کتاب ہے کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ختم نبوت اور معجزہ کلامی میں تلازم کی نسبت ہی یعنی
 ایک دوسرے کو لازم اس تفصیل سے کہ دائمی اور مستمر الوجود معجزہ نہیں دیا جاتا مگر اس نبی
 کو جسکی نبوت قیامت تک باقی رہیں خداوند تعالیٰ کو منظور ہو اور جس نبی کی نبوت دائمی نہ ہو
 اس کو یہ دائمی معجزہ نہیں دیا جاتا اب دوسری طرف سے قیاس کرنا چاہئے کہ جس نبی کو خاتم
 الانبیاء قرار دینا منظور ہو تب اس کو ایسا معجزہ نہیں دیتے جو زوال کے معرض میں ہو یعنی معجزہ
 دائمی کی واسطے کہ اگر خاتم الانبیاء کا معجزہ ایسا ہو تو قابل زوال ہو پس در صورت زوال کے نشا
 اور مصدق اسکی رسالت دائمی اور نبوت عامہ کا کیا ہوا سیواسطے خداوند تعالیٰ نے حضرت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ مرحمت کیا جو موجود ہی اور قیامت تک انشاء اللہ
 تعالیٰ باقی رہے اور یہ معجزہ دوسرے کسی نبی کو نہیں دیا کیواسطے کہ سوائے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی نبی کی نبوت قیامت تک باقی رکھنی منظور اور مقتضای حکمت الہی
 نہ تھی پس اس کے صاف ظاہر ہوا کہ اگرچہ اور بھی ہزاروں معجزے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 علیہ السلام سے اوس جنس سے ظہور میں آئے جس سے جو معجزے تھے اور پیغمبروں کے مگر مصدق
 نبوت دائمی اور برہان رسالت عامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی دائمی ہمیشہ تاقیامت
 موجود رہنے والا معجزہ یعنی قرآن مجید ہے اور اثبات نبوت اور دعوی رسالت میں یہی
 معجزہ کافی وافی اور دوسرے معجزات صادرہ کی طرف حاجت نہیں جسکے دلکی آنکھیں کھلی
 ہوں وہ دیکھے جسکے کان سنے کے ہوں وہ سنے جسکا دل غفلت کی نیند اور زانصافی کے
 نشہ سے ہوشیار ہو اور بیدار ہو وہ سمجھے بوجہ اور صل تو یہ ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ سید
 راستہ بناوے وہی شخص راہ پاوے عزمی واللہ یدہی من لیشاء الی صراط مستقیم
 وغایۃ جو اہل علم لانعلم اتفاق العرب وفضحا نھم علی عدم امکان الاتیان
 بالمثل فہیہ اولہ النقض بان الجاہل بالسحر والطب ایضا لا یعلم اتفاق السحرة
 والاطباء علی العجز عن الاتیان بمثل ما یتاہبہ وثانیاً نہ یکنی للعلم اتفاق من یحزم
 العقل بعدام تو اظھم علی الکذاب لما یکنی ذلک فی حق الا ولین ایضا وذلک
 یحصل بفحص قلیل فعلیکم بالفحص حتی یحصل لکم العلم مع ان صدق هذا
 القول عنکم مستفید فان لجاح طباع العرب لظہر من الشمس ونداء فقہاء الامم
 بوجوب تحدی القرآن علی کل احد ابین من الامس ومع ذلک التفقوا علی الایما
 بہ ہذا المعجزۃ فلیف یتقی الشک فیکم ایہا الناس فاقنوا اللہ لعلکم تفلحون فاری
 وپایان جواب شمایں بود کہ بامیدانیم یعنی آگاہیم متفق شدن عرب و فسیحان آنان بقدرت
 نداشتن خود ہا بر آوردن کلامی مثل این کلام یعنی قرآن مجید پس دران یعنی در جواب شما
 اول بطور نقض والزام باین تقریر کہ نا آگاہ از فن سحر و نادان از فن طب نیز نمیدانند
 اتفاق کردن ہمہ ساحران یعنی در معجزات موسوی و نیز اجماع و اتفاق ہمہ طبیبان یعنی
 در معجزات موسوی و عیسی علیہ السلام بہ عاجز شدن خود ہا از آوردن مثل آنچه کہ آن دو
 یعنی موسی و عیسی علیہما السلام آوردند خلاصہ جواب این است کہ شما بہ نبوت حضرت موسی و

ہوں اس امر پر کہ وہ عاجز ہیں ایسے کلام لانے سے پس اس میں جواب اول تو اوپر طریقہ الزام اور نقض کے یہ ہے کہ ناواقف سحر کے فن سے اور ناگاہ طب کے علم سے ہی نہیں جانتا کہ سارے ساحر اور سارے طبیب عاجز ہوئے تھے لانے سے ایسے کاموں کے جیسے کہ وہ دونوں یعنی حضرت موسیٰ و عیسیٰ لائے یعنی ایسا شخص کہہ سکتا ہے کہ اگر ہیکو بالیقین معلوم ہو جاوے کہ زمانے میں موسیٰ علیہ السلام کے سارے ساحر عاجز ہو گئے تھے سانپ کو اڑ دیا بنانے سے یا زمانے میں حضرت عیسیٰ کے سارے طبیب عاجز ہو گئے تھے مادر زاد اندھے کو سوا نکھانے سے اور انہوں نے بالاتفاق بیان کیا تھا اپنا عاجز ہونا ایسے کاموں کے لانے سے اور اتر گیا تھا کہ یہ کام سحر یا طب کے فن سے تعلق نہیں رکھتے تو میں ان دونوں پر ایمان لاتا ہوں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ سب ساحروں اور طبیبوں نے اپنا عجز ظاہر کیا تھا دینی صورت میں کیونکر ان دونوں پیغمبروں پر جنکی نبوت کے قائل ہو ایمان لاسکتا ہوں پس جو تمہارا جواب ہو گا اس شخص کو وہی جواب ہو گا ہمارا ٹکونہ نقطہ اور میں جواب برسیل حل کے اول بقولہ ان کی نفی یعنی ایسے او اس قدر آدمیوں کا کہ جنکی نسبت عقل حکم جزئی کرتی ہے جو ٹ پر متفق ہونے کا اتفاق کرنا جیسا کہ کفایت کرتا ہے اور دونوں کے حق میں ایسا ہی کفایت کرتا ہے اخیر کی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اور یہ امر حاصل ہو سکتا ہے تو ٹری سی جستجو سے پس تم کہو جو تعینی جب ہمکو معلوم ہو جاوے کہ لاکھوں آدمی اہل عقل خدا پرست تھے متفق ہیں اس امر پر کہ سارے عرب اور ان کے کامل البلاغت ہو گئے ایسے کلام لانے سے جو مثل ہو قرآن مجید کے پس یہ اتفاق ان کا ہمکو علم جزئی دیتا ہے اور یہ صدق اس امر کے کہ بیشک سارے عرب اور اس کے فصیح و بلیغ عاجز ہو گئے ایسے کلام لانے سے جیسے کہ سیمون نے ہی ایسے ہی تواتر سے دریافت کیا سچا ہونا موسیٰ اور عیسیٰ معجزوں کا مع اس کے کہ یہ امر تم ہی سے ہمکو فائدہ دیتا ہے کہ عرب کے باشندے سخت طبیعت ہوتے ہیں یعنی جب تک آپ خوب سمجھ نہ چھ نہیں لیتے نرم طبیعت سے کسی بات کو قبول نہیں کرتے اور عرب نے جب تک خوب سمجھ بوجہ نہیں لیا ایمان نہ لائے ہاں جب یہ دائمی معجزہ دیکھا تب صاحب معجزہ پر ایمان لائے پس یہ بھی دلیل ہے اور یہ صدق اس معجزے اور سچے ہونے دعویٰ نبوت کے اور یہ یہ جواب دوسرے بقولہ و نذا فقہاء الاسلام تعینی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ علمائے اسلامی ہر زمانے میں اور ہر ملک میں بلند آواز سے پکار کر کہتے ہیں کہ جسکو شک اس دائمی موجود معجزے کے معجزہ ہونے میں ہو اوپر واجب ہے معارضہ اور تجوی کرنا

یعنی لانا کوئی سورہ مثل اس قرآن کے پس باوجود ایسی نادر عام کے جبکہ کوئی شخص اسلام کے مخالفوں
 میں سے باوصف تحصیل فنون بلاغت کے اور سبخی اور غلبہ چاہنے اپنی آئین کے جو تقلید قبول
 کی ہو متحدی کے مقام میں اور معارضہ کے میدان میں اگر نہیں کٹر ہوتا یہ بھی بڑی دلیل حقیقت اثر
 دائمی معجزہ کی ہے اور یہ دونوں امر یعنی عرب کا ایمان لانا باوجود لجاجت طبع کے اور مذاکرہ علمائے
 اسلامیہ کا آفتاب سے زیادہ روشن اور کل گزرے ہوئے سے زیادہ ظاہر اور متحقق ہے پس کیونکر
 باقی رہ سکتا ہے تم میں شک اسے آدو اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ عرملی و ایضاً معجزہ
 هذا البني لا يكون الا من العقليات وادراكات العقل عند اهلها بخلاف معجزتها فان
 معجزتها متعلقة بالامور الحسية والقهرت فيها عند اهلها وبالجملة ليس لمعجزتها
 جهة قوة الا من جهة ان الف عوام بالمحسوسات اكثر من الفهم بالمعقولات لكن لا شك
 ان الف الخواص ونظرهم في المعجزات المعقولة اقوى من المحسوسة فمعجزات الاولين
 اقوى في نظر العوام ومعجزات الاخير اقوى في نظر الخواص واذا ثبتت قوة معجزه
 القرآن بالنسبة الى معجزات سائر الانبياء من وجوه شتى فلو لم يكن لها بعض الظالمين
 طلباء لالتيان بامثال معجزات سائر الانبياء فاولئك الذين يستبدلون الخبير بالذي
 هو اذني وهم بالاعراض عنهم اجري لماذا اعرض عنهم النبي او علق مطلوبهم على مشية
 الله تعالى فلا حرج عليه اذ متلهم مثل الذي استقواء بنوم السراج في رابعة النهار و
 ما كان غرضهم الا التحكم وتفتت على الله تعالى بل انه تعالى لو اعطاهم مطلوبهم فهم
 لا يؤمنون ولا يفترون بل كانوا يطالبون ثلثاً وارباعاً وهكذا اصم انه لا فائدة فلا بفعله العاقل
 فضلاء الحكيم على الاطلاق فارسي و نیز معجزه این نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیست مگر عقلیات
 و در بایش خرد بها و تقبل معقولات نزدیک اہل خودست یعنی معقولات را واقعی و اعتباری است بر
 ارباب عقول عالمیہ بر ظلمات معجزہ ہائے آن دو یعنی حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پس ہر آئینہ معجزات
 آن ہر دو متعلق اند با مورش یعنی کما ینکد جو اس ظاہری چون دیدن و شنیدن و شنیدن و شنیدن
 و سادیدن و ابستگی دارند و تعرف و دان نزدیک اہل است و بالجملة ہر معجزات آن دو را جمعی
 قوت نیست مگر ازین جهت کہ انس و الف عوام الناس با مورش بیشتر میباشد از اندیشیدن و

در یافتن عقاید یعنی از برای آن که نفس را که تصور عقاید ماست و مهارت بهم رسانیده باشد
 هنگام تفکر و تعقل عقاید کلفتی بهم میرسد و شفتی در میگردد و خلاف حیات که عقل در یایش و قوه مفکره
 را دقتی و صعوبتی پیش نمی آید ولیکن شک نیست که انس و الفت خواص الناس یعنی ارباب هوش و
 اصحاب عقل و نظر آنان در معجزات عقلی استوار تر می باشد از معجزات محسوسه یعنی از بهر آن که ارباب عقل
 در عقاید بترتیب نفااض و عکوس و نتائج آن مایه و مقابله کاری بر بند و نوشکا فیما به پیدا می آرند
 که خطای در آن واقع نمی شود و حقائق نفس الامر به بر کشاده میگردد پس اصل حال استوار تر پیدا و هوید میشود
 پس معجزات آن دو یعنی معجزات موسوی و عیسی قوی تر اند در نظر عوام از بهر آنکه در یایش آنان خود
 نشستی می باشد بدریافتن کارهای که بحس تعلق دارند بچو دیدن مردم عصای موسوی را که یکا یک بر یک
 مار بیکر بسته نمودار شد پس بصورت اصلی خودش باز آمد و همین سان دیدن مردمان بینا ساختن
 مسیح علیه السلام کور مادر زاد را پس همین چشم دید خود را یاشنیده را از جم غفیر همه استوار تر در راستی
 گمان برده بدل می بگزیند و معجزات اخیر یعنی حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه و سلم قوی تر اند در
 فکر و نظر خواص الناس یعنی ارباب عقل زیرا که پس از ترتیب مقدمات و ادراک عقم و نتائج اشکال قوی تر
 باستواری می آرند و هر گاه بالتحقیق ثابت شده قوی بودن معجزه قرآنی نسبت معجزات همه انبیا
 علیهم السلام بوجه تعدیه متفرقه یعنی بوجه بقای این معجزه و عدم تغییر آن از زمان نزول الی الآن
 و همین سان از باب عقاید بودنش و جز آن دیگر وجه که مذکور شده در نصورت اگر گنجی از ظالمات
 یعنی کفار ستم روا دارندگان بر نفسهای خود باین عقلی دائمی معجزه بسند نکرده معجزات دیگر حسیه مانند
 معجزات همه پیغمبران پیشین زمان طلب کرده باشند پس چنین ظالمات آنان باشند که بدل میکنند خوبی
 بهتری را بکترین یعنی کمترین چیز را خواستار آن میشوند و بهترین ملاذ دست می دهند پس چنین کسان را که
 اندر بر و بر تافتن از آنان پس اگر نبی صلی الله علیه و سلم از اینان رو بر تافته یا مطلوب آنان را بر
 مشیت ایزدی و ارادت او تعالی محمول کرده باشند درین حرجی و مضائقه نیست از بهر آنکه مثل آنان
 بچو مثل کجاست که هنگام نیر و ز روشنی پزده گردد از جراح و غرض آن ظالمات از چنین پز و روشنی
 اگر حکم بر خداوند تعالی و نعمت یعنی زیان دیگری خواستن بکاری که در آن این زیان خواه را نیز
 زیان نطوی و مندج بود بلکه ایزد تعالی اگر این خواسته ایشان می بخشید باز هم ایمان نمی آوردند

و از خواست شست و قانع نمیشدند و دوم بار و سوم و چهارم و پنجم سان خواست خود با بدبازی
 میکشیدند درین صورت فائده مترتب نمیشد پس مرد با خرد چنین نمیکند چه جائے و نا حکیم علی الاطلاق
 مترجم گوید که باضاح قول مصنف رحمه الله تعالی بآنکه معجزه هذا البني لا يكون الا من العقليا
 شالی فرمانمودن باظهار کما رب عقلیه و مطالب غامضه ناگزیرست تا که نگرندگان این رساله عجاله را
 سودی بخشند ان شاء الله تعالی بناء علی هذا گویم که برخیزند از آن یزدان بزرگوار که دل با نواز خرد و رخسان
 و طبع بلغات قدس تابان دارند روشن تر از خورشید در غیر و زست که خواسته از بعثت انبیاء و مقصود
 از رسالت رسولان راستی برکشایند که از ناسزا و لایبغی برکنار بوده نیک اندیشه و
 پاک کردار و ستوده گفتار آفریدگار خود را نمازند و نیایش کنند و فرمان برند که از آن گیتی را آراستار
 پدید آید همه راست ستوده که در یزدان پرستار مانند سرگاه برسیدن اجل مقدر و معهود این
 خاکی نشین بگذرانند بجز این جهان در پاک مینو جا و دیدن جا و دیدن دامن زمین داین مقصود
 حاصل نشود مگر آنکه حضرت انبیاء و رسل علی نبینا و علیهم الصلوٰۃ والسلام خستین مبعوث فیم و رسل الهی
 یعنی است خود را از خشم خداوند شتافته عقاب ترسانند که از آن از شرک و کفر و دیگر ریایات و قبایح برکنار
 مانده از رذائل که ناستوده خوبا باشند و نیز ناپسندیده اعمال بدو کار مانند و آئینه مودل از رنگ قوا
 شتهویه و غضبیه که محرک مبعوثی از تکاب ناستوده کردار و گفتار و ناز است اندیشه میشوند پاکان داینند
 بر جاسه این رذائل زائله فضائل و شمائل ضعیف بر نشانند که از آن اصدار اعمال حسنه همه آسان
 شود و بعد از ازاله رذائل اخلاق و قبایح اعمال و قوت عاقلیه کی نظریه و دین علمیه را برپا و شوند پس با سلطه
 قوت نظریه عقاید حقیقه که از زبان نبی بشنوند بر دل نقش بندند و بواسطه عاقله علمیه استه را بکار کرد
 آرند از حشرات و طامات و چنین آموزش و اقتدای قوتین میرنشد و جز به تبعیت فرستادگان هستی خدایت
 و تصدیق آنان و راست دانستن آسمانی وحی که در آن احکام و اوامر و معارف و دیگر اسرار که از آن
 بنده بخدا و عابد مبعود هستی آرا برسد مذکور باشند الحاصل بالا جمال و الاشاره گفته شد و در تفصیل
 را صحنه شیشه شماره و کتب طویلہ الاذیال بهم آیم تا آنکه باید برگزاردن نیارند لیکن در قرآن مجید
 چنین مطالب عالی و مقاصد غامضه در آیات چند علی سبیل الاستیعاب و الاحتمال و بروشنی در آورده
 شده اند که تا کجا که بزرگانند استخراج لطائف و استنباط رموز و خواص ممکن چنانکه انموذ جانینی بر سر

نمودنمایه دوسه آیه ذکر کنم میفرماید جل جلاله **عَلَىٰ أَقْدَامِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ**
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فارسی یعنی این کتاب
شک نیست در آن را شبهه نیست از بهر پر مهر گزاران و از خدا ترسندگان آنرا نیکوایان می آرند غیب
و راست می کنند نماز و از آنچه که ما روزی دادیم آنان را صرف میکنند گویم که متقین جمع است مرتفعی را
و آن عبارتست از کسی که از خدا سعادتمند باشد و در جانشان ترسیده نفس خود را از زبان دنیا و آخرت پاسد
ماندن در خواهر بزرگیات و دور بودن از منتهیات که سر آمد آن شرک و کفر و دیگر اعمال شست و کال
درباشند و ترک چنین قبایح مستلزم است تحصیل الضداد آنرا چنانکه ترک شرک توحید و ترک کفر ایمان و
بزرگ فسق و فجور و عفت و بزرگ ابلهی و بی خردی حکمت و بهین سان فضائل و حسنات و دیگر بس در یک
کلمه متقین اشاره شد بسوی این همه مذکور و تفصیل آن که اسفار حکمیه و صحف نوامیس و کتب سماوی و
این انوار و مکارن این اسرار را ندیش آنچه که در صحف و اسفار توان یافت اینجا در یک کلمه بعد از آن فرمود
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ یعنی در کتاب قوه عاقله نظریه میگویند قوله **يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ** یعنی آمان گیر
از حصول عاقله نظریه عملیه را هم بجاری آرند که اسس احسانات که نماز باشد سجای آن را نیز بیانش که بنده را
اگر درست بجانب مولای خودش رسائی آرند و این است نفع لازمی و باز برین نفع لازمی هم بسند نکرده
نفع متعدی که اتفاق بود روی آرند که از آن سپاس خداوند و مشو رجا آرند و هم گوهران خود را که
سکینان و ناتوانان و درماندگان باشند از مرصقان و جسمانی آفت رسیدگان چون کوران و
محمکگان و مجذومان و جز آنان و نیز بیوگان و یتیمان و یتیمان به یتیمانی زیبون شدگان و اشغال آندان
از جسمانی تکلیف بر کران دارند و ازین دو کار خداوندی مطلق خود را کنیایش پسند و از زانش فرست
از خود خوشنودی آرند و رضوان من الله که بگوئی یک اندک رضای خداوند تعالی از همه چیز کلان ترست
و در قوله تعالی **ما رزقناهم تعیمیم** اشاره و ارشاد و بر دمان با انواع و سنگیها گوناگون و اعمار
درماندگان و اهل حوائج یعنی سود رسانیدن و دیگران را آنچه که از خود تعالی و انجشیه و از زانش فرموده باشد قائل
بخشیده را بکرده و صدقات و دیگر خیرات بسته کارکنان و بکار بردن و درماندگان را چاره بر دواز شدن و اگر علم
فاده است متعلمان و دانش پژوهان را آموزش گاری بکار بردن و اگر دسلطنتی یا ریاستی و جابیت و
وقع بهره اوست بشفاعت حسنه از باب حوائج را کاملان شدن الحاصل در کلمات تقلید موجهه مطالب

دریا سارست پس اگر این عقلی معجزہ نیست دیگر حسیّت و قولہ فلو لم یكلفہا بعض الظالمین باین
 اصلاح کہ شترکان قریش پیچیدہ دستی حسد کہ بود دید نبوت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بسوز
 درونی و حسد جنانی بزبان عجمی سوختند و باوصف تصدیق خود با آسمانی کلام بودند قرآن مجید
 بتقاضای نفعت و سترابی بر زبان میدادند چنانکہ در سورہ بنی اسرائیل مذکور است ولقد صوفنا فی
 هذا القرآن من کل مثل یعنی ہر آئینہ بگردانیدیم و مکر و مکر و کریم ہر دزدیادت توضیع و افزونی
 ہویدای درین ہرگونہ مثل فابی اکثر الناس لا کفورا ہیں سر بر تافتند بیشتر مردمان مکر کفران و
 ناسپاسی را و قالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض یبذوعا یعنی و گفتند کہ زمینہارایا
 نخواہیم آورد تا زمانی کہ بشگافی از بہرہ از زیر زمین چشمہ ساری و بعی او یکون لک جنة من نخيل
 و عنب تفجر لانا ہر خلیہا تفجیر یعنی یا بود مژہ ترا باغی از خرما بن و انگور پس شگافی دروند آن
 نہر ہاروان کردن و شگافتن مرد باہمت دانشمند بسوی دوزخ ہمہ چنین حاسدان پی بردن میتوان
 کہ پیچیدہ دستی حسد و غناد درونی چشم از دیدن چنین تابان فروغ بکوری کشیدہ و چنین کم ہا سبک
 زوال چیز ہا را کہ باغی و نہری بود درمی خواستند پس خواست اینان شایش و قابلیت آن نہداشت
 کہ بشنیدنش گوش فرامی توان داشت پذیرفتن و بکار بستن خود امر دیگر است اورد و او بری معجزہ
 ان بنی صلمہم کاہنین گرہ عقلیات سے یعنی معجزہ قرآنی عقلی ہے یعنی عقل سے اسکا اعجاز ظاہر ہوتا ہے
 حسی اور محسوس نہیں کہ ان ظاہری حواس سے دریافت ہوا و عقلی ادراکات ہوتے ہیں اون کے
 اہل اور لائقون کے پاس یعنی اہل عقل اور ارباب دانش کے نزدیک اوسکا وقع اور اعتبار ہوتا ہر
 اور بخلاف معجزون اون دونوں یعنی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پس بالتحقیق اونکے معجزے
 تعلق رکھتے ہیں ساتھ کامون حسیہ کے اور تصرف اونین یعنی امور حسیہ میں نزدیک اہل اوسکی کے
 ہوتا ہے یعنی حسی کامونکو وہی آدمی جو صرف محسوس کام سمجھ سکتے ہیں معقول سے اونکو کام نہیں ہوتا
 ہے پسند کرتے ہیں اور معتبر سمجھتے ہیں اور بالجلالہ دونوں علیہما السلام کے معجزہ و نکو کوئی حجت قوت کی
 نہیں گرہی جہت کہ عوام الناس کا مالوف ہونا اور مالوف ہونا ساتھ حسی کامون کے زیادہ ہوتا ہا
 عقلی مطلوبون کے سمجھنے سے لیکن شک نہیں اسمین کہ خواص الناس یعنی ارباب عقل و اصحاب فہم کی نظر
 عقلی معجزون میں قوی تر اور استوار تر ہوتی ہے حسی معجزون سے یعنی عقلی معجزون میں اہل عقل قدرت

رکھتے ہیں کہ فیضین اور عکس اور شکلون قیاس سے نتیجے بنا کر خطا اور صواب میں تمیز کر لیں اور فوہ الام
 اور مافی الواقع کو سمجھ بوجھ کر اپنے دلیں ایسا بانڈھیں کہ مٹ سکے اور دوسری سمجھ والوں کو اسی طرح
 سمجھا دیں کہ شک اور گمان کا راستہ اونکے دلیں ایسا بند ہو جاوے کہ پھر نہ کھل سکے اس واسطے
 عقلیات میں انکا ناکاربت مستحکم اور ٹیک ہوتا ہے پس اور دن و نون علیہما السلام کے معجزے تو خواص
 کی نظر میں زیادہ قوی ہیں اور ان اخیر صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے خواص الناس کے نزدیک عام
 خواص ان خواص کی عقل میں قوی تر ہیں اور جب بالتحقیق ثابت ہو چکی قوت قرآن کے معجزے کی
 بہ نسبت معجزوں سارے پیغمبروں کے وجہوں منفرد یعنی بہت سی وجہوں سے جیسی زائل
 ہونا اور معجزوں کا اور باقی نہ رہنا اور غین سے سوائے روایت اور حکایت کے اور نیز حسی کاموں
 سے ہونا اور حال یہ کہ محسوس کام ضعیف ہوتے ہیں عقلی کاموں سے اور سوا اسکے اور وہ ہیں جو
 مذکور ہو چکے ہیں اور نیز بیان کیجا سکتی ہیں اور موجود اور دائمی ہونا اور عقلی ہونا قرآنی معجزہ کا جو
 خود ظاہر ہے پس اگر بعضے ظالموں یعنی مشرکوں قریش نے جنہوں نے اپنے ہی اوپر خود ظلم کیا ہے انکار
 کرنے نبوت سے کہ اپنے آپکو ذوق مزین ڈالابشت سے محروم کرنا اسی موجود معجزے پر کفایت تھی
 اور دوسرے معجزوں مثل معجزوں دوسرے پیغمبروں کے طالب ہوئے یعنی حسی معجزے چاہے پس
 وے آدمی تھے دیسی جو اچھی چیزوں کے بدلے میں بُری چیز لینا چاہیں پس ایسے آدمی لائق ہوتے
 ہیں اس امر کے کہ ان سے مومنہ پہل جاوے در صورت اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض
 کیا یا انکی خواہش کو معلق اور وابستہ کیا اور پرارادہ الہی جل شانہ کے تو اس میں کیا ہرج ہے اور کون
 نقصان اس واسطے کہ انکی مثل ایسے آدمی کی موجودی و پیر چراغ سے روشنی ڈھونڈے اور انکی
 غرض نہ تھی سوائے حکم اور نعت کے یعنی اللہ تعالیٰ کے اور حکم چلانا کہ جو جو معجزے وے چاہیں ہی
 نازل کرے اور نیز اپنی پندار اور گمانیں ضرر اور زیان چاہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باوجود
 جاننے اپنے ضرر کے یعنی یہ بھی جانتے تھے کہ انکی نبوت سچی ہے در صورت انکار جنم واصل ہو سکتے
 ہیں مگر پھر بھی اس گمان سے کہ ہماری تکذیب اور ایسی ایسی خواہشوں سے نبوت حضرت خاتم الانبیاء
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور نہیں کر سکتی بلکہ اگر اللہ تعالیٰ اونکی یہ خواہش قبول فرما کر یہ مطلب ادا نہ
 دے بھی دنیا تب بھی ایمان نہ لاتے اور اپنے ایسے کاموں سے باز نہ رہتے بلکہ تیسرا جو تھا اور اسی طرح

یعنی پانچواں جتنا اور جتنا شک کہ گن سکتے طلب کرتے باوجودیکہ اسمیں یعنی انکی مطلب کے دیکھنے میں ناہمو
دہتا پس ایسا کام یعنی اس حال میں اونکی خواہش کے موافق کام کرنا تو کوئی عقلمند آدمی بھی نہیں کرتا چہ جائیکہ
حکیم مطلق جل شانہ مترجم کہتا ہے کہ بلا در واضح کرنے اس قول مولف رحمہ اللہ تعالیٰ کے ومعجزہ ہذا یعنی
لا یلیون کلام العقلیات ایک مثال لانا اس مراد سے کہ دانشمند با انصاف کو بخوبی دلنشین ہو جائے
کہ قرآن مجید کہ بیشک ایسا عقلی معجزہ ہے جس میں مقاصد عالیہ اور مطالب ناممکنہ ایسے ہیں کہ بچے دیر
ہونے سے سعادتمند! ہوش آدمی دونوں جانب کی غویوں سے آگاہ ہو سکتا ہے اور یہ مطالب عالیہ
خاصیت درجہ کی رشاق اور خوبی عبارت سے بیان ہوئے ہیں اس طرح سے کہ اس قدر ہدایتیں اور
تعلیمیں کہ طویل الذیل کتاب میں اونکے بیان کی واسطے کافی و وافی نہیں صرف ایک دو آیتوں میں ذکر
کی گئیں بلکہ بعض جگہ صرف ایک دو کلموں ہی میں چنانکہ بعد ختم اس ترجمہ کے میں مترجم ایک تفسیر
اور ملحقہ اسی خاص امر میں یعنی تفسیر بعض آیتوں کی جس سے ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ بیشک ایک
ایک قطرے میں لاکھوں دریا سامے ہیں تالیف کر کے اسی رسالہ کا خاتمہ قرار دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ
اس وقت بہت مختصر بیان سے اس آریہ کریمہ کا ترجمہ مع مختصر سے توضیح اور تفسیر کے لکھتا ہوں واللہ
المستعان فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اَلَمْ ذَلِك الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ یعنی الحروف و فو تح قرآن
میں سے ہیں جیسے ن والقلم ووق والقرآن والہم والہم اور غیر انکا بیان بہت طویل ہے تفسیر کی
کتابوں میں مفصل مذکور یہ مقام تفصیل کا نہیں ہے لیکن بڑا دتین صرف تھوڑی سی عبارت
شیخ عارف کامل محی الدین بن العربی قدس اللہ تعالیٰ سرہ کا ترجمہ اسکے باب میں مذکور ہوتا ہے
اشارہ کیا ان تین حرفوں سے طرف کل وجود کے اس حیثیت سے کہ وہ کل ہے آ اشارہ ہر طرف
ذات اول الوجود یعنی حضرت موجود حقیقی موجب تحقیقی جل شانہ کے اور آل اشارہ طرف عقل فعال
سمعی بچہ پزل کے جو اوسط الوجود ہے کہ فیض لیتا ہے حضرت مبداء علی جل شانہ سے اور فیض دینا
ہے منتی کو اور تم اشارہ ہے طرف محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو آخر الوجود ہیں اور انہیں
کے وجود سے دائرہ تمام اور پورا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے آخر اس دائرہ کا اپنا اول سے اور
اسی اتصال سے ختم ہوا دائرہ وجود کا اور فرمایا کہ گردش کی دائرہ نے مانند اپنے ہیات کے
کہ پیدا کئے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین ترجمہ یہ کتاب شک نہیں اسمیں ہدیٰ للشفیع

ہدایت ہے واسطے پرہیزگاروں کے الذین یؤمنون بالغیب ولقیون الصلوٰۃ ومما
 سترناہم ینفقون یعنی ایسے متقی جو ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے یعنی اون کا مون پر جو
 آنکھوں سے پردہ میں میں جیسے خداوند تعالیٰ اور فرشتے اور قیامت وغیرہ اور سیدہ اور
 شیک پڑھتے ہیں نماز اور اوس میں سے کہ جو ہم نے اونکو دی میں خرچ کرتے ہیں ترجمہ تمام ہوا اب
 تھوڑے لطیفے سننے چاہئیں مخفی نہ یہ کہ پیغمبروں کے مبعوث ہونے اور رسولوں کے بھیجے جانے سے
 یہی مقصود ہوتا ہے کہ آدمی جو سب غلبہ قوت شہوی یعنی وہ قوت کہ جو چاہتی ہے اور کھینچتی ہے
 دے چیزیں جنکو اس تن کے باقی رہنے اور آفتوں سے بچا رہنے کی واسطے مناسب اور ضروری
 سمجھی ہے اور نیز سب غلبہ قوت غضبی یعنی اوس قوت کہ جو چاہتی ہے دفع کرنا اور چیزوں کا
 جسکو اس جسمانی بقا کا مخالف اور ممانی تصور کرتی ہے اس چند روزہ دنیا کے کاموں اور ناپائیدار
 ہوسوئیں ایسا مبتلا اور گرفتار رہتا ہے کہ جب سے ہوش بکڑتا ہے اور جب تک مرنا ہے سوائے
 لذتوں جسمانی اور تن پروری کے اوسکو اور کام علمی مخصوص مہمات اخروی جس سے ہمیشہ کی
 زندگی اور دائمی عیش اور آرام نصیب ہو پسند نہیں آتی اسواسطے اپنے مبداء اعلیٰ یعنی خداوندگار
 جل شانہ کا خیال ہی اوسکے دل میں اور نہیں آتا آخرت کے مواخذہ اور باز پرس سے اوسکو کچھ خوف
 نہ ہو کہ ہمیشہ حاصل کرنے میں جسمانی لذتوں اور خام ہوسوں کے اور باطل امیدوں کے رہتا ہے یہاں
 کہ اجل مقدر سر پر آکھڑی ہوتی ہے زبردستی سے گھسیٹ کر لیجاتی ہے ہمیشہ کی حیات اور حیات
 کی لذات سے محروم اور ناکام جہنم نصیب ہوتا ہے اور کبھی جو اوسکو اس جسمانی کاموں کے اندیشوں
 سے کچھ رفق و رحمت حاصل ہوتی ہے تو شیطان کے بہکانے اور گمراہوں کی تعلیم سے شرک اور کفر
 اور فسق و فجور میں پڑ کر اوس غفلت سے بدتر مصیبت میں مبتلا ہو کر جاودانی عذاب سے معذب
 رہتا ہے پس خداوند دانا مہربان جل شانہ نے بمقتضائے اپنی رحمت کا ملہ اور عنایت شاملہ کر کے
 ہدایت کا کھولا اور آدمیوں ہی میں سے ایک گروہ جنکو اوس نے پسند کیا معزز فرمایا منصبیات
 اور نبوت پر کہ دوسرے طرف ایک خاص گروہ کے بر تقدیر موت خاصہ کے یا طر ساری اولاد کو
 کے بر تقدیر نبوت عامہ اور رسالت کا فکے جا کر خدائی پیغام پہنچا دیں اور اونکو ایسی شیک اور
 درست تعلیم کرن کہ جس سے اپنے مبداء اعلیٰ جل شانہ کو اوسکی کامل صفوں کے ساتھ پہچان کرادی

پاک اکیلے خدا کو عبادت کریں اور اسکو حکم کو جو دنیا اور آخرت کی خوبی اور حیات ابدی کے فیصلہ اور دنیا اور آخری کے مذاہن اور جہنم کی عقوبتوں سے نجات پانے کی دلیل ہوں بجالاوین اور جن جن عقیدوں اور کاموں سے اس نے منع فرمایا ہوا ہو اس، جہنم اور جہنمی کہ اس توانا خدا کو رحیم و رحمن و کریم سمجھیں ویسے ہی شدید العقاب ذی البطش بھی جانکر اس کے مواخذہ سے ترسان و لرزان رہیں اس کے حکم کے خلاف نہ کریں کہ جس سے دنیا میں نیک نام اور عقبی میں شاکا رہیں بہشت میں ہمیشہ ہمیش کمال خوشی اور عیش اور آرام کے ساتھ بسر کریں اور چونکہ خداوند جل شانہ نے بہشت میں پہنچنے نفس انسانی کا رستہ عبادت اور نیکیوں کا قرار دیا ہے کہ جس سے نفس انسانی کدورت اور ناپاکی سے پاک ہو کر اس پاک ہمیشہ کے گہر یعنی بہشت میں رہے کس کو کہ ناپاک کو پاک گہر میں آنے نہیں دیتے اور عبادت اور نیکیوں کا حاصل ہونا وابستہ کیا ساتھ درستی عقیدہ کے جس سے شیطانی اغوائے بیکار شرک اور کفر اور زندقہ اور الحاد میں نہ پڑ جاویں اور اسطرح ٹھیک طرح سے جاننے اور باتوں کا جنکا ضرورتی پس یہ جاننا اگر صرف جاننا اور یقین کرنا ہو تو اسکو نظر کہتے ہیں جیسے جاننا کہ بیشک خداوند تعالیٰ ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں اور وہ حی قیوم علیم حکیم ہے اور علیٰ ہذا القیاس دوسرے عقائد اور جو یہ جاننا اسطرح پر ہو کہ اسکو جانکر جاننے کے موافق کام میں لاویں جیسے جاننا فرضیت صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا کہ انکو مفروض جانکر نادر پڑ ہیں اور زکوٰۃ دین پس اسکا نام ہے علی پس یہ قوت ادا رکھنے کی کہ جس سے نظر پیدا ہو قوت عاقلہ نظریہ کہلاتی ہے اور وہ قوت کہ جس کے ساتھ عقل تعلق رکھتا ہے اسکو قوت عاقلہ عملیہ کہتے ہیں اور نیز اول کے جاننے کو حکمت نظری کہتے ہیں اور دوسرے کے جاننے کو حکمت عملی اور حکمت نظری عبارت ہے درسیانی مرتبہ اور اوسط درجہ کے حاصل ہونے سے جو محمود اور پسندیدہ ہے اور کم و بیشی کی دو طرفین ناپسند اور مذموم کمی کی طرف کا نام ہے تفریط اور بیشی کی طرف کا نام ہے افراط اور اوسط کا نام ہے اخلاق فاضلہ اور بر فضیلت کی دو طرفین ہوتی ہیں اور ایک وسط دونوں طرفین مذموم اور وسط محمود جیسی فضیلت شجاعت کی دو طرفین ہیں ایک تو فرط کی طرف جسکو تصور کہتے ہیں یعنی بجا اور بے محل دلیری کرنا اور دوسری کمی کی جانب جسکا نام جبن اور زامردی ہے یعنی جہان دلیری کرنا عقلاً اور شرعاً پسندیدہ ہو ومان نادیر ہونا اور ان کے

در میانین درجہ ہے وسط کا یعنی بموقع اور مناسب جگہ جہان شریعت اور عقل حکم دین دلیری کرنا
جیسے جہاد میں پس یہ محمود اور پسندیدہ ہے اور علی ہذا القیاس دوسری فضیلتوں کا حال بھی تفصیل
بہت طویل ہے بالجلد دین اور دنیا کی غویلی وابستہ ہے اوپر درست اور صحیح عقیدوں اور پاکیزہ اخلاق
اور اچھے کاموں کے اور ان مقصد و کما حاصل ہونا وابستہ ہے اوپر نازل اور دفع کرنے انکی ضدوں
کے یعنی دور کرنا وہی اور نادرست عقیدوں اور بربری خصلتوں اور ناپسندیدہ خلقوں اور فسق
و فجور کا اس خاص مصلحت اور حکمت سے ایزد تعالیٰ رسول بھیجتا ہے بنی مبعوث کرتا ہے اور انکو
آسمانی وحی سے تعلیم کرتا ہے کہ اپنی امت کو آسمانی احکام تعلیم کرے اور انبیاء علیہم السلام میں سے
بعض کو آسمانی کتاب عطا فرماتا ہے جیسے تورات و انجیل و زبور و فرقان اور دوسری صحف جو
دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے جیسی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جبکہ یہ مقدمہ بیان ہو چکا
تو اس آیت کریمہ کی لطافت سنو کہ قوله تعالیٰ للمتقین متقین جمع ہے کلمہ متقی کی اور متقی کہتے ہیں
اوسکو کہ جو اپنے پروردگار خداوندگار جل شانہ سے ڈر کر اپنے نفس کا دنیا اور دین کے زیان
اور نقصان سے محفوظ رہنا چاہے یعنی برے عقیدوں شرک اور کفر اور برے کاموں فسق
اور فجور اور برے خلقوں جیسے بخل اور نادلیری اور اہلبی اور وہی خیالوں سے اور جب ان
رذائل سے محفوظ رہنا چاہئے گا تو ضرور ہوگا اوسکو اچھے عقیدے سیکھنا نیک کام کرنا اچھی خصلتوں
اور پسندیدہ خلقوں سے متخلق ہونا پس اس ایک کلمہ میں اشارہ ہوا وطن مطالب عالیہ کی جنگی
تفصیل اور ایضاح سے طویل الدلیل کتاب میں بہری ہوئی ہیں علم کلام اور علم اخلاق اور علم فقہ
کے پس ایک کلمہ کو دیکھو اور ان مطالب عالیہ کثیرہ کو دیکھو پس یہ معجزہ عقلی نہیں تو کیا ہے اور
اسکے سوا یونمون بالغیب اشارہ ہے ہر طرف حکمت نظری کے اور یقینوں الصلوٰۃ اشارہ ہے ہر طرف
حکمت عملی کے اور خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ خداوند بخشنی مطلق نیایش پسندار زانش دوست ہی واسطے
گمون نیایش اور بندگی کی طرف بلاتا ہے اور پسند کرتا ہے اون بندوں کو جو اسکے آگے سرخاک ہوتے
ہیں اور نہایت ادب اور تعظیم سے یہ بندگی ادا کرتے ہیں ایسا واسطے فرمایا یقینوں الصلوٰۃ اور
نفرمایا یصلون باوجودیکہ حرفون میں کم تھا اور جب نیایش اور عبادت کا ارشاد فرمایا چکا تو ہوا
کی کہ در ماندون اور اہل حاجت کی دستگیری کرو پس یہ کلمہ ہمارے قناہم کیسا عام ہے اس میں صریح

سے کہ جسکو جو نعمت اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے اوس میں سے دوسروں کو بھی بقدر مناسب کے دے جسکو مال دیا ہے دے زکوٰۃ دین صدقہ دین و مرض دین غرض حاجت مند و کمکی و دستگیری کریں اور پھر یہی اشارہ کیا کہ اپنا سب مال نہ دے مگر اہلین کہ جس سے خود محتاج ہو کر اگتے پھرین ایسا واسطے فرمایا و مامیانی اوس میں سے کچھ اور جسکو علم دیا ہے دے بڑا وین جسکو معرفت کا علم بخشا ہے دے معارف الہی سکھا وین جسکو حکومت دی ہے دے حکومت کا نتیجہ یعنی عدل اور انصاف اور زیر دستوں کا آفتون اور ظلموں سے بچانا پس اسی مختصر آیت میں کیسے ارشاد دین کہ اگر اؤنکو اؤنکا ہی بیان کروں تو یہ مختصر سا ترجمہ مطول کے برابر ہو جاوے درخصورت اس مختصر ترجمہ کے دیکھنے والوں کے حلال کا اندیشہ اور معذرت انھوں نے کیواسطے کافی اب دوسرے قول کی توضیح کیجاتی ہے مولف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں خلوا لہر کتفہا بعض الظالمین یعنی اگر نہ کفایت کی ساتھ اس انہی معجزہ قرآنی کے بعض ظالموں نے۔ یہ اشارہ ہے طرے بعض مشرکوں قریش کے جیسے ابوہریرہ اور ولید وغیرہ کہ باوجود سچا معجزہ جاننے قرآن مجید کے نزول وغیرہ کے معجزے جانتے تھے خانکہ سورہ بنی اسرائیل میں مذکور ہے قوله تعالیٰ ولقد صدقنا فی هذا القرآن من کل مثل یعنی بتوفیق ہم نے گردش دی اور پھر اسے یعنی مکر کیا اس قرآن میں ہر مثل غالبی اکثر الناس الا کفورا پس انکار کیا اکثر آدمیوں نے مگر کفر ان نعمت یعنی ناشکری وقالوا لن نومن لا حتی تغیر لنا من الابرار ینبوعا یعنی کہا اؤنہوں نے کہ ہم تمہارے پرہیزگار ایمان نہ لاؤں گے یہاں تک کہ تو چیر کر کالہ دے ہمارے واسطے ایک منبع اور چشمہ اؤنکوں لاکھ جنت من نخیل و عنب فقیر الہا یرخل الہا تغیرا یعنی یا ہوتیرا باغ چھوڑو اور اؤنکو رکھو چیر کر بیاوے اؤسکے بیج میں نہرین چیر کر بیاوے یا پھر ایسے حاسدون کم ہمتوں بے عقلوں کے قول کا جو ایسے معجزہ عقلی کو جسکے سبب سے ہمیشہ کی سعادت اور جاودانی حاصل ہو سکے سارے پیغمبروں کے معجزوں سے اعلیٰ تر نہ سمجھے اؤنمض حسد کی زبردستی سے ایسی ایسی ناپسندیدہ خواہشیں کیں کیا اعتبار ہے عقلی و ثنائنا نقول علی سبیل التزل انما نلقظ النظر عن المقدمة الثانیة والثالثة وتکتفی بالمقدمة الاولى فنقول لا شک ان البعثة لا تخص بحد و فن ولا بشئ دون شئ بل کما لا یقدر علیہ الغیر فهو معجزۃ اذ کان مقرونا بالتحدی ولا شک ان هذا الشخص ادعی النبوة واتی بکلام ادعی امتیام الایاتان

بمثله و غیر العرب لما لم یکن من اهل الفن فلا یطعم علی اعجازه فلا یكون حجة علیهم فلا
 یكون مبعوثا علیهم لکن حیث ان المتدل ان یقول انه انی بکلا یقصد علیهم جمیع العرب و
 اعتقوا عن آخرهم بالهجر عن الاتیان بمثله فلعلم منه صدق دعواه و به ثبت نبوته
 علی العرب بخصوصه لتلك المعجزة و اذا ثبت نبوته علی العرب ثبت نبوته علی الابیض و
 الاسود لقوله تعالی و ما ارسلناک الا کافّة للناس و غیره من الآیات الدالة علی رجوع
 اتباعه علی العموم اذ لا یحتل الکذب فی کلامه بعد ثبوت نبوته فی الجملة لکن لا یغنی لانه
 لو قطع النظر عن المقدمین الاخرین لایمکن اثبات النبوة لاحد من الابیاض علی العموم
 الا بهذا النحوی الا اذا تحقق نص متواتر بینهم و کان ثبوت انهم المتواتر عن غیر بدلی علی عموم نبوته
 فی شکل فارسی سوی گویم برسیل تنزل یعنی بسند کردن بر مقدمه اولی انیکه قطع نظر کنیم از مقدمه ثانیه و
 ثالثه یعنی دومی مقدمه باین خلاصه که علم بالمعجزة بدور نش حاصل میشود یکے آنکه خود ما بر آن فن بود
 که معجزة از جنس آن فن گمان برده میشود همچو سایر بودن نسبت بمعجزة موسوی و یرم آنکه تصدیق
 بشنیدن از ما بر آن فن که آن معجزة را از آن بودن و انانیت ما مقدمه سومی این که مادت
 و سنت او تعالی جاری نشده است باینکه صحت ما بر آن را علم بالمعجزة می شود نه غیر ما بر آنرا بلکه عام
 است ما بر آن را بعلم خود و غیر ما بر آنرا با عتران ما بر آن از عاجز و زبون شدن خود پس ازین دو
 مقدمه قطع نظر کرده صرف بمقدمه اولی یعنی عدم تخصیص معجزة یعنی دون فی کفایت کنیم گوئیم که شک نیست
 که هر آئینه معجزة مختص نمی باشد یعنی فی فن دیگر و نه یک چیز نه دیگر چیز بلکه هر چه که بر آن قدرت نداشت
 باشد غیر مدعی نبوت است معجزة هر گاه مقرون بالتقدیر بود یعنی در معرض معارضه و تقدیر در آمد
 باشد و شک نیست که آن شخص یعنی حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم دعوی نبوت کرد و آورد
 کلامی و دعوی کرد که از دیگران آوردن همچو این کلام متعسفست و غیر عرب هر گاه از اهل آن فن بودند
 یعنی بلغار و فصحاء بودند ازین رو بر معجزات این معجزة آگاه شدن نمی توانند پس بر آنان جهت
 نبود پس برین تقدیر این مدعی نبوت دعوت نبود بر آنان یعنی بر غیر عرب لکن استدل کننده را
 میرسد چنین گفتن که هر آئینه آن مدعی نبوت آورد کلامی که بر آوردن مثل آن کسی از عرب قادر نیست
 بلکه بر و سایر آنان اقرار و اعتراف کردند بجز و زبونی خود با آن آوردن مثل آن پس دانسته

لاست بودن دعوی این معنی نبوت پس باین دلیل ثابت شد نبوت او بر عرب بسبب خصوصیت معجزه
و هرگاه نبوت او بر عرب ثابت شد بر غیر عرب از سفید و سیاه نیز ثابت شد باید دانست که سفید و سیاه
مراد از باشندگان ملکی که سفید نام باشند چون ایرانیان و فرنگستانیان و اسود که آنیک سیاه نام
باشند چون حبشیان و زنگیان و هندویان مراد از آن سراسر مردم نادر باشندگان گوی زمین باشد
بقوله الله تعالى وما أرسلناك الا كافة للناس یعنی نفرستادیم ما ترا ای رسول الله مگر برسان
باز دارند همه کس از اتباع بدین دیگر جز دین اسلام از برای همه مردم و جز این دیگر آیات قرآنی
که دلالت کنند بر واجب شدن اتباع آن صلی الله علیه و آله و سلم علی العموم از برای آنکه کذب و اختلال
نبود در کلام او بعد از ثابت شدن نبوت آن مدعی نبوت فی الجمله یعنی در ملکی از ممالک مثلاً در عرب لیکن
پنهان نخواهد ماند که اگر قطع نظر کرده شود ازین دو مقدمه اخیر ممکن نخواهد بود ثابت کردن عموم نبوت
برای کسی از انبیاء و الاهیین روش که هرگاه تحقق شود نص متواتر از آن انبیاء و خواهد بود ثابت
شدن نص متواتر از غیر آن صلی الله علیه و آله و سلم آنچنان نص متواتر که دلالت کند بر عموم نبوت او
مشکل است پس شکل خواهد بود عموم نبوت او مترجم گوید که خلاصه این استدلال همین است که هرگاه
نسبت عرب بسبب عزت آنان بجز خودشان از آوردن کلامی مثل این کلام معجز نبوت رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم ثابت و از نبی همد و کذب هرگز روا نبود و این نص متواتر یعنی ما را رساناک
شعر بموم نبوت و احاطه رسالت آن علی الصلوة والسلام همه مردم را و باشندگان گوی زمین را
بخوبی ثابت پس عموم نبوت اش نیز ثابت و ازین بیان دیگر چنین نص متواتر معقول نیست پس نبوت
هر یکی از آنان صرف بر گردی بود که آنان بوجوب معجزه آگاه شده باشند برگزیده دیگر ساری نبوت
از برای آنکه نصی متواتر از نبی از انبیاء بجز حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم منقول نیست و
چون منقول نیست دیگران چه سان و بگذارم دلیل زیر فرمان نبوت آنان آمدن تواند علی الخصوص
اهل اسلام که بنی اسرائیل نیستند و بتائید این دعوی که حضرت مسیح مسند قبائل بنی اسرائیل نبوی
قوی دیگر مرسل و مبعوث نشده عبارت ترجمه انجیل متی مترجم علماء مسیحیه وارد کنم در باب دهم آیت
پنجم انجیل متی آمده است که یسوع یعنی عیسی علیه السلام بگاه آنان یعنی حواریان خود را به روح و ولایت بشمار
فیمردان می فرمود از فرمان داده می گفت که شما سوی تو ماسه دیگر مردید و در شهری از شهرها

سامریان و فلسطینیان داخل نشود بلکہ بالخصوص نزدیک گو سپندان راہ گم کردگان اسرائیل بردید
 و گوئید کہ پادشاہی آسمان یعنی یوم ایجر از دیک است۔ پس اگر گفتم شود کہ عیسی علیہ السلام بہر ہدایت
 ہمہ مردم زاد باشندگان روی زمین از جناب ایزدی محکوم بود در نیصورت یعنی بر تقدیر تخصیص
 ہدایت بنی اسرائیل و باز ماندن از ہدایت اقوام دیگر معاذ اللہ تا فرمانی خدا از عیسی علیہ السلام منصوص
 پس بالعرضہ میتوان گفت کہ نبوت آن علیہ السلام مخصوص بود نہ بمعہوم و همچنین نبوت و رسالت موسی
 علیہ السلام کہ جز ہدایت بنی اسرائیل کاری نہ داشت تا آنکہ وفات یافت بخلان حضرت خاتم الانبیاء کہ
 بلوک ہما کہ چون نجاشی پادشاہ حبشہ و ہر قل فرمان فرما سے روم و شام و یر ویز و غیرہ کہ بر آنہا
 نگاشت و ہدایت نامہ بار و ان کرد و ہمہ را سوی خدا میخواند پس عموم رسالتش ثابت آرد و
 یعنی تیسرا جواب ہم کہین گے بر پیل تنزل یعنی ادنی درجہ پر اس تقدیر سے کہ ہم دوسرے اور تیسرے
 مقدسے سے جو اس سے پہلے مذکور ہوئے کہ معجزے کا معجزہ جاننا دو صورت سے ہوتا ہے ایک
 تو خود عالم اور ماہر ہونا اوس فن سے جس فن کی جنس سے یہ معجزہ گمان کیا جاوے جیسی ساحر ہونا
 نسبت موسوی معجزون کے اور طبیب ہونا نسبت عیسوی معجزون کے اور دوسری صورت
 یہ ہے کہ اگرچہ یہ شخص خود اوس فن سے کچھ بھی واقف نہیں مگر اوس فن کے ماہرون اور عالمون
 سے سن لیا ہو کہ انکے فن سے نہیں بیشک معجزہ ہے اور تیسرا مقدمہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
 کی عادت نہیں جاری ہوئی کہ معجزہ دیکھنے ظاہر کرنے میں جو پیغمبرون کے ہاتھ جاری ہوتے ہیں
 اول ہی قسم پر کفایت کیجاوے یعنی اوس فن کے عالمون ہی پر ثابت دوسرے یعنی غیر ماہرین
 ثابت نہو۔ پس ان دونوں سے قطع نظر کہ صرف پہلے مقدمہ پر یعنی اسپر کہ معجزہ خاص نہیں ہوتا
 اور کسی خاص فن کے یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ جتنے معجزے پیغمبرون سے صادر ہوں وے طباطبائی
 کے فن سے گمان کئے جاوین یا جادو کی جنس سے سمجھے جاوین اور دوسرے فن کی جنس سے
 نہون۔ کفایت کریں پس ہم کہین کہ بالتحقیق معجزہ کسی خاص فن کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا کہ
 ایک فن سے ہونے دوسرے فن سے یا ایک چیز سے ہونے دوسری چیز سے بلکہ جیسے غیاثیہ مدعی
 قدرت نہ کرتا ہو وہ معجزہ ہوتا ہے جب تعہدی اور معارضہ کے ساتھ مقرون ہو اور شک نہیں ہے
 کہ بیشک ان مدعی نبوت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور الیہ کلام اللہ کے جبکہ باطن

دعویٰ کیا کہ دوسر کوئی ایسا کلام نہیں لاسکتا پس غیر عرب یعنی عجم کے رہنے والے چونکہ اس فن
 بلاغت کے آگاہ اور ماہر نہیں اس واسطے اس معجزے کے اعجاز پر مطلع نہیں ہو سکتے پس انکے
 اوپر حجت بھی نہیں ہوئی درنصورت انکی نسبت اب مدعی نبوت غیر مبعوث ہوا یعنی ایسا سمجھا
 جاوے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نبی ان پر نہیں بھیجا لیکن اسوقت استدلال کرنے والے کو یہ
 کہنا پونچتا ہے کہ جب ایسے مدعی نبوت وہ کلام لائے کہ جسکی مانند لانے پر کوئی بھی قادر نہوا
 سارے عربوں میں سے اور ارون سبب اقرار کر لیا اپنے عاجز ہونیکا ایسے کلام کے لانے
 سے پس اس سے ارون علیہ السلام کے دعویٰ کا سچا ہونا ثابت ہوا اور عرب پر نبوت انکی ثابت
 ہوگئی بالخصوص اسی معجزہ سے اور جب عرب پر انکی نبوت ثابت ہوگئی تو سب گورکانوں
 پر یعنی ساری زمین کے باشندوں پر ثابت ہوگئی اس قول الہی جلشانہ سے و ساء سلسلۃ
 الکافۃ للناس یعنی ہم نے تجھکو اسے رسول خدا نہیں بھیجا مگر ساتھ رسالت عامہ کے جو باز
 ہر سیکھتا بعداری کرنے سے دوسرے دین کے سوا سے دین اسلام کی۔ اور سوا اسکے اور
 آیتین دلالت کرنے والین اور واجب ہونے تا بعداری اور اطاعت ارون علیہ الصلوٰۃ
 کے علی سبیل العموم اسواسطے کہ اس کلام میں جووٹ کا احتمال تو باقی ہی نہیں بعد ثبات ہونے
 او انکی نبوت کے فی الجملہ یعنی ایک گروہ ہی پر سہی یعنی عرب ہی پر سبب او انکی واقفیت کے منون
 بلاغت سے مطلب یہ ہے کہ نسبت ایسے مدعی نبوت کے نبوت تو ثابت کسی گروہ پر ہو اور نبی جووٹ
 نہیں ہوتا اسواسطے کہ خود او انکے بنیوٹ کے صحیفوں میں علی الخصوص تورات میں موجود ہے کہ خدا
 تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو نبی ہم پر جووٹ بناوے یعنی جو بات کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے ہمیں کہی وہ
 اپنی طرف سے بنا کے کہے تو ہم اسکو مار ڈالیں۔ اور جب یہ مدعی رسالت مارے نہیں گئے
 تو بیشک ایسے نبی نے جووٹ بنایا نہیں تو سچ ہے کہ یہ آسمانی کلام وحی ہے اور جب یہ وحی ہی
 ٹھہری تو عام ہونا ایسی نبوت کا ساری زمین کے باشندوں پر ثابت اور مستحق ہو گیا۔ اور
 جو ہم قطع نظر کر لیں ان دونوں مقدموں سے یعنی دو طرح سے حاصل ہونا علم بالمعجزہ اور
 جاری ہونے عادت الہی جلشانہ و علم نوالہ کے اور پہلی ہی قسم پر کفایت کہ بن تو ممکن نہیں
 نبوت علی العموم کا ثابت کرنا کسی پیغمبر کی نسبت بھی مگر اس طرح سے کہ اس پیغمبر سے کوئی غیر

صریح متواتر جو دلائل کرے اس امر پر کہ اوسکی نبوت عام ہے نسبت سارے باشندوں
 روسے زمین کے لیکن ایسی نص متواتر کا کسی نبی سے سوائے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم تسلیم اکثر اکثر کے ثابت کرنا مشکل پس عموم نبوت اوسکی مشکل۔ مترجم کتاب ہے کہ اس
 تقریر کی توضیح و تبیین اس طرح سے ہے کہ جب ایک گروہ خاص پر کسی نبی کی نبوت ثابت ہو جاتی ہے
 تو وہ نبی سچا نبی مانا جاتا ہے اور اوس سے جو کلام کا نکلنا محال سمجھا جاتا ہے اور دشوار
 پہ اگر یہی نبی ظاہر کرے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھکو عام مخلوق کی طرح مبعوث اور رسول کیا ہے
 اور یہاں ظہار اوس نبی کا متواتر نص سے ثابت ہو جاوے تو بیشک ایسا نبی سب گروہوں کی طرف
 مبعوث اور رسول خدا سمجھا دیا اور جس نبی کے باب میں ایسی نص متواتر پائی نہ جاوے
 تو وہ نبی ہوگا مبعوث طرف خاص اوسی گروہ کے جنہیں وہ مبعوث ہوا جیسے عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام
 کہ انکی نبوت کے باب میں علی العموم ہونے کی مظهر اور مثبت کوئی نص موجود نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کی نبوت کے خاص بنی اسرائیل پر منحصر ہونے کی نص متواتر ہے یعنی نص انہوں کی کتابین
 چنانکہ انجیل میں اسوقت موجود ہے دسوان باب پانچویں آیت اس عبارت سے ہے ان بلریون
 یعنی اپنے حواریوں کو یہ عہد ہے بیجا اور انہیں حکم دے کے کہا کہ غیر قوموں کی طرف مت جاؤ اور
 سامریوں کے کسی شہر میں داخل مت ہو بلکہ خصوصاً اسرائیل کے گھر کے کہوے ہوے پڑو گے
 پاس جاؤ اور چلتے چلتے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی۔ اور اس طرح
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوائے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم کی دعوت نہیں کی اس سے سمجھا
 سمجھا جاتا ہے کہ اگر یہ دونوں علیہما السلام نبوت عامہ کے ساتھ مبعوث ہوتے تو بیشک اور قوموں
 ہی خدا کی طرف بلاتے اور جب انہیں بلایا تو بیشک دے نبوت عامہ اور رسالت کا ذرہ مبعوث
 اور رسول بنتے اور نہیں تو لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ ان دونوں علیہما السلام نے اپنی نبوت
 اور رسالت کا کلام پورا نہیں کیا بلکہ ادھورا کیا خداوند تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری ان سے
 کامل نہیں ہوئی اب لازمہ ایمان تو یہی ہے کہ کہیں کہ یہ دونوں علیہما السلام خاص گروہ یعنی
 بنی اسرائیل کے رسول تھے اور اوان ہی کی طرح مبعوث ہوئے اور انکو دعوت اور ہدایت کر کے
 جمعۃ الہی جہان کی اوپر پوری کر دی اور اپنے مالک کا حکم پورا پورا بجالانے درستی و شریعت

موسیٰ اور نیرضیعت عیسیٰ ہمارے نسبت نہیں کوسلطے کہ ہم بنی اسرائیل نہیں برخلات شریعت
 محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہ وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب نص تواتر و بارسلناک
 الی آخر الآتیہ اور نیز بموجب آیہ ہوالذی ارسل رسولہ بالحدی و دین الحق لیطہرو علیہ
 الدین کلمہ یعنی ہرچا خداوند تعالیٰ نے اپنا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہدایت کے
 اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوستی سچے دین کو اوپر سارے دینوں کے مبعوث ہونے طرف
 سارے اہل زمین کے اسواسطے عرب اور یود اور نصاریٰ اور صابئون اور ہندو و دین اور
 حبشیوں اور ترکوں اور دلیویوں وغیرہ قوموں پر تعینت اور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب تہ
 تواتر و اسبابان کہ براد ہدایت اور خیر خواہی اپنے ہم جنسوں یعنی سارے آدمیوں کی زبان پر کیا
 براد تمام فادہ کے تحریر ہوا واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم و ہواللہ الرحیم
 الرحیم عربی لایقال اتفاق عموم العرب علی العجم عن الاتیان بالمثل غیر معلوم و اتفاقاً
 خصوصاً المسلم غیر نافع اذ لا یبایع کونہم صادقین فی ہذا الدعوٰی لانا نقول اذ
 بالنقض السابق فان اتفاق عموم السعداء علی العجم غیر معلوم و اتفاق من آمن
 فیہما غیر نافع فارسی یعنی گفتہ نشود کہ اتفاق کردن عامہ عرب بر عاجز شدن آمان از
 آوردن مثل قرآن معلوم نیست و اتفاق کردن خاص مسلمانان عرب سودی نمیدہد از بہر آنکہ بانیانیم
 آمان از دین دعوی و گفتار راست گویندگان از بہر آنکہ جو با خواہم گفت اولاً بنقض الزام سابق
 باین تقریر کہ اتفاق کردن ہمہ ساحران و سراسر طبیبان با معلوم نیست و اتفاق کردن کسانیکہ ایمان
 آوردند بآن دوسودی نمی دہد۔ و ایضاً کلام جنین کہ این معنی کہ زمان اخبار عجزہ موسوی بلبر
 و سراسر ساحران از آوردن کاری کہ موسی علیہ السلام آورد یعنی عصا را مار کرد و در بایے نیل از برنگ
 زبون شدند و عاجز آمدند معلوم نیست و این کہ یہود کہ یہ موسی علیہ السلام ایمان آوردند جنین دعوی
 بر زبان دارند کاری بر نیکشاید چہ احتمال دارد کہ بسبب ایمان آوردن خود جنین داعی نمایند
 و ہمین سان دعوی نصاریٰ خالی از شبہ نبوده است کہ شاید بمزاجات این کہ باین ہو و علیہ السلام
 ایمان دارند نمایان دعوی بر زبان نمی آرند و نہ محتمل کہ اصل کار دیگرگون بوده باشد اوردو
 اوز کمانہ بجای کاسارے عرب کے باشند و نکا بالاتفاق کہنا کہ بیشک اوس زمانے کے سارے صحیح

بلع قرآن مجید کے مثل لانے سے عاجز ہو گئے معلوم نہیں اور عربوں میں سے صرف مسلمانوں کا
 کتنا کچھ ناکرہ نہیں دیتا یعنی محتمل ہے کہ چونکہ کسی خاص سبب سے ایمان لائے ہوں اور یہاں ہی رہتا
 ہے یہ دعویٰ کیا ہو کہ سارے نصیح بلع اسکی مثل لانے سے عاجز ہو گئے تھے اسواسطے کہ ہم ایسے
 دعویٰ کرنے والوں کو اس دعویٰ میں سچا نہیں جانتے اسواسطے یعنی اس سبب کہ دین اسلام کے
 مخالف یہ بات کہہ نہیں سکتے کہ ہم جواب دے سکتے ہیں انکے ایسے اعتراض سے اول تو بطریق
 نقض اور الزام سابق کے اس تقریر سے کہ متفق ہو جانا سارے ساحرون کا اور ساری طبیبوں کا
 اس امر پر کہ وہ عاجز ہوئے تھے لانے سے مثل اون کا مونکے جو اون دونوں علیہما السلام سے
 ظاہر ہوئے تھے یہکو معلوم نہیں اور یہود کا دعویٰ مفید نہیں بسبب ایمان لانے انکے کہ موسیٰ
 علیہ السلام پر اور ایسے ہی دعویٰ نظر نیون کا جو ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 وثانیاً لکھی اتفاق من یحزم العقل بعدہم تو اظہم علی الکذب وان کان قلیل من المسلمین
 منہ اذا المقصود حصول العاۃ بالجہر عن الاتیان بالمثل فاذا اجزمنا بعدہم التواطی علی
 الکذب فقد حصل الجزم من خبر المدعی منہم ایضاً یعنی جواب دوم این ست کہ کفایت
 میکند مسلمانز اتفاق گرد ہی کہ عقل بالجزم حکم میکند بار وار و متفق بودن آنان بر کذب و اگرچہ
 این گروه کمتر شمارہ باشند از میانہ آمان یعنی از جملہ عرب زیرا کہ مقصود حاصل شدن علم ست
 بعاجز بودن آنان از آ و ردن مثل آن یعنی کلامی مقابل قرآن پس ہر گاہ عقل بالجزم حکم میکند
 بر عدم توافق و موافقات بر کذب نسبت این گروه پس حاصل میشود ما را یقین از خبر مدعی از آمان
 اردو ترجمہ دوسرے یہ کہ اتفاق کر لیا ایک ایسے گروہ کا کہ جنکی نسبت عقل بالجزم حکم کرتی ہے
 کہ سارے کے سارے جو ٹی بات پر متفق نہیں ہو سکتے کافی ہے اور اگرچہ ایک گروہ ہو عرب کے
 مسلمانوں میں سے پس جس حالت میں کہ عقل نے بالجزم حکم کیا اونکے متفق نہونے پر او پر ایک
 جو ٹی بات کے پس ثابت ہوا سچا ہو نا خبراوس شخص کا جو مدعی یعنی مدعی نبوت ہوا او نہیں سے
 هذا مع اشتغال القرآن علی کثیر من الاخبار عن المغیبات کما لا یجفی علی الملتزم فیہ
 دایما دیو مذکور القرآن من اللہ تعالیٰ التفکر فیہ والنظر فی ہونہ و ذقایتہ من
 العالم المرکوزۃ والحکم المشتل علیہام النظر فی بیان الترویجۃ المنبتۃ وحاصل الترویجۃ

تفطیم الله تعالیٰ والثناء علیه والاقتیاد بطاعة وصیون النفس من حب الدنيا والتبغیة
فی سعادة الآخرة ولا طریق الی الله تعالیٰ الا من هذا الوجه فارسی واین که مذکور
شد میون دیده و یک جا شده است بر شامل بودن قرآن مجید بر بسیاری از مغیبات یعنی خبر دادن
از اعظم امور که هنگام اخبار نشانی از آن پدید نیو و بعد از آن بر طریق اصوب و سبیل احسن جلوه
فروش پیدائی شدن بمحیط قوله تعالیٰ اولعبروا لانی الارض نسفتها من اطرافها والله عظیم
لا معقب لحکمه و هو سویع الحساب در پاره سیزدهم در رکوع اخیر سوره رحه یعنی چه می بیند
آمان که ما زمین را کم میکنیم از سواهای آن و این در تعالیٰ حکم میکند و کسی پس اندازنده نیست و نه
اوراد و تعالیٰ زود حساب است - باید دانست که این خبر دادن است از مفتوح شدن ممالک
عجم از شام در روم و ایران و دیگر اقالیم که بر اسلام گشوده شد زمانی که این آیت نازل شد جز
معدودی از کسانی که با اسلام مشرف شده اند مشرکان همه بر بیم جان بودند پس انگاه که در قرینه
بر تسلط اسلام و انتزاع ممالک وسیع و در دست آوردن بلاذخیه پیدا بود و همین سان دیگر
اخبار بالمغیبات موجود اند از ایداد آن در این مختصر بر نرسد آن چنانکه بگوید و بشگری که جاویدان در
روزگار درین پند و هش بود پنهان نخواهد ماند و اندیشیدن در مبانی و معانی قرآن مجید و
واشکافتن رموز و دقائق آن و حکمتهای که این آسمانی نامه بر آن مشتمل است با نظر کردن در بیان
شریعت که درین مقدس کتاب جایافته تا نیکو میکند منزل من الله بودن آنرا و حاصل شریعت
تفطیم خداوند تعالیٰ و ستایش آن یگانه خدا و طاعت کردن بفرمان آن داد و دادار و باز
گردانیدن نفس است از دنیا و رغب و خواهش کردن آن در حصول سعادت اخروی است
که جز آن راهی بخدارسیدن نیست - مترجم گوید که مقصود حضرت مؤلف رحمه الله تعالیٰ همین
که افزون از بلوغ قرآن مجید باقصی مدارج بلاغت که بلغا غدبان و فصیحی قحطان و سایر
خطباء عرب را از آوردن مثل عاجز و درمانده کرد در قرآن مجید اخبار بالمغیبات یعنی پیشگویی
اندر که جز عالم الغیب و الشهادة و نامی نهان و آشکار دیگر را بیرون از توانستن و خارج
از محیط قدرت درین آسمانی کتاب موجود آن چنانکه انمودی از آن مذکور شد معذره
مقصود از رسالت و خواسته از نبوت بود یعنی اعراض و اشکراه از زخارف دنیا و اقبال

زور آوردن سوی خداوند تعالیٰ بشکلی حکمت نظری یعنی درستی عقائد حقہ و تہذیب اخلاق
 و تحسین اعمال و خجستگی افعال بجناب دارای سنی خداوند تعالیٰ نیاست گریہ ساز کرده و بلبستن و
 بہ سجا آوردن و فرمانہا و بازماندن از نافرمودہ دیدہ کشادن و ہنگام دوری گزیدن روان از
 کالبد خاکی بپنوی پاک جاگزیدن و جاویدان جاوید در آن ستودہ ایوان فرخندگی سامان آراستہ
 گزین آمدن بروی کہ گاہی وزینہا ربیرون برآمدن از چنین شادمانی کاشانہ جاودانی خانہ
 مقصور نبود و بدیدار خدای ہستی و بخشینی بامر و شان پاک و دیگر ستودگان و فرزین رتبان
 گوی خاک کہ حضرات انبیاء و رسل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام باشند و معاشرہ صدیقان و
 شہیدان بشادمانی کہ گفتن آن بزبان راست نیامد و جز رسیدگان آن فرزین گاہ دیگر
 بآن راہ بردن و بٹن بود آن در یافتن نتواند شادمانہ جاودانہ زیستن و بآرد تکمیل این مقصود
 درین خاکی جہان آرامش و آسایش پدید آمدن بضبط قوانین عدالت بار و وضع ضوابط اخذ
 آثار مصالح را پدید آمدن و مفسد را پنهان گردیدن و اساس برکنندہ شدن ہمہ و سراسر
 درین خداوندی کتاب معجز خطاب میتوان دریافت ہر و شیکہ مقصودی از مقاصد موصودی
 از مصالح از آن متر و کماندہ و بسوی کتابی دیگر کہ از آسمان فرو دآید و نیز بسوی پیغمبری از
 پیغمبران کہ معنی از احیان و عصری از اعصار تا روز جزا بر درجہ رسالت و نبوت پاکشاید چنانچہ
 نامذہب و جہان این مقاصد درین آسمانی نامہ نمود تصدیق ست باین بیان کہ ہمانا این
 ہایون نامہ خداوندی گفتار اس المعجزات ست نازل شدہ از فرگاہ حضرت خالق کائنات
 رب الارض و السموات اُردو اور ساتھ اسکے یعنی ساتھ کمال اعماد قرآن مجید کے شامل ہونا
 قرآن مجید کا اوپر بہت سے اخبار عن المغیبات یعنی اون پیشین گوئیوں کے کہ اول جنکا کوئی شے
 اور نشان و قرینہ موجود نہ تھا بلکہ کافروں اور منافقوں اور مشرکوں کے خیال میں بالکل محال
 عقلی اور متنع عادی سمجھے جاتے ہیں قرآن مجید میں مذکور ہیں اور پھر ویسے ہی طور میں آئے
 جیسے کہ جو وقت صرف چند آدمی ایمان لائے تھے کہ جنکی تعداد چالیس مرد و عورت سے زیادہ
 نہ تھی اور وہ بھی ضعیف و بمقابل مشرکوں قریش کے کسی شمار میں بھی نہ تھے پھر جہاں دوسرے
 بمقابل عرب کہ بت پرست اور بددین تھے اور اکثر یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی تو ذکر ہی کیا

اور کوئی سامان لڑائی کا اور سر بایں غلبہ کا موجود نہ تھا آیت قرآنی نازل ہوئی اور میر و انانائقی
 الاھن نفضھا من اطرافھا واللہ یحکم لامغیب الحکمہ وهو سریم الحساب یعنی کیا نہیں
 دیکھا و انہوں نے کہہ جاتے ہیں زمین پر جس حال میں کہ ہم کم کرتے جاتے ہیں اس کو سوطون سے اور
 اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے اور کوئی اس کے حکم کو پیچھے ڈالنے والا نہیں یعنی ہم کیونکر طے کرتے ہیں زمین
 مراد یہ کہ زمین کی طنائیں کینچ کر ماتہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے جانشینوں
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ماتہ میں دے دیتے ہیں پس موافق اس اخبار عن المغیب یعنی پیشین گوئی
 کی صرف کئی برسوں میں سارے عرب کا ملک اور شام اور مصر اور ایران کی سلطنت برباد ہوئی اور اسلام
 کے جو اندرون نے ایسے ایسے بادشاہوں کے جٹکے لشکروں اور خزانوں اور سامانوں کا کچھ شمار اور
 حساب بھی نہ کیا و صف دعوئی جہاں کشائی اور جوڑے دعوئی کشور گیری اور فرماوردائی کے حکم
 پندار اور وہم میں پڑ کر خدا سے غافل تھے اور اپنے آپ کو مالکین میں کا وہم کرتے تھے لاٹھیاں مار کر
 مار ڈالا اور ان کے سارے سامان سلطنت اور ان کے خزانے اور دینے سیکڑوں اور ہزاروں
 برسوں کے لشکر اسلام کے مجاہدوں حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام کے
 پیروں کے نصیب ہوئے ان کے پر دگیاں مشکوی شاہی اسلام کے غازیوں کی اونڈیاں
 بنیں تاریخی کتابیں نصرانیوں اور اسرائیلیوں کی جو سرسردلی دشمن ہیں اسلام کے اور جہت
 رسیدہ اور زبان کشیدہ ہیں اسلامیوں سے موجود ہیں اور غزوات اسلامی جو علماء اسلام
 نے بہت صحت اور سند کے ساتھ ہو ہو بے تفاوت اور بدوں کمی بیشی کے لکھے ہیں میں نے ناطق
 اور شہر صادق موجود ہے جس کو تک ہو وہ مخالفوں کی تاریخیں اور اہل اسلام کے غزوات اور
 جہادات کی کتابیں دیکھ لے کہ ان کتابوں کی ہر سطر علی الخصوص نصرانی کردہ کی تاریخیں گواہ ہیں
 جھٹلانے والے کو جھٹلا کر علی رؤس الاشہاد یعنی بکے رو برو بر سر حکم عدالت جو ٹون کو جھوٹا اور
 سچونکو سچا صاف ظاہر کرتے ہیں دوسری آیت هو الذی اسہل رسولہ بالھدی وھدین
 الحق لبطحہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیداً یعنی وہ خداوند ایسا ہے جس نے بھیجا اپنا رسول
 ہدایت کے ساتھ اور دیکھ سنا کہ ان کے کراؤں میں دین کو سب دینوں پر دیکھو جہاد سنانے یعنی تلوار روان اور
 نیزوں کے زور سے اور جہول سانی یعنی سچی دلیلوں اور قطعی برہانوں سے جو قرآن مجید میں موجود ہیں

یہ پاک دین کیسا جلد ساری جوٹی آیتوں اور گمراہی ملے ہوئے دیمنوں پر غالب ہو گیا اور اس پیشین گوئی نے کتنا جلد اور کیا خوب اپنی روشنی دکھائی سارے چھوٹے شیطانی چراغ اس نور کے غلبہ سے بجھ گئے جسکو اللہ تعالیٰ نے بکلی سمجھ دی تھی اور سعادت اور نیک بختی سے حصہ غایت کیا تھا لکن اس دین میں داخل ہوتے اور ولی اور قطب بنی اور جزا دان عقل سے بے نصیب تھے اور ان کا جہنمی رہنا تقدیر انہی میں تھا و سہ گمراہ رہے الحاصل ساری پیشین گوئیاں قرآن مجید کی ایسی ہی ہیں چنانکہ میں مترجم اس سالہ کا اپنے دوسرے رسالہ میں جو ابھی جلد انشاء اللہ تعالیٰ بزرگ تفضیل ایسے ایسے اجالوں کی تالیف کر کے اسی ترجمہ کا ضخیمہ اور لمحہ قرار دوں گا اس سے زیادہ نجبا بالمغنیات صاف ظاہر کر دوں گا کہ جس سے سوائے مرذنا انصاف متجاہل یا بے عقل جاہل کے اور کسی دانشمند با انصاف کو قرآن مجید کے راس المعجزات اور منزل من رب السموات ہونے میں شک نہ ہے آفتاب سے زیادہ روشن اپنی آنکھ سے دیکھ لیں بتوفیق اللہ تعالیٰ و حسن ارادت پیر ایسے اخبار عن المغنیات موند بین جیسے کہ پوشیدہ نرہیگا اوپر ڈھونڈنے والے سچے کے اور نیز تائید کرتا ہے اس آسمانی معجزہ قدسی خطاب کے منزل من اللہ ہونے کے اس میں فکر کرنا اور اس کے رمزون اور دقیقوں کو نظر کرنا اور ان علموں اور حکمتوں کا جو اس میں رکھے گئے ہیں اور جنکو یہ آسمانی کتاب احاطہ کر رہی ہے دریافت کرنا اور اس کے سوائے بیان شریع اور نوامیس جو اس کے کلمات مقدسہ میں ثابت اور راسخ ہیں اس واسطے کہ حاصل شریعت کا تعظیم الہی جل شانہ اور اسکی ثنا اور حمد اور اس کے حکموں کے فرمان برداری کرنا اور نفس کو باز رکھنا دنیا کی محبت سے اور غیبت دلائل اطراف سعادت اخروی کے اور کوئی سبیل نہیں اللہ تک پہنچنے کی سوائے اس وجہ کے۔ مترجم کہتا ہے کہ مقصود حضرت مولف کا یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے اور حکیم کوئی ایسا کام نہیں کرتا کہ حکمت اور مصلحت سے خالی ہو اس نظر سے بنظر دقیق اور فکر عمیق ظاہر ہوا کہ نبوت اور رسالت سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نوع انسان میں سے ایک خاص گروہ کو برگزیدہ کر کے درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندوں کے واسطہ کو وسیلہ قرار دیتا ہے تاکہ یہ خاص برگزیدگی دوسرے بندوں کو جسکی راہنمائی اور ہدایت کے واسطے بھیجے گئے ہوں انکی مصلحتوں سے جو دنیا اور دین میں مفید ہوں، واقف اور آگاہ کر کے

او کو نجات کا راستہ بتا دین اور دوزخ کی آگ سے بچا دین اور جنت کے رہنے والے اور نکو
 بنا دین اور یہ ہم حاصل نہیں ہوتا بدوین اسکے کہ پیغمبروں کی تعلیم سے اچھے اخلاق اور فضائل
 جیسے حکمت اور پرہیزگاری اور دین کے کاموں اور اپنے حفظ ناموس اور مال کی واسطے دلیری
 کرنا اور عدالت اور میانہ روی کام میں لانا اور ان فضائل کی ضدوں سے جنگور ذائل کہتے ہیں
 برکنا رہنا یعنی وہی اور بے عقلی کے ناپاک عقیدوں سے بچنا اور فسق و فجور اور دنیا کے پیو
 کاموں اور اوسکی محبت سے جو ساری خطاؤں اور سرسبرگنا ہونکی جز ہوتی ہے پرہیز کرنا اور
 شرائع اور عبادتوں کے طریقے اور معارف کی رمزین سمجھنا اور ہر کام میں اور ہر حال میں اور
 ایک خدا بے مثل اور بے ہمتا کا شناسا ہونا اور کفر اور شرک اور بدکاری اور ناپاک گفتگوؤں سے
 محترز اور محتجب رہنا کہ جس سے بروقت پہونچنے مقدار اجل کے جوہر جان دار کی واسطے ناگزیری
 اور ضروری ہوتی ہے اس خاکی گھر سے پاک صاف جانا اور پاک ہشت میں جو پاکوں کے
 واسطے ہمیشہ کا ٹھکانا ٹھرایا گیا ہے ہمیشہ پیش خوش رہنا۔ پس یہ سب باتیں قرآن مجید میں ایسے
 کامل بیان اور شامل تقریر سے مذکور ہوئے ہیں کہ اہل عقل انکو سمجھ کر صاف دل سے ایمان لاتے ہیں
 چنانکہ میں ہیچ نیز نالسا مرتزجہم اس سالہ کا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ضمیمہ اور ملحقہ مذکورہ میں چند
 آیتیں قرآن مجید کی ایسی تفسیر اور بیان سے وارد کروں گا جس سے ثابت ہو جاوے کہ قرآن مجید
 میں سے اگر اسقدر آیتیں نازل ہوتیں تو اہل ایمان کی واسطے دنیا اور دین میں کافی اور کافی
 ہوتیں مگر عبادت الہی جل شانہ بمقتضائے حکمت بالغہ جسکے کنہ اور بعید سے وہی غیب دان حکیم مطلق
 آگاہ ہے ساتھ کمال تفضیل اور توضیح کے جاری ہوئی ہے کہ جس سے بزرے تفضیل و اجمال و ابہام
 و تصریح مکرر ہو سکے کہ سمجھ لیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی محبت بخوبی تمام ہو جاوے اور جو اپنی برنجی
 اور شیطان لعین کے بہکانے اور دوسرے گمراہوں کے اغوا اور گمراہ کرنے سے ناامین و ان کو
 بروقت سزا و جزا اور پیش ہونے اعمال کے کوئی عذر اور حجت باقی نہ رہی اور اسکے سوا چند آیتوں
 کی رمزین اور دقائق اسرار نبی بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ عوفی ہذا بالانسیبۃ الی
 المعجزۃ الی جعل ہذا البنی اصلہ کا ماس الا سلام فارسی این مہم کہ گفتہ شد نسبت
 آن معجزہ است کہ این نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام آنرا بنیان قرار داد بہر کاخ اسلام یعنی قرآن مجید

اُردو اور یہ کلام نسبت اوس معجزہ کے ہے جسکو ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صل اور
 بنیاد ڈھرایا واسطے اسلام کی عمارت کے عہد ملی واما سائر معجزاتہ و خوارق عاداتہ مبتدا و
 حیاضہ و اولیو افہی اکثر ان تخصی حتی ضبطها بعض علما انا الاعلام فی اربعۃ اَکات
 واربعمائتہ واربعمین ولبعضہم ضبطوا خصوص المعجزات فی الف لا انقص وکاد ان یبلغ
 بعضہا حد التواتر کالشقاق القہر وتسبع الحصى فی بیدہ واجراء الماء من اصابعہ و
 تکلم الحيوانات معہ و تظلمہا بحضرتہ واشتیاع جمیع کثیر بطعام قلیل الی غیر ذلک
 الا ان الانصاف ان شیئا منها لا یبلغ حد التواتر بحجت تظلمن بها النفس ولعل السیر فی
 عدم انضباطها من قدماء الاصحاب عدم اعتنائہم بها لوجود القرآن العظیم
 و تفریلہ یوما فیوما فلا یلتفتون معہ الی ماہود ونہ فی نظرہم فان الاصحاب کلہم
 فصحاء العرب وکلہم امنوا باعجاز القرآن لعلمہم برموز الفصاحۃ و دقائق البلاغۃ فکلایۃ
 لہم برہان متین وکل سورۃ فی نظرہم ثبانی مبیین وکل قصۃ و حکایۃ عندهم بیضاء
 للناس لدرین فکافوا یہتمون فی امد القرآن و اہتمام الوحی بہ غایۃ الاہتمام کما نقل ان کاتب
 الوحی منہم جمع کثیر ولا یشعرون الی انہ سیأتی اقوام من الاعاجم وغیرہا غیر متکبر
 لا بحجاز القرآن فلو ضبطوا غیرہ من المعجزات لکان النفع لہم مع انہ لا یلون ضبط سائر
 معجزاتہ بالانقص من ضبط معجزات سائر الانبیاء کما منقطع علیہ اذا سائر مشترک فی عدم
 بلوغہ حد التواتر فان ضابط معجزات عیسی علیہ السلام لا یكون الا اثنین وثلثۃ
 ولیرسب من الیہود فی زمان نجت نصہ من یحصل من خبرہم العلم بالنسبۃ الی
 معجزات موسی علیہ السلام وغیرہما من الانبیاء حالہم معلوم منہا فارسی اما سر سر
 معجزات و خوارق عادات آنحضرت صلعم صادرہ زمان وفات شریف و بہر حین مبارکے کو دیکھ
 بشکام و کلا فی زمان پس آن پیش از آن اند کہ احصار و شمار کردہ شوند تا آنکہ بعضی از علما ناموزن
 ناموزن چار ہزار و چار صد و چل مضبوط کردند و برخی خصوص معجزات را در یکہزار بی کم ازین مضبوط
 آورده اند و کثی ازین معجزات قریب بحد تواتر رسیدہ اند چہو و بارہ شدن ماہ و سبع خواندن
 سنگرہ در دست مبارک آنحضرت صلوات اللہ وسلامہ علیہ و روان شدن آب از انگشتان

آن والا جناب و گفتار کردن جانوران با آن علیه الصلوة والسلام و داد خواستن جانوران از آن
قدسی رتبت و میر کردن جماعتی کثیر را بطعامی للیل و جز ازین مگر انصاف اینست که چیزی از آن بعد
توان نرسید بر وشیکه نفس با آن طمانیت پدید آید و شاید سر پنهان دراز زمان در منضبط شدن
معجزات از قدام اصحاب رسول الله صلعم و رضی الله عنهم توجه نداشتن آنان با آن معجزات باشد
بسیب موجود بودن در میان آنان معجزه قرآن مجید و نازل شدن آن روز بروز پس آن بزرگان
اتفاقات نداشتند سویی آنچه که کم زمان یعنی کم از قرآن مجید بوده اند در نظر آنان پس هر آئینه معجزات
والا مقام سراسر و بالتمام نصیحان عرب بودند و ایمان آوردند با عجاز قرآن مجید بسبب آگاه بودن
خودشان از رموز فصاحت و دقائق بلاغت پس هر آئینه از بهر آنان برهانی بود همه استوار در هر
سوره و در نظر آنان شعبان مبین یعنی چون معجزه موسی علیه السلام که چو یکی از دبا پیکر شد و بر قصه و
حکایت نزدیک آنان دید ریضای بود از بهر نگزندگان یعنی ویدی معجزه موسی علیه السلام پس اتمام
داشتند در کار قرآن مجید و منضبط ماندن و حی اتمام کلی و توجه وافی آنچه آنست که منقول است که
از میان اصحاب کرام نویسندگان بسیار بودند و آگاه نبودند ازین که نزدیک است که عجیبان و
وگزاران جز این عجیبان تادریا بندگان اعجاز قرآن مجید خواهند بود پس اگر افزون از قرآن مجید
دیگر معجزات را هم منضبط میکردند همانا سودبار تر آمدی از بهر آنان یعنی انجام و با این همه منضبط شدن
همه معجزات آنحضرت صلعم کم نیست از منضبط شدن معجزات همه انبیاء علیهم السلام آنچنانکه تو
بر آن آگاه خواهی شد زیرا که همه آن معجزات مشترک اند در نارسیدن بعد تو از یعنی آنچه آنست که
سراسر انبیاء علی نبینا وعلیهم الصلوة والسلام بعد تو از نرسیده اند چنانچه معجزه حضرت خاتم الانبیاء
صلعم بعد تو از نرسید جز معجزه اعلی راس المعجزات یعنی قرآن مجید که از حد تو از نرسیده
خود هیان است پس هر آئینه منضبط کنندگان معجزات حضرت عیسی علیه السلام نخواهند برآمد مگر و یا
کس و از یهود و در زمان بخت نصر چنین کسی باقی نماند که از و حاصل شود علم نسبت معجزات موسی
و جز این هر دو علیهما السلام دیگر انبیاء را حال معلوم است ازین هر دو مترجم گوید خضر علیه السلام
که آنچه مولف رحمه الله می فرماید بقوله ذالک مشترک فی عدم بلوغه حد التواتر یعنی معجزات انبیاء
پیشین و نیز معجزات حضرت خاتم النبیین صلعم سوا معجزه قرآن مجید همیشه مشترک اند در نارسیدن

بعد تو از ترس گفاریست که بر دوش ساحت و مجاری یعنی ارخا و عنان منکران که بر دوش منظره است
 برآمده و رنه معجزات حضرت موسی و عیسی و نیز دیگر انبیاء علیهم السلام سبقتی ندارند با دیگر معجزات
 رسول الله صلعم که علاوه بر آن مجید بوده باشند باین ایضاح که معجزات موسی را که کتاب
 توراۃ مبین آن تواند شد مبینی و نگارنده پذیرفت باین ایضاح که این کتاب موجود زمان بلکه
 علماء مسیحیه تراجم آن بالسنه مختلفه متعدد چون عربی و فارسی دارد و کمال وثوق و تصحیح خودشان
 شایع کرده اند و دریافته اند که در کدام زمان بعد از موسی علیه السلام مدون شده زیرا که در فصل
 سی و چهارم از کتاب سفر توریته موسی این عبارتست پس موسی بنده خداوند در آنجا بمن
 مواب موافق قول خداوند وفات کرد و او را اوزمین مواب در برابر بیت یعور دفن کرد و یکپدر
 از مقبره او تا بامروز واقف نیست انتی عبارت ترجمه فارسی توریته مطبوعه سنه یک هزار و هشت
 صد و چهل و پنج مسیحی ترجمه کرده و لعمریه کتب قیس پس از کلمه تا بامروز صان مستنبط میشود که این
 کتاب پس از بسیار گذشتن روزگار آن روزگار و در اعصار و ادوار مدون شده نام مدون
 محض نامعلوم و در ذکر بیان معجزات نام راوی هر چند مجهول لاسم مجهول الحال مجهول الحال بود و اصلا
 زینهار مذکور نیست و نیز هرگاه بعد وفات موسی علیه السلام بنی اسرائیل از دین برگشته بت پرست
 شدند و مورد غضب الهی آمدند نشان توریته از میان آنان گم شد و بعد از روزگار
 دراز در سال هیزد و هم از زمان سلطنت یوشیاه پادشاه اسرائیل از خزانه خدا یعنی اورشلیم که در آن
 بتان نهاده بودند کتابی یافته شد و گاهی بیان کرد که این توریته است چنانکه در ترجمه فارسی
 توریته مذکوره بالا در فصل سبت دوم از آیت هشتم باین دهم مذکور است لمخضاً عبارت ترجمه
 مذکوره بنده سند آرم و حلقیه که این بزرگ بشاخان کاتب گفت که کتاب توراۃ را در خانه خدا
 یافته و حلقیه آن کتاب را بشاخان داد که آنرا خواند و شاقان کاتب نقل کرده بلکه گفت که
 حلقیه که این کتابی را بمن داده است و شاقان آنرا در حضور ملک خواند و واقع شد که بمجدد
 شنیدن ملک کلام توراۃ لباس خود را درید و علی بن القیاس حال معجزات عیسوی زیرا که
 اناجیل آنان پس از آن قرون و ادوار نوشته شده پس معجزاتی که باخبار احاد هم مذکور نشده باشند
 و حال کتب آنها چنین بود با معجزاتی که رسانید معتبره و رواۃ ثقة بایشان را کفیل شده باشند هر چند

بیشتر ہی ازان بعد تو اتر نہر سیدہ باشد چہ نسبت باشد کہ در عدم بلوغ بعد تو اتر بیاہ اشتراک برسد و این
 اجمال کہ تلوینا و ملیجا گفتہ شد قابل فزونی با کثا و مقتضی زیادت تفصیل است اما محل قرآن نیست زیرا کہ
 انحصار ترجمہ مقصود اہم است بنا علیہذا ہم برین قدر اکتفا کردہ شد اُر و و لیکن اور سب معجزات اور
 خوارق عادات آنحضرت صلعم کی جو زمان وفات اور زمان حیات اور وقت کم سنی اور زیادہ عمری کے
 ظہور میں آئے وہ اس سے زیادہ ہیں کہ گئے جاوین حتی کہ ہمارے بعض نامور عالمون رحمہم اللہ تعالیٰ
 نے چار ہزار چار سو چالیس معجزے تحریر اور ضبط کئے ہیں اور بعضوں نے خاص معجزے یعنی بڑے بڑے
 ضبط کئے ہیں ایک ہزار نہر نہر کم اور نزدیک ہوئے ہیں کہ بعض ان معجزوں میں سے تو اتر کی حد تک پہنچ
 جاوین جیسے کہ شق القمر کا معجزہ اور کنکریوں کا تسبیح پڑھنا یا تہہ میں آنحضرت صلعم کی اور پانی کا جاری
 ہونا اور چشمہ فیض الہی کی از گلیوں سے اور گفتگو کرنا یا فورون کا آنحضرت صلعم سے اور فریاد کرنا
 اور داد چاہنا یا فورون کا اور سردی کا نجات سے اور تھوڑا سا کہ انا اکملہ کسیر کردیا بہت سے آدمیوں کا
 اور سوا اسکے اور معجزات جو اون خاتم النبیین صلعم سے ظہور میں آئے مگر انصاف یہ ہے کہ کوئی معجزہ
 ان معجزوں میں سے یعنی سوائے معجزہ قرآنی کے تو اتر کی حد تک نہیں پہنچا یا کہ جس سے نفس کو
 طماننت حاصل ہو اور شاید بہرہ مضبوطی نہوے میں معجزوں کے قدیم اصحابوں رسول اللہ صلعم سے
 یہ ہو کہ دے بسبب ہونے اعلیٰ معجزہ قرآنی کے جو ان میں تھا وجہ اور التفات نہ کرتے تھے طرف دوسرے
 معجزوں کے اور چونکہ روز بروز آیات قرآنی نازل ہوتی تھیں یعنی ہر آیت ہر ایک عجیب معجزہ تھی واسطے
 التفات نہ کرتے تھے طرف ادنیٰ و ادنیٰ معجزوں کے جو انکی نظر میں مقابل ایسے اعلیٰ معجزہ دائمی موجود کے
 کسی پایہ میں نہ تھی پس تحقیق سارے اصحاب رسول اللہ صلعم عرب کی زبان فصیح تھی اور قرآن ہی کا معجزہ
 دیکھ کر ایمان لائے تھے کہ واسطے کہ وہ جانتے تھے فصاحت کی رمزین اور بلاغت کے دقیقہ پس ہر آیت
 ان کے واسطے ایک مضبوط اور محکم برہان تھی اور ہر سورہ ایک ظاہر ثعلبان تھی یعنی ہر سورہ کو معجزہ ہو
 میں ایسا جانتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا معجزہ دکھلایا ہے جو اُڑا یا کی صورت بن گئی تھی اور ہر
 قصہ اور حکایت قرآنی ان کے نزدیک بیضا للناظرین تھا یعنی مثل یہ بیضا جو دوسرے معجزہ تھا حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کا پس وہ یعنی اصحاب والا مقام رضائیت اہتمام اور غایت توجہ رکھتے تھے
 قرآن مجید کے کام میں اور وفی کے مضبوط رہنے میں جیسے کہ منقول ہے کہ انہیں سے وحی کے لکھنے کا

بہت سے تھے اور انکو خبر نہ تھی کہ عجم کے رہنے والے اور سوا انکے اعجاز کے نہ جاننے والے آویں گے پس اگر
 سوا سے قرآن مجید کے اور معجزے ہی منضبط ہو جاتے تو بیشک بہت مفید ہوتے واسطے انکے یعنی نبی
 والوں قرآنی اعجاز کے اور باوجود اسکے دوسرے معجزوں رسول اللہ صلعم کا منضبط ہونا کم ہنرین
 ہونے سے سارے پیغمبروں کے معجزوں سے پس بالتحقیق منضبط کرنے والے یعنی بیان کرنے والے
 اور لکھنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کے نہیں مگر دو باتیں اور یہود میں سے تو
 زمانہ بخت نصر میں کوئی ایسا باقی نہ رہا کہ جس سے حاصل ہو علم معجزات موسیٰ کا یعنی احبار اور علماء انکے
 مقتول اور مفقود ہو گئے اس حال میں معجزے کون بیان کرے جیسے کہ ابھی جاریہ مطلع ہوگا تو اس سے پس
 اس وقت سارے معجزے یعنی معجزے سب پیغمبروں کے اور نیز معجزے رسول اللہ صلعم کے سوا سے
 قرآن مجید کی حد تو اتنا کہ نہ پہونچنے میں شریک ہیں یعنی جیسے وہ معجزے تو اتر کی حد تک نہ پہونچے ایسے
 ہی یہ معجزہ ہی اور حال دوسرے پیغمبروں کا معلوم ہے اون دونوں علیہ السلام سے یعنی جب ان کے
 معجزے تو اتر کی حد تک نہیں پہونچتے باوجود قریب ہونے زمانے کے پس اون بعد زمانے کے پیغمبروں
 کے معجزے حد تو اتنا کہ کیونکر پہونچیں۔ مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو بخشے کہ یہ فرمانا مولف رحمہ اللہ تھا
 کا کہ دونوں یعنی سارے معجزے سب پیغمبروں کے اور سوا سے قرآن مجید کے دوسرے معجزے حضرت
 حاتم الانبیاء صلعم کے شریک ہیں حد تو اتنا کہ نہ پہونچنے میں صریح بطور مساحت اور مجازات کے ہیں یعنی
 ذریعہ ملی باگ چھوڑنا مناظر کا اور نہیں تو ایسے معجزے کہ جب کا کوئی راوی معلوم نہ ہوا اور معجزوں کی کتاب کا
 مؤلف اور مدون مجہول ہوا اور یہ کہ کتاب میں قرون اور مدتوں کے بعد لکھی گئی ہوں کہ کیونکر
 ترکیب رکھ سکتے ہیں ساتھ اون معجزوں کے کہ جسکے راوی ثقہ اور اسناد میں موجود اور کتابوں کے
 مدون اور مؤلف معلوم الاسماء اور معلوم الصفات اور معلوم العدل ہوں یعنی معجزات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی اور کتاب میں کہ اگرچہ اکثر ائمہین تو اتر کی حد تک نہ پہونچے ہوں مگر باعتبار
 اسناد معتبرہ اور راویوں ثقہ کے فی الجملہ اطمینان بلکہ کلی اطمینان کے لائق ہیں اب اس امر کا کہ اگلے باب
 کے معجزوں کی کتاب میں جسکے ترجمے سچی عالموں نے متعدد اور مختلف زبانوں میں اپنے نزدیک بہت تحقیق
 اور تصحیح کے ساتھ چھاپا کر شایع اور مشہور کئے ہیں اصلاً اطمینان کے قابل نہیں ہو سکتے کہ واسطے کڑی
 معتبر انکے نزدیک تو ریت ہے جو انکے عقیدے میں انجیل کے ہمایہ ہے اور اسکا حال یہ ہے کہ سفر ہندوستان

توریت دسویں باب کی پانچویں آیہ یہ ہے پس موسیٰ بندہ خداوند در آنجا بزمن مواب موافق قول خداوند وفات کرد و رادر زمین مواب در برابر بیت یحور دفن کرد و پیکس از مقبرہ او تا مابروز واقع نیست فارسی ترجمہ توریت مطبوعہ سنیک ہزار و ہشت صد و چل و پنج سیسی در دار السلطنت اودن برع ترجمہ کردہ دلیم کلن فسس۔ پس امروز کے لفظ سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہ کتاب اوس زمانے میں لکھی گئی کہ حضرت موسیٰ کے مقبرہ کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہا تھا اور یہاں نہیں ہوتا مگر جب کہ بہت سے زمانے گزر جاوین پس اس زمانہ تک کہ کو یاد رہتا ہے۔ اور اسکے سوا جب بنی اسرائیل سکے سب دین موسیٰ سے پہر کرب پرست بن گئے تھے اور بیت المقدس میں تب رکھ دئے تھے اور توریت کا ذکر بھی یاد نہ رہا تھا اور سو ف کسی تہخانہ سے ایک کتاب ہاتھ آئی اور ایک کاہن نے کہا کہ یہ توریت ہے چنانچہ اسی ترجمہ توریت میں کتاب دومیہ لوک کی بائیسویں فصل میں مذکور ہے کہ اٹھارہویں سال سلطنت یوشیاہ بادشاہ بنی اسرائیل کے اور سلیمین سے جو تہخانہ بن گیا تھا ایک کتاب ہاتھ لگی یعنی تورات آہشم و حلقیہ کاہن بزرگ ہشاقان کا تب گفت کہ کتاب تورات رادر خانہ خداوند یافتہم و حلقیہ آن کتاب را ہشاقان داد کہ اورا بخواند پس ہشاقان کا تب بنک نقل کردہ گفت کہ حلقیہ کاہن کتابی را میں دادہ است و ہشاقان آن را بخواند ملک خواند ملک بجز دشندن لباس خود درید پس جب توریت کا حال یہ ہو کہ بسبب بت پرستی بنی اسرائیل کے کم ہو جاوے اور قرون اور زمانوں کے بعد پائی جاوے اور صرف ایک کاہن کتاب ہو کہ یہ کتاب قیامت ہے تو اسکے مندرجون اور مہزون کا ہوا و میں مذکور ہوں کیا اعتبار اور ایسے ہی نظر نو علی کتابین جنہیں معجزات عیسوی مذکور ہیں قرون کے بعد تالیف ہوئے ہیں یہ امر خود ان ہی کی تاریخی کتابوں سے ثابت ہے بخلاف معجزات محمدی صلعم کہ جسکی معتبر کتابیں علم حدیث اور سیر کی معتبر اسنادوں سے موجود ہیں اور یہ بیان ایک قدر تفصیل چاہتا ہے مگر یہ مختصر ترجمہ اسکا محل اور مقام نہیں اسکا میں مترجم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے دوسرے رسالہ میں جسکو اسکا ضمیمہ اور ملحوظہ قرار دینگا ایسا واضح و بالتفصیل باسد لکھوں گا کہ با انصاف سمجھ دار پس نہ کرئیے عرفی لا یتقال قد حصل تکم العلم بمعجزات السائر من القرآن للمعلوم عند کہ کونہ من عند اللہ تعالیٰ فقد حصل تکم العلم بین سائر معجزاتہ ومعجزات السائر بالعلم فی الثانی دون الاول لانقول لانعلم بمعجزات مو وغیری علیہما السلام قال بہما الیہود والنصارى واما الذان لہو منا نبیہا علیہ السلام

بل انما قلنا بمعجزات موسی و عیسی اللذین قالوا بنوۃ بیننا و کم بینهما من الفرق فارسی
و گفته نشود که بر آئینه حاصل شد شمار علم معجزات بر انبیا سابقین از قرآن مجید که بودند از بر خدا متعالی
معلوم شاست یعنی نفس قرآنی همچون معجزات موسی از انقلاب عصا بصورت ثعبان مبین و معجزه
بیض و الساطرین و تفریق و تلفیق بحر و معدن اجزاد و قتل و دم و ضفادع و جز آن که نصاً و تصریحاً در
قرآن مجید مذکور اند و علی بن ابی القیاس معجزات عیسی از ابرار آگه و ابرص و احیا و موتی و جز دیگر معجزات
که مخصوص قرآنی اند پس حاصل شد شمار از فرق و تمیز در میان سائر معجزات آن نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم یعنی بعد از تواتر رسیدن آنما خود با اعتراض شاست و در میان معجزات سائر انبیا و علیهم السلام که
مذکور فی القرآن اند از بهر آنکه علم حازم و تصدیق واقعی در ثانی یعنی معجزات سائر انبیا را باخبار خودوند
تعالی و من الصدق من الله قیلاً فی معجزات اول یعنی سائر معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
که علم قابل اطمینان نفس بآن یافته میشود و از بهر آنکه جوابی توانیم گفت که با معجزات آن عیسی و موسی که یهود
و نصاری نسبت آنان ذکر میکنند که بر نبی با خاتم الانبیا و صلعم ایمان نداشتند و از بعثت آنحضرت بناتر
نداده اند و خبری نگشاده اند آگاه نیستیم چنانا قائل و معترف استیم معجزات آن موسی و عیسی علیهما السلام
که ایمان داشتند به نبی اصلی اللہ علیہ و سلم و بشر بودند بقدم مبارک آن سید المرسلین صلعم پس بنگر که
چرا فرق است در میان آن پروردگار و علم و کلام چنین است که در قرآن مجید از حال عیسی آنچه آنکه اخبار است
از ابرار آگه و ابرص و احیا و موتی چنین اخبار است از نیکو عیسی علیہ السلام شایسته آنکه پس از من موعلی
خواهد آمد که نامش احمد بود و در کتب مذہبی نصاری کلمه فارقلیطه که معنی تحریر است از آن تعبیر رفت و ترجم
در اسامی آن زمان مروج بود آنچه آنکه در تورات بسا واضع شایده این رواج است پس اگر صاحب این معجزات
مخصوصه قرآنی آن عیسی علیہ السلام است که بمشتر شد بقوله بمشتر رسول یا قی بن بعدی اسمہ احمد یعنی خواهد
آمد پس از من پیغمبری که نامش احمد است پس مسلم بحال تصدیق میکند و بایانش می پذیریم برین تقدیر نبوت
نبی ما صلعم ثابت و معجزات عیسی علیہ السلام مذکوره قرآنی مومن به است والا فلا و همین سان در باره موسی
گفتار را بحال است آورد و از آنجا که و سے یعنی یهود و نصاری اعتراض نمایند که سکتے یہ بات کہ
تکوا بل السلام علم حازم حاصل معجزون سارے انبیا و سابقین کا خود قرآن مجید سے جسکا خداوند تعالی
کی بارگاہ سے ہونا تمنا را معلوم یقینی ہے پس حاصل ہوا ہلکو فرق در میان سب معجزون اپنے نبی کے

اور معجزوں سب انبیاء کے اس واسطے کہ اول یعنی سب معجزوں سارے پیغمبروں کی نسبت ہجو علم جازم تھا
 قرآنی حاصل ہے نہ نسبت دوسرے یعنی نسبت سارے معجزوں بنی تمہارے کے کہ سوائے قرآن مجید کے
 اور نکاحہ تو اترا تک نہ پہنچنا خواہ تمہارے بیان اور اقرا سے ثابت ہے اس واسطے کہ ہم جو ابا کہہ سکتے
 ہیں کہ یہود اور نصاریٰ کے عیسیٰ و موسیٰ کے معجزے ہجو ہرگز معلوم نہیں جن موسیٰ اور عیسیٰ کی نسبت
 یہود اور نصاریٰ بیان کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بنی صلعم پر ایمان نہیں لائے اور کسی نے اون دونوں
 میں سے ہمارے پیغمبر صلعم کی بعثت اور نبوت کی کہیں بشارت نہیں دی مان ہم اون موسیٰ اور عیسیٰ
 کے معجزوں کے قائل ہیں کہ جو ایمان لائے ہمارے بنی پر یعنی اون صلعم کی نبوت کو تصدیق کر کے قبول
 اخبار عن المعینات یعنی پیشین گوئیوں کی پروردگار کے الامام یا وحی سے بشارت دیتے رہے پس کتنا فرق
 ہے درمیان ان دونوں کے۔ مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہ ہے کہ قرآن مجید جیسی کہ حکایت
 واقع ہوئی حضرت عیسیٰ بن مریم کے اس قول اللہ تعالیٰ کے و ابرہیٰ الماکمہ والا برص تا آخر یعنی کہا عیسیٰ
 بن مریم نے کہ میں تندرستی دیتا ہوں اندھے مادرزاد کو اور کوڑھی کو اور میں زندہ کرتا ہوں مرنے والے
 کو اللہ سبحانہ کے حکم اور اذن سے ویسے ہی اوس علیہ السلام کے دوسرے قول کی حکایت ہے۔ مبشر ابو
 یاقی من بعدی اسمہ احمد یعنی کہا عیسیٰ نے بشارت دینے والا ساتھ اوس پیغمبر کے جو میرے بعد آویگا
 اور نام اوسکا ہوگا احمد۔ اور کلمہ فارقیط جسکے خاص معنی محمد بن بابل یعنی نصرانیوں کی مذہبی کتابوں
 میں مذکور ہے کہ اس واسطے کہ نامو نکاتر جمہ کرنا اوس مانے میں جاری تھا چنانکہ توریت میں بہت جگہ ایسی
 ہے واقع ہوا ہے اور اسی سے منازعت اور گفتگو کا دروازہ کھلا اس صورت میں ہمیں معلوم ہوا کہ
 یہ معجزے ہیں ایسے عیسیٰ کے جو اس قول کے قائل اور کہنے والے تھے اور جب نصرانی کہتے ہیں کہ اون
 حضرت عیسیٰ نے ایسا ذکر نہیں کیا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ یہ عیسیٰ اور عیسیٰ میں بنا علیہ ہماری نسبت
 ایسا اعتراض نہیں کر سکتا اور یہ بیان بہت تفصیل سے ضخیمہ ملحقہ میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔
 عربی لا یقال لا اختلاف فی ذاتہما انما الاختلاف فی حال من احوالہما لانما نقول ان
 الاختلاف فی هذا الحال سبب الاختلاف فی الحال الآخر فلا بد عینا ان اختلاف الحال
 یستلزم اختلاف الذات لکان الامر کما ذکرنا بل نقول ان موسیٰ مثلاً اذا کان مؤمناً
 بمحمد علیہ السلام فلا یثبوت حال آخر وهو کونہ ذا معجزات باہرات واذا العرکین لہ

الحال الاول فلا يكون له الحال الثاني ومن ههنا علم ان اليهود والنصارى في دعواهما النبوة
 لهما من المبينين كامن المصداقين وبالجملة لا خبر متواتر عندهما على معجزات احدهما
 الا نبيا وغايه من الاخبار لا يفيد العلم **فارسي** وگفته نخواهد شد انكه اشكان نيست و در ذات آن
 هر دو يعني موسي و عيسي جز اين نيست كه اختلاف است در حالي از احوال آمان يعني ازين كه شما ميگوئيد كه
 آن هر دو ايمان آوردند بر بني شما و ما ميگوئيم كه ايمان نياوردند و بشارت ندادند از بعثت بني شما پس
 اين اختلاف است در يك حال از احوال آمان و از اشكان يك حال اشكان لازم نمي آيد و در ذات شما
 گوئيد كه موسي يهودي گر بوده باشد آنكه موسي و مصدق نشد بني ما و موسي كه مصدق آمد بني ما ديگر
 است پس معجزات مذكوره في القرآن معجزات موسي است نه معجزات موسي يهود و هين سان در باب
 عيسي ميگوئيد كه عيسي مومن و مصدق بني ما ديگر است و عيسي نصرانيان كه نسبت او ميگويند كه مصدق و
 مبشر نشد ديگر است كه بمعجزات آگني نداريم و اين معجزات مذكوره قرآن از معجزات عيسي است پس
 با حصل گفتار شما چنين بود كه اختلاف حالي از احوال متلزم اختلاف في الذات است و اين خود خلاف
 نفس الامر - زيرا كه جوابا خواهم گفت كه هر آينه اختلاف در يخال سبب است مر اختلاف را در حال ديگر پس
 اگر دعوي ميكرديم كه اختلاف حال متلزم ميشود اختلاف في الذات را هر آينه همچنانكه ذكرش كردي محي بود
 بلكه اين ميگوئيم كه موسي مثلا هر گاه او را يك حال بود يعني حال ايمان داشتش بنوبت محمد عليه الصلوة والسلام
 مر او را حال ديگر هم ثابت است يعني ظهور معجزات با برات از و آنچه انكه در قرآن مجيد مذكور اند ليكن هر گاه
 او را حسب قول تو حالي اول نيست يعني ايمان نداشتن بنوبت محمد صلي الله عليه وآله وسلم پس او را حال ثاني
 هم نيست يعني ظهور معجزات از و و از هين جا دانسته گشت كه يهود و نصاري در دعوي نبوت آن هر دو
 يعني موسي و عيسي ثابت كنندگان هستند و از تصديق كنندگان نيستند يعني از بهر آنكه خبر متواتر نيست
 مر آنرا بر معجزات كسي از بغير ايمان و جز از تو اتر علم مفيد نيست مترجم گويد يعني خالي از دوشوق نيست يا در
 نبوت بني ماص لم صدر معجزات را مي دانند و بر تو اترى كه درباره اعجاز قرآن مجيد بوده است بسند
 ناكرده بر نبوت ديگر معجزات محمد صلي الله عليه وآله وسلم و السلام تو اتر پژه هستند و ميگويند كه بدون
 خبر متواتر كه اين معجزه از معجزات ثابت نميشود و بر نبوت اين معجزات خبر متواتر نيست پس معجزات ديگر
 كه ثابت نشدند متواتر قابل اعتبار نيستند پس نبوت آن حضرت صلي الله عليه وآله وسلم كه متفرع است بر آن

نیز غیر ثابت از بهر آنکه هرگاه اصل خود موجود نباشد و دفع چگونه متصور شود و خود مشهور است اذ الکین
 هاس المال فکیف یخرج پس بجا با گفته شود که نزد یک شما خبری است و آن خبر از صد و معجزه از معجزات از
 کلامی نبی خواه موسی بود و خواه عیسی بود و نیست بنا بر علیه معجزات آنان غیر ثابت و محض معدوم اند پس
 نبوت را که متفرع بر آن است حال همچنین با گفته شود که غیوت معجزات باز بسته بخبر متواتر نیست باخبار
 آحاد هم ثابت میشوند پس همه معجزات نبی با صلعم ثابت و این بر دو دلیل الزامی بر سبیل که نقصان اند و
 بطریق حل میتوان گفت که هرگاه بهر نبوت نبوت تعداد معجزات بعد دی معهود مثلاً دی و یاسه یا هزار
 و همین سان اعداد دیگر شرط نیست از بهر آنکه اگر تعداد معهود در میان بودی در تقریر عددی درون
 عددی ترجیح بلامرج لازم آمدی یا تسلسل کشیده بر عددی متوقف نشدی مثلاً کسی گوید که تعداد
 معجزات مثبت نبوت نبی دویم باشد که شاهد عدلین و دو گواه راست گفتار ثبوتین دعوی برایشند
 و دیگری گوید که باید از اکثر خبر بد الغرض هر کسی عدد معهود را در تعداد معجزات برگزیند که از آن
 نبوت نبوت هویدا شود آنچه که کم ازین عدد معهود بوده باشد مثبت نبوت و مصدق دعوی مدعی نبوت
 نتواند شد پس در این صورت اگر یک عدد معهود کرده یکی را بی اقامت دلیل برگزیند و اعداد دیگر برگزیند
 دیگر از این پایه اعتبار اندازند ترجیح بلامرج یعنی فزون بی فزاینده لازم آید که خلاف تجویز خود است
 یا دلیل هم ملحوظ شود پس تعارض دلائل سقط دعوی هر مدعی تواند شد و اگر عددی معهود افزون از یک
 برگزیده نگردد تسلسل اعداد معجزات لازم آید و این خود محال پس بالفرض و ناگزیر خود درست در پایه
 فرمان میدهد که عدد معهود ملحوظ و منظور نیست هر چه از امور معجزه خواه یک بود خواه افزون هویدا
 کردن تواند که دیگری غیر از مدعی نبوت چنین کردن نمیتواند آنست معجزه بنا بر علی هذا گوئیم که معجزه
 قرآنی که در وجود و بقای و نیز تواتر خبر آن کسی را شک نیست بهر نبوت نبوت نبی با صلعم کافی و دانی
 است و تصدیق چنین معجزه بآیه تصدیق معجزات دیگر انبیا علیهم السلام نیز از تواتر ثابت پس حاصل
 اینست که اهل اسلام آنچه اندک مصدق و مؤمن اند نبوت و رسالت نبی خود و شان صلی الله علیه و آله و سلم
 همین سان مصدق اند نبوت و معجزات انبیا و دیگر که تذکره آنان در قرآن مجید موجود است مگر پیوسته
 نصاری که نبوت معجزات باز بسته باخبار متواتره دانند و معجزات را ملایم دینی و اساس نبوت می دانند
 از اینکه خبری است و تواتر پیش خود ندارد از تصدیق نبوت نبی خواه عیسی علیه السلام بود خواه دیگری برکنار اند

اُردو کو مانیں جائیگا کہ اس تمہاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف نہیں اور انکی ذات میں
 سوا اسکے نہیں کہ اختلاف ہے صرف ایک حال میں حالو نہیں سے یعنی تم کہتے ہو کہ موسیٰ اور علی علیہ السلام
 لائے تمہارے نبی پر اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ وہ ایمان نہیں لائے یعنی تمہارے نبی کی نسبت
 اور نبوت کی خبر نہیں دی پس یہ اختلاف ہوا ایک حال کا حالو نہیں سے اور اختلاف ایک حال کا مستلزم
 نہیں ہوتا اختلاف ذات کا اس واسطے کہ ہم جو ابا کہہ سکتے ہیں کہ بیشک اختلاف اس حال میں سبب ہوا
 اختلاف کا دوسرے حال میں پس اگر ہم دعویٰ کرتے کہ اختلاف حال سے لازم آتا ہے اختلاف ذات کا تو
 ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ موسیٰ اور عیسیٰ مثلاً جبکہ ہوں مومن اور صدق
 نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اون کی نسبت دوسرا حال بھی ثابت ہے یعنی صاحب
 معجزات باہرات ہوتا جو قرآن مجید میں اونکے معجزے مذکور ہیں اور جب اونکے واسطے اول حال یعنی ایمان
 بہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نہیں تو دوسرا حال بھی ثابت نہیں اور اس سے جانا جاتا ہے کہ یہود
 اور نصاریٰ دعویٰ نبوت میں جو دوسرے پیغمبروں کی نسبت کرتے ہیں صرف ثابت کرنے والے یعنی
 محض مدعی بے دلیل ہیں مصدق نہیں بلکہ کوئی خبر متواتر نہیں اونکے نزدیک اور پیغمبروں کسی
 نبی کے بھی اور جو غیر متواتر نہیں وہ مفید علم بھی نہیں مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہ ہے
 کہ دُشوق سے خالی نہیں یا تو یہ کہ یہود و نصاریٰ اس معجزے موجود قرآن کو کافی معجزہ خیال نہ کر کے
 دوسرے معجزوں کے جو معجزہ خبر متواتر سے ثابت ہوا ہو طالب ہونگے ایسے کہ اگر ہم خبر متواتر سے سارا
 معجزے ثابت کر دیں تو ثبوت نبوت لازم آوے اور جو نہیں تو نہیں تو اس صورت سے ہم کہتے ہیں
 کہ جب ثبوت نبوت منحصر ہوا اور ثبوت معجزوں کے اور معجزوں کے ثبوت کا مدار ہو دوسرے خبر متواتر پر اور
 خبر متواتر در باب معجزوں دوسرے پیغمبروں کے یہود اور نصیریوں کے پاس نہیں تو انکے نزدیک
 کسی نبی کی نبوت بھی ثابت نہیں خواہ عیسیٰ ہوں خواہ موسیٰ خواہ کوئی اور نبی پس اس سے صاف
 معلوم ہوا کہ یہ دونوں فرقتے در باب نبوت دوسرے نبیوں کے بھی صرف مدعی ہیں بے دلیل صدق
 نہیں اس واسطے کہ خود ان کے قول سے تصدیق کا مدار ہے خبر متواتر اور خبر متواتر معدوم پس نبوت
 ہر نبی کی انکے نزدیک بلا تصدیق یا یوں کہیں کہ خبر متواتر مدار نہیں ثبوت معجزات کے تو اس تقریر
 پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن مجید کے سوا بھی سبب معجزے ثابت مثل معجزوں دوسرے پیغمبروں کے

الطائفتان فلم تؤمن به بل نحن ننكره حيث لا يهوان لنا عليه ولا يمان الا مع البرهان و
 هذا الكلام وقع في الدين فارسي اين سلسله است كه از دانستن اش گزير نيست آري هر خبري را كه
 قرينه بود كه دلالت كند بر صدق آن خبر پس آن خبر نيز افاده علم مي كند يعني نخستين خبر باور شدن مي
 تواند پس اگر بهر اين دو طائفه يعني يهود و نصاري از جنس اخبار آحاد خبري بود كه مشتعل بود بر قرينه
 كه دلالت كند بر ثبوت معجزات آن هر دو پس آن خبر نيز مفيد علم مي تواند شد برين تقدير اين هر دو
 فرق در ايمان آوردن بآن هر دو يعني حضرت موسي و عيسي علي نبينا وعليهما الصلوة والسلام مواضع
 كرده شدگان نخواهند بود ورنه يعني اگر خبر آنان محفوف بالقرينه نبود پس اين هر دو فرق در باره ايمان
 آوردن بآن هر دو ما خود توانند بسبب متعدد و موثق بنوع علم آنان در باره ايمان آوردن بآن
 هر دو بخلاف طائفه اهل اسلام از بهر آنكه ايمان ايمان آوردند بآن هر دو يعني موسي و عيسي بسبب آن
 و بهمين سان تصديق كردند بمعجزات آن هر دو بسبب قرآن پس ايمان آورديم ما يان هر دو عليهم السلام
 بخبر متواتر كه قرآن مجيد است في خبر آحاد و محتاج شويم بسوي پرورش كردن قرينه ليكن ايمان آورده
 ايم بآن هر دو در حاليكه آنان موصوف باشند بصفايتيكه در ذكر آنان در قرآن مجيد مذكور اند و اثر
 آنكه عيسي عليه السلام در قرآن مجيد موصوف است بخبر و دانش كه رسولي پس از من مي آيد كه نامش احمد بود
 پس معجزه احياء موتي و ابرار و ابرص و آنكه و بهمين سان معجزات ديگر كه نسبت آن عليه السلام مذكور اند
 بر چنين عيسي موصوف بصفات بذات تسليم ميكنيم و بآن ايمان داريم و بچنين بهر موسي كه موصوف است
 بصفت اخبار و تبشير از رسالت پيغمبر ما محمد صلعم معجزات انقلاب عصا تبغيان و انفلاق بحر و ديگر معجزاتي
 كه از آن رسول خدا مبعوث الي نبى اسرائيل بهويدي اتي رسيد تصديق ما مقرون اند و تصديق ما
 همكار و نيسند معجزات آن موسي و عيسي كه موصوف دانند يهود و نصاري آن هر دو را بآن صفات يعني
 خبر ندادن و بشارت ناكشادن آنان از قدم سرور دنيا و دين و رسالت حضرت سيد المرسلين صلعم
 ايمان نداريم ما اهل اسلام بچنين عيسي و موسي بلكه انكار ميكنيم ما اين هر دو را از بهر آنكه بر ياني نيست براس
 ما بآن و ايمان نبود مگر با برهان و اين گفتار است كه واقع شده در ميان ما و شما مترجم گويد ويزد دانش يان
 كه لمخص كلام بهمين است كه بسبب اختلاف صفت موصوف مختلف ميشود مثلاً زيد كات و ديگر است و زيد
 غير كات ديگر بنابر علي بذات موسي و عيسي كه مبشران و مجازان اند از رسالت سيد المرسلين محمد رسول الله

صلعم و دیگر اہل و غیر مبشران حسب وہم ہو و نصاری دیگر پس از فرقہ اسلام ایمان می آریم بمبشران و
تصدیق میکنیم معجزات ہمین مبشران را و نمی شناسیم و نمی دانیم ماموسی و عیسی غیر مبشران از اینچنین
تصدیق داشتند با شیم ما بمعجزات چنین غیر مبشران بابرین اعتراض یہود و نصاری بر ما وارد
نمی شود اورو وہ ایک سلسلہ ہے کہ جبکا جاننا ضروری اور ناگزیری ہے اور وہ یہ ہے کہ
ہاں جب کسی خبر کی واسطے ایک ایسا قرینہ ہووے کہ جو اس خبر کے صادق ہونے پر دلالت کرے
تو ایسی خبر ہی فائدہ دیتی ہے تصدیق اور علم کا پس ان دونوں فرقوں یہود اور نصاری کے
پاس اخبار آحاد میں سے کوئی ایسی خبر ہو جو ایسے قرینہ پر مشتمل ہو کہ دلالت کرے اور پر ثبوت معجزوں
ان دونوں یعنی موسی اور عیسی علیہما السلام کی پس یہ دونوں فرقے ایمان لانے میں اوپر ان
دونوں علیہما السلام کے مواخذہ نہیں کئے جائینگے کہ واسطے کہ خبریں انکی جن سے انہوں نے
ان دونوں کے معجزوں کی نسبت تصدیق حاصل کی ہے ایسے قرینہ پر مشتمل ہیں اور جو ہمیں
یعنی اگر انکی خبریں جو اخبار آحاد کے قبیل اور جنس سے ہیں کسی قرینہ مصدقہ پر مشتمل نہیں تو بیشک
قابل مواخذہ کے ہو سکتے ہیں کہ بدو موجود ہونے کسی مصدقہ قرینہ کے صرف خبر آحاد پر بھروسہ
کر کے ایمان لائے اور غیر ثابت معجزوں کی صرف اپنے زعم اور پندار پر تصدیق کر لی اور انکا علم اور
تصدیق موثق اور مستند نہوا کسی قرینہ مصدقہ پر بلکہ انکے ایمان کی بنا ہوئی اور خبر آحاد کے ہر حکم
ہوتی ہے صدق اور کذب کے اور کسی قرینہ مصدقہ معقول نے ایسی خبر آحاد کی توثیق اور تصدیق
نہیں کی بظلمات فرقہ اہل اسلام کے کہ یہ ایمان لائے اور موسی و عیسی کے سبب خبر قرآنی کے
اور ایسے ہی انہوں نے تصدیق کر لی ان دونوں کے معجزوں کی قرآن مجید سے پس ایمان انکا
اور موسی اور عیسی علیہما السلام کے اور تصدیق انکی نسبت انکے معجزوں کے سبب خبر متواتر یعنی
قرآن مجید کے ہے نہ سبب اخبار آحاد کے تاکہ محتاج ہوں طرف ڈھونڈنے کسی قرینہ مصدقہ کے
یعنی جب خبر متواتر سے ہمو انکی نبوت اور معجزوں کے صادر ہونے سے خبر حاصل ہوئی تو ہمو کسی
قرینہ مصدقہ کی جستجو کی طرف حاجت باقی نہ رہی لیکن ہم ایمان لائے ہیں ان دونوں علیہما السلام پر
اوس حال میں کہ یہ دونوں موصوف ہوں اور صفاتوں سے جو خبر قرآن مجید میں انکی نسبت ذکر
کی گئی یعنی نسبت عیسی علیہ السلام کے قرآن مجید میں خبر دی گئی کہ وہ بشارت دیتے تھے کہ میرے بعد

ایک رسول آویگا جنکا نام احمد ہوگا اور ایسے ہی موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی صلعم کی رسالت کی بشارت دی اور انکی تصدیق اور تابعداری کے باب میں اپنی امت کو تاکید کی پس ایسی صفیوں کے ساتھ موصوفوں کے ہم مومن ہیں اور ان سے جو معجزے صادر ہوئے جیسے کہ عصا کا سانپ بننا اور رود نیل کو لکڑی چیر ڈالنا اور بنی اسرائیل کے عبور کے واسطے بارہ راستے بنادینا اور علی ہذا القیاس دوسرے معجزے جنکو تسعة آیات کہتے ہیں جیسے معجزہ منہ کون اور جو دن اور غن و غیرہ کا قرآن مجید میں انکا ذکر ہے اور ایسے ہی بے باپ کے پیدا ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت کنواری پاک دامن مریم سے بواسطت روح القدس کے اور زندہ کرنا انکا مردے کو اور بچکا کرنا انکا نالچ والے اور برص والے کو اور سوا نکما کرنا انکا مادر زاد اندھے کو اور علی ہذا القیاس دوسرے معجزے اور ان کلمۃ اللہ پاک سے صادر ہوئے ہم بموجب سچے خبر قرآنی کی تصدیق کرتے ہیں نہ ان موسیٰ اور عیسیٰ کی جنکو یہود اور نصاریٰ دوسری صفیوں سے موصوف گمان کرتے ہیں یعنی وہم کرتے ہیں کہ ان دونوں نے ہمارے رسول اللہ صلعم کی رسالت سے خبر نہیں دی بلکہ ہم ایسے موسیٰ اور عیسیٰ اور ان کے معجزوں کی تصدیق نہیں کرتے اس واسطے ہمارے پاس ایسے موسیٰ اور عیسیٰ کے باب میں کوئی برہان نہیں اور برہان بغیرایان نہیں اور یہ ایک کلام تہاجو درمیان میں آگیا۔ مترجم کہتا ہے کہ لمحض یہ ہے کہ بسبب اختلاف صفیوں کے موصوف مختلف ہو جاتا ہے جیسے کہ زید کا بے اور ہوتا ہے اور زید غیر کا بے اور اس واسطے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام جو ہمارے رسول اللہ صلعم کے بشر ہیں اور ہیں اور جنکو یہود اور نصاریٰ غیر بشر گمان کرتے ہیں اور ہیں اور ہم بشر موسیٰ کے اوپر ایمان رکھتے ہیں اور ان نبی کے معجزوں کی تصدیق کرتے ہیں غیر بشر موسیٰ اور عیسیٰ کو ہم نہیں جانتے ان کے معجزوں کی تصدیق کیونکر مقصور کس واسطے کہ ہر چیز کی ذات کے جاننے پر وابستہ ہوتا ہے اس کے حال کا جاننا اس واسطے نظر نہیں اور یہود کا اعتراض ہم پر نہیں ہو سکتا عربی و اما اثبات النبوة بسائر معجزات غیر القرآن فلما كانت المسئلة مما اوجب بها العلم والیقین ولا کتفی بالظن فلا بد من الاعتقاد بلا خیار للفتنة للعلم خبر الواحد اذا كان محفوظا بالقرينة خبر المتواتر وهو امتواتر لفظاً ومعنی ولا خبر کما اذا اخبر جماعة تقبل خبره لکن من وجوه شتى فاخبر احدہم بانه قتله فلان

والأخبر بأنه قتله الآخر وهكذا فحصل الجزم من خبرهم بمقتولية نريد وان شك في القائل
وكذا الخبر جماعة بحكايات مختلفة عن شجاعة احد وعن جوده فلا شك انه يحصل العلم
بشجاعة وجوده وان شك في كل واحدة من الحكايات بخصوصها قارسی ولكن
ثابت کردن دیگر همه معجزات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سواى قرآن مجید بسبب آنچه که مسلمند که
موجب علم یقین وثمر تصدیق ومنتج اذعان باشد بآن یعنی اخبار آحاد شمله بر قرآن مصدق و مثبتة نقله
که مفید علم یقینی میگردد و صرف ظن کافی نباشد پس ناگزیر است اخبار مفید علم را معتمد و موثق بودن
یعنی بر قرآن مصدق تا با شمول آن ظن را مرتبه یقین بهره شود پس خبر یک کس یا دو کس مدلل و اشاعه
آنان هرگاه آفاده علم کنند قابل استدلال و شایان حجت آوردن نباشند اما خبر یک محفون و شش
بود بر قرینه و نیز خبر متواتر خواه متواتر بود باللفظ والمعنی یا متواتر بود صرف از روی معنی همانا مفید
علم و منتج تصدیق شدن میتواند و شال اخیر یعنی متواتر صرف از روی معنی همچون خبر دادن جماعتی بمقتول
گشته شدن زید بوجه مختلفه متعدد و مثلاً خبر دهیکه که زید را فلانی گشته است و دیگری گوید که او را
کسی دیگر سواى آن فلان بقتل آورد و همین سان یعنی سویم گوید که او را فلان کس دیگر گشته است
پس حاصل می شود جزم و یقین بگشته شدن زید هر چند شک واقع شود در قائل یعنی جمیع علمیه و متفق علیه
مقتولیت زید نباشد پس ناگزیر تصدیق بآن بهره میشود و احتمالات آنان در تعیین قاتل مزیل چنین
تصدیق که بمقتولیت زید بود نمی گردد و همچنین هرگاه جماعتی بحکایات مختلفه از شجاعت کسی و سخاى آن
کس خبر دهند پس بیشک و یگان بوجه و شجاعت و سخا و جود آن مخبر علم و تصدیق حاصل میشود هر چند
در هر حکایت خاص از حکایات مذکوره آنان شک واقع شود - یعنی قدر جمیع علمیه و متفق علیه آنان
شجاع و جواد بودن مخبر عنه میباشد که بالاتفاق بین و مجاز از آن میباشد باختلاف آنان در تعیین
خاص از صوره و در شجاعت و جود پس درین امر زائد بر نفس اصل مخبر بهائینی شجاعت و جود زاید است
اختلاف کردن آنان در امر زائد در اصل و شجاعت و جود از آنکه یقین و ثبوت گمان نمیکند - مگر هر
گوید که در ماخن فیه و محض عنه چنین گفته شود که اتفاق جماعت کثیره بر صدد و معجزات دیگر سوا معجزه
قرآنی که خود هنوز موجود است بر و شکیک جاحدی هرگاه نیروی تمیز و قوت در یانت با صفت انصاف
بگوهر خود داشته باشد مجال حکار و یارای خود ندارد و برین گفتار است که همانا معجزات کثیره از حضرت

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہو دیا شدہ پس نفس صد و معجزات بعلم جازم ثابت ہر خبر
 در مواقع صد و بسبب عدم توازن شک واقع شود و نفس صد و معجزات مثبت رسالت پس مدعا محکم
 اور ولین سوا سے قرآن مجید کے جو معجزہ موجود اور متواتر ہے دوسرے معجزوں کی بابت جو حضرت
 خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوئے ثابت کرنا اسی وجہ سے جسکا یہ مسئلہ کہ ذکر کیا گیا موجب اور مثبت
 ہوا اور علم اور تصدیق نجشی یعنی خبر آخر حادثہ مثل او پر قرینہ مصدقہ کے اور یہ قرینہ مصدقہ ابھی ذکر کیا گیا
 انشاء اللہ تعالیٰ اور صرف ظن پر کفایت نہیں کیجاتی پس ضروری ہے اعتماد کرنا اوپر اور خبروں کے
 جو مفید ہوں علم کے پس خبر واحد اور ایسے ہی خبر دوم و عادل کے جب مفید یقین کی بنیاد ہوتی یعنی
 اوس سے یقین اور تصدیق حاصل نہیں ہوتی اس واسطے اوس سے استدلال اور حجت لانا بھی صحیح نہیں
 ہوتا لیکن وہ خبر کہ جو علم کے مفید اور تصدیق کی نتیجہ ہو خبر واحد ہوتی ہے جبکہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو
 یعنی اول خبروں کے ساتھ ایسا قرینہ موجود ہو جس سے دلین تصدیق آوے اور دوسری خبر متواتر
 خواہ لفظاً اور معنی متواتر ہو خواہ صرف معنی اور اخیر یعنی متواتر معنوی کی مثال ایسی ہے کہ ایک
 جماعت کہے اور خبر دے کہ بیشک زید مارا گیا مگر مختلف وجہوں سے مثلاً ایک خبر تو کہے کہ زید کو فلاں
 آدمی نے مار ڈالا اور دوسرا کہے کہ نہیں فلاں دوسرے نے مار ڈالا اور اس طرح ہر ایک دوسرے
 کو قائل بیان کرے پس ان خبروں کی خبر سے زید کی مقتولیت کا علم بالجزم و بالیقین حاصل ہوتا ہے
 اگرچہ قائل کے باب میں شک واقع ہوا اور ایسے ہی ایک جماعت مختلف حکامیوں سے کسی شخص کی شجاعت
 اور سخاوت سے خبر دے پس بیشک اوس خبر عنہ کی شجاعت اور سخاوت کی نسبت علم جازم اور تصدیق
 حاصل ہوگی اگرچہ خاص ہر حکایت کی نسبت شک پیدا ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ بسبب حصول علم جازم اور
 تصدیق کا یہ ہوتا ہے کہ پہلی مثال میں زید کے مقتول ہونے میں سب متفق اگرچہ ہر ایک خبر قائل
 اوسکا جدا بیان کرتا ہو پس متفق علیہ یعنی اصل مقتولیت جس پر وہ جماعت متفق ہے بالتصدیق اور قائل
 کی تمیز میں ایک زائد نام ہے اوس سے کچھ مطلب نہیں اس واسطے کہ اگر اس اندام میں شک پڑے تو اصل
 کو یعنی زید کی مقتولیت کو تصدیق سے علیحدہ نہیں کرتے اور دوسری مثال میں اصل اور مایہ اخبار
 نفس شجاعت اور سخاوت خبر عنہ کی ہوتی ہے جون اوس میں ان خبروں کی جماعت متفق میں اس واسطے
 حکامیتوں کا اختلاف اس تصدیق کو زائل اور معدوم نہیں کرتا اب ہمارے کلام جس سے بحث اور گفتگو ہے

یعنی سوائے قرآن مجید کے جسکے معجزیت ہر شخص عاقل یا انسان پر اظہار من الشمس ہے اور اتیک اس کے اعجاز
 میں کچھ کمی اور نقصان واقع نہیں ہوا اور معجزوں کے باب میں جو حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی
 علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئے جماعت کثیر متفق ہے اگرچہ وقوع کی صورتوں میں مختلف ہوں ہیں اصل
 یعنی صد و معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ثابت اور صدق اور بعلم جازم معلوم اور
 جو سبب خبر اتحاد مواقع صد و مرین یعنی کیفیت میں اختلاف واقع ہو تو یہ اختلاف اصل صد و معجزات
 کا نخل اور خارج نہیں پس جب اصل صد و معجزات ثابت رسالت ثابت اور یہی ہے مطلوب علمی
 ولنا علی انبات نبوة هذا النبي من الاخبار لكل واحد من الاقسام الثلاثة اذ انظر بعین الانصاف
 فاما الخبر المحفوف بالقرينة فاقول هذا النبي قد اخبر فی کتابہ - باختصاص کل نبی من الانبياء
 السالفة معجزات کثیرة من غیر فن الکلام وجعلها وسیلة لا ثبات نبوة مثلا اخبر عن
 بان له تسع آیات الی فرعون وملائئہ ومثله عن عیسیٰ وهكذا والعقل بحکم باستبعاد ادعاء
 النبوة من هذا الشخص مع اطهارة المعجزة لنفسه مع عدم امکان صد و المعجزة عنه
 فنقول لا شک فی وجود بعض اخبار الاحاد عند المسلمين فی معجزة هذا النبي واذا ضعیف
 ما مضی من الاستبعاد فی العلم بعد التخلية والانصاف فارسی و بزناث کردن معجزات این
 بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما را خبر ما اند موجود کہ ہر یکے ازان ازان سہ گانہ اقسام اند یعنی یکے اخبار
 آحاد و شمل بر قرینہ صدقہ دوی خبر متواتر لفظاً ومعنی سوی خبر متواتر معنی ہر گاہ مکرر سہ آید بدید
 انصاف لیکن خبرے محفوف و شملہ قرینہ پس بیانش چنین گویم کہ این بنی صلعم خبر داده در کتاب خود
 یعنی قرآن مجید کہ بر آن حضرت صلعم نازل شد بخصوص بودن ہر پیغمبری ان پیغمبرین پیشین بمعجزات
 کثیرہ غیر ازان کلام یعنی بخیر از معجزہ فصاحت و بلاغت گفتار کہ معجزہ مخفیہ ہمین حضرت صلعم است و قرار
 آرا وسیلہ بزناث کردن رسالت و نبوت خودش مثلاً خبر داده از حال موسیٰ کہ ازان علیہ السلام نہ
 معجزہ باہرہ سوی فرعون و گروہ او ہویدائی رسید و ہمین سان از عیسیٰ علیہ السلام یعنی احیاء
 موتی و ابرار ابرص و امکہ و جوز آن و ہمین سان از دیگر پیغمبران یعنی از معجزات داؤد و سلیمان
 علیہما السلام بر کشا و بچنانکہ در قرآن مفصل مذکور اند برین تقدیر عقل ہمہ متبعہ میدانند و انش
 نداشتن چنین مدعی نبوت صلعم با صد ار معجزات با وجود دعوی نبوت بر زبان داشتن و بہر خود

وجود معجزه بیان کردن پس میگوئیم که شک نیست در موجود بودن بعض اخبار آحاد نزدیک اهل اسلام در
 ذکر معجزات این بنی صلعم پس هرگاه قرینه این امر با این اخبار آحاد پیوندیده و منضم شود مفید علم
 جازم شود بعد تخلیه و انصاف مترجم گوید که ایضاً بیان چنین که هرگاه بنی ماضی الله علیه وآله وسلم
 کتابی معجز مثبت رسالت و نبوت خودش پیش کرد و دعوی نبوت خودش بر زبان آورد و درین کتابی
 کتاب خود موجود دست که از انبیاء معجزات صادر میشود مصدق نبوت در رسالت آنان و از پیشتر
 انبیاء معجزات آنان بر کشاده گشت برین تقدیر خالی از دو حال نیست یا بنی صلعم تصدیق و اثبات
 دعوی نبوت خودش معجزات بنمود یا ننمود پس اگر ننموده و مطلوب حاجت نبوت برآوردن سلسله گفتار
 و اگر ننمود و از اصداد آن زبون آمد در مصورت باشندگان ملک عرب که مبعوث فیم بودند یا آن
 آوردند یا نیاوردند ثانی یعنی ایان نیاوردن آنان خود بدیهی البطالانست از برای آنکه خود
 بموافقی و مخالف اکثر من الشمس است که بعد دعوی نبوت تا زمان وفات شریف الوفوف باشندگان
 عرب و دیگر اقوام ایان آوردند آن استواری که به تیه جادات و غزوات و قتل و اعدام اهل لشکر
 و سیات از جان و مال دریغ نکردند و جنبی کار نیاوردند و هرگاه ایان آوردن الوفوف مردم
 لایسمانتر کان عرب که لجاج بر طباع آنان غالب میباشد علی الخصوص معشر قریش که بتحرک حسد و غناد
 که بان خلاصه موجودات صلعم پیشتری از آنان در محاربه و مقاتله جان دادند و انجام کار با سعاد
 و خردمندان آن گروه بایان شرف شده بمقاتله با اعدای دین بنیان اسلام را چنان استواری استوار
 کردند که بنیان موصوف را مصداق آمد برهن و همه بودیاست پیش ثابت شد ظهور معجزاتی که تمام عرب با
 بمنزل ایان آورد و در عقل سلیم در غایت مرتبه استبعاد و استعجاب بعید و غریب می دانند که مدعی نبوت
 خود فرمایند که نشان نبوت ظهور معجزات است و گوید که من هم معجز آورده فرموده ام و باز از صدق
 معجزات زبون آید و با وصف ظهور معجز و زبونی از اصداد معجزات الوفوف مردم با و ایان
 آرند و در راه و از جان و مال دریغ ندارند و از اعدای دین و مار و پلک برآرند پس چنین قرینه
 مصدق آن اخبار آحاد را که در باره دیگر معجزات سوای معجزه قرآنی مصدق و مویده اند غیر آحاد
 را نازل منزل تواند آورد و قوله بعد تخلیه و الانصاف یعنی چنین استبعاد بر کسی کشوده میگردد
 که ادعای باطله و مواجس عاقله را از میان برآورد و در میان نفس خودش و فکر درست و عقل سلیم تخلیه را

وانصاف دار ہر ویش پیش گیر د و دنگری بکار د اُرد و و اور ہمارے پاس اخبار آحاد میں سے واسطے ثابت کرنے نبوت ان بنی صلعم کے تینوں قسم کی خبریں ہیں یعنی ایک تو خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ پر شامل ہوا اور دوسری خبر متواتر لفظاً اور معنی تیسری خبر متواتر صرف معنی پس خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ پر شامل ہے یہ ہے کہ ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کتاب میں یعنی آسمانی کتاب جو ان صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی خبر دی کہ ہر بنی انبیاء میں سے جو اگلے زمانے میں تھے بہت سے معجزوں کے ساتھ مختص اور مخصوص تھے سوائے معجزہ کلام یعنی معجزہ کمال بلاغت اور فصاحت کے اور ان بنی صلعم نے اس معجزہ کلامی یعنی قرآن مجید کو اپنی نبوت کے ثابت کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا مثلاً موسیٰ کی نبوت سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے تو معجزے غالب دکھائے فرعون اور اسکے گردہ کو یعنی سب کھیمورت دکھانا اپنے عصا کو اور ایسے ہی غون اور جوؤں اور زنبوئہ کا اور آخر زوئیل کا شق کرنا پتر عصا کے مارنے سے اور سوا اسکے دوسرے معجزے اور ایسے عیسیٰ کے حال سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کیا فالج والے اور ابھس اور اندھے مادر زاد کو اچھا کیا اور اسکے سوا دوسرے معجزے اونکے اور ایسے ہی یعنی دوسرے پیغمبروں جیسے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے معجزے آسمانی کتاب میں مذکور ہیں اب عقل سلیم نہایت بعید سمجھتی ہے کہ یہ بنی صلعم خود بیان کریں کہ ثبوت نبوت کے واسطے معجزوں کو ظاہر کرنا ضرور ہے اور آپ بھی نبوت کا دعویٰ کرے اور بیان کرے کہ میں بھی معجزوں کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور ہر اوس سے معجزوں کا ظاہر ہونا ناممکن ہو یہ بات تو درست عقل پر تسلیم نہیں کرتی پس ہم کہتے ہیں کہ در باب معجزوں ان بنی صلعم اہل اسلام کے پاس اخبار آحاد موجود ہیں بیشک ولا ریب اور جب ان اخبار آحاد کے ساتھ استبعاد کا قرینہ لگا دیا جاوے تو مفید تصدیق اور عظم جازم کے ہوتے ہیں بعد تخلیہ اور انصاف کے یعنی جب عقل سلیم کو وہ ہوں اور تصدیق ہاتھ سے چوڑا کر درمیان اوسکے اور درمیان نفس کے تخلیہ کیا جاوے اور انصاف کا راستہ پیش نظر ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ مولف رحم کا یہ کلام ایک ایسی قوی برہان ہے کہ منکر نبوت کو ملزم کر سکتی ہے اس انصاف سے کہ جب مدعی نبوت دوسرے نبیوں کے معجزے بیان کرے اور یہ بھی کہے کہ معجزوں کا ظاہر ہونا نبوت کا مصدق ہوتا ہے اور آپ بھی نبوت کا دعویٰ کرے اور کہے کہ میں بھی معجزوں کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور معجزہ دکھانے سے محض عاجز ہو پس یہ امر دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ مبعوث

نفیم یعنی جس گروہ میں وہ نبی صلعم مبعوث ہوا ہو معجزے و دیکھ کر ایمان لاوین یا نہیں پس اگر پہلے شق
 ہے یعنی باشندگان ملک عرب معجزے و دیکھ کر ایمان لائے تو مدعا ثابت یعنی ظاہر ہونا معجزہ و کما ایسے
 مدعی نبوت صلعم سے اور دوسرے شق یعنی ایمان نہ لانا مبعوث نفیم کا سبب نہ دیکھنے معجزوں کے
 خود ظاہر البطلان کس واسطے کہ تاریخ کتب میں اسلامی دین کے دشمنوں کے خود موجود ہیں کہ چند
 روز میں لاکھوں آدمی ایمان لائے ایسی مضبوطی اور استواری سے کہ رسول اللہ صلعم کی محبت اور
 خدا کی راہ میں اپنی جان و مال سے دریغ نہ کیا اور توڑے وقت میں باوصف کمی سامان کے
 اور قلت آدمیوں کے روم اور مصر اور ایران کی سلطنت چھین لی اور اب تک یہ سلطنت سلاطین
 اسلامیہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اب تیسری شق وہی اور باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ لاکھوں آدمی
 عرب کے بدرون دیکھنے کسی معجزہ و سحر بردست کے صرف مدعی نبوت کے کہنے سے ایمان لاکر
 جہادات اور غزوات میں اپنی جانوں اور مالوں کو بیچ بچھا اور مشرکوں اور مخالفوں دین کو برباد
 کر ڈالا تو یہ شق نقل سلیم کے نزدیک بعید ہے علی الخصوص ہوا دید حال عرب کے کہ جب تک طبیعتوں میں لجاج
 اور سختی ہوتی ہے خصوصاً مشرکان قریش جو ان مدعی نبوت کے سبب حسد اور رشک کے دلی دشمن
 تھے یہاں تک کہ بہتوں نے لڑائیاں کر کے اپنی جان دی پس عقل درست ہرگز تجویز نہیں کرتی کہ
 بغیر دیکھنے معجزوں کے اور وہ بھی بہت ظاہر کیسے قرآنی معجزہ کہ اب تک ویسا ہی ہے جیسا کہ بہت
 ظہور کے تھا ایمان لائے ہوں پس بہترینہ مصدقہ اون اخبار آحاد کو منزہ اخبار متواترہ کے
 پہونچا تا ہے پس وہمون اور دشمنی سے چھوٹنا اور انصاف کو مد نظر رکھنا شرط ہے اور دراصل
 اور فی نفس الامر ہدایت الہی جاثانہ عربی و اما الخبر المتواتر لفظاً فنقول لا شک فی کون القرآن
 صاہرا منہ جاسریا علی لسانہ عندنا وعندنا وعندنا عندنا فظاہر و اما عند غیرنا فالخبر المتواتر
 عن المسالین قاطبہ بحیث لا یحتمل اتفاقہم علی الکذب فیہ فیحصل الجزم بہ للغیر جزم لا یدانیہ
 شک ثم اقول کما انہم اتفقوا علی ہذا الخبر کذا لا شک فی حصول صدقہ و اما المعجزۃ منہ فی الجملة
 واکل یقولون بہا من دون تفاوت بنہما فاذا حصل العلم من خبر ہم الاول فلا وجہ لان
 لا یحصل العلم من خبر ہم الا خیر اختلافات فی الخبرین نعم ذہن الغیر لما کان مشوباً بالاشتبہ
 فلا یجزم بالا خیر مع جزمہ بالاول فلیہ بالتحلیۃ فارسی اما خبر متواتر لفظاً پس گویم کہ درصا

شدن قرآن مجید از آن نبی صلعم جاری بودن آن بر زبان آن علیه الصلوٰۃ والسلام شکی و گمانی نیست
 یعنی همه کس بیکان میدانند که از زبان وحی ترجمانش جریان یافت و این امر نزدیک ما خود ظاهر است
 لیکن نزدیک غیر ما یعنی مخالفان دین اسلام پس بسبب توأتر خبر از اهل اسلام همه آنان بروشکیافتن
 ندارد که چنین گروه کثیر همه و سراسر آنان بر کذب متفق شوند پس ازین ره غیر ما را نیز علم بالجزم باین امر
 حاصل میشود چنان هم جائزیم که نزدیک آن نمی آید شکی از شکوک پس گوئیم که آنان یعنی سراسر و سربلای اسلام
 آنچنانکه اتفاق کردند برین خبر یعنی صد و سقرآن مجید و جریان آن از زبان آنحضرت صلعم همین سان
 اتفاق کردند بر صادر شدن معجزه فی الجمله و همه و سراسر اهل اسلام قائل اند بان بدون تفاوت و در میان
 آن دو یعنی اول صد و سقرآن مجید از زبان آنحضرت و دومی معجزه بودنش پس هرگاه از خبر اول آنان
 علم حاصل شد یعنی بعد و در جریان قرآن از زبان آن صلعم پس وحی نیست به تحمل نشدن علم بالمعجزه
 از خبر دومی آنان از برای آنکه در میان هر دو خبر تفاوتی نیست که از آن یکی را راست و دومی را کاذب
 تصور کرده آید آری هرگاه ذهن و فکر غیر اهل اسلام با شبهات آمیخته است پسین خبر یعنی معجزه بودن
 قرآن مجید جزم و باور نمیکند یا آنکه بواحد کثرت قائلان که اتفاق آنان بر کذب احتمال ندارد نخستین خبر
 یعنی صد و در جریان قرآن را باور میکنند پس بایست و ناگزیر است بروی تخیلی یعنی ربانیدن اشیاء نفس غویا
 از شبهه - ترجمه گوید که استدلال مؤلف رحمه الله تعالی با ثبات معجزه بودن قرآن مجید بجز متواتر اهل
 اسلام نسبت آن کسان است که بغیر بلاغت آگاه نیستند از هر آنکه آگاهان فن بلاغت بدریایش مراعات
 مقتضیات مقام و احتواء اسرار ضمیمه که از هر کلامش باندک نامل بر کشاده میگردد و دانستن اعجازش بجز
 بر چند همه متواتر لفظاً و معنی بود نیاز ندارد خود شک را بنگرند که اعجازش موجود است و هرگاه خود همه
 عیان بود حکایت را در آن چه بار و اخبار را بهوید که درنش چه کار و گدشت از اعجاز بلاغت آنان که
 بمقاصد عالیه رسالت که تهذیب اخلاق و حسن معاملات و اخلاص طاعات و سود و بار آردن عبادات و قبایل
 و توجیه باطن سوی حضرت مبداء علی جلشانه بود و وافر و ازین مبادی این امور که تزکیه نفوس از
 رذایل و تحلیه آن بالفضایل و ازالة و مغلک سیئات از مآثر ضمیمه و دل بدوری کشیدن از فحشاء
 و نیای و دین که مقدمات آن مقاصد عالیه بود راه برده باشند اعجاز این آسمانی کتاب قدسی
 خطاب همه بود یا تر در یا بنهم که در بیشتر مواقع در آیتی یا دوسه آیه اینهمه مقاصد حمیه و تأرب عالیه

بکشدہ است معجزیت این جاویدی معجزہ آشکارا تر از خورشید در نیمروزی نگرند درین صورت
 چنین راز دریا بان کشادہ درون را سوی خبر متواتر چه احتیاج بہا نایمجزان ازین ہر دور و روش
 محتاج اند بسوی تو اتر اخبار ثبت اعجاز این قدسی کتاب و کلمہ فی الجملہ در قول مصنف رحم صدور المعجزہ
 فی الجملہ مشعر بہین معنی ست کہ گوی از خرد مندان اعجازش ہوا دید کمال بلاغت کہ از دائرہ مقدرت
 بشر خارج ست دریانہ اند و گروہی دیگر ہوا دید احتواء و اشتمال این خداوندی کتاب مقاصد عالیہ
 مذکورہ را و گروہی بوجہ دیگر پی باین راہ بردہ اند الغرض ہمہ و سر سر در باب خرد با سعادت کیزان
 والا بمقتضای ارادت ازلی و شیت لم یزل فی خودش آمان را در روز ازل نیک و زمان و سعادت
 اند و زمان مقدر کردہ است در بحر بودن قرآن مجید متفق اند و اہل باطن ارباب تصوف اعجازش باین
 راہ دریافتند کہ ہانا ایزدی گفتار ظہری لاطنی دارد یعنی ظاہر معنی اش شریع و نوامیس و طرق عبادات جسمانی
 امورست و باطن و فحادی آن بشوارق معارف و بوارق لطائف تابشگاہ روان افروز پس اعجازش
 ازین رو ہمہ ہویدا داند و در تفسیر آن دلاویز گفتار ہا کہ جان بفریبہ و بشنیدن آن دل از پیکری
 خواستہ تنی آرزو ہا بر شکستہ بر زبان و در نامہ رانند و این ہنگام مصداق این بیت ہمین دینی
 معجزہ آسمانی کتاب راست در دل می نشیند سخنوری می فرماید بیت بہار عارض و حسنش دل جان
 تازہ میدارد و بزرگ اصحاب صورت را ہوا را بامعنی را ب و دانش کشایان ہمہ وجہ را فرہم و نیز
 ہر کیے را جہاگانہ و نیز بہ پیوستن سراسر وجہ و رہبر و شماس اعجاز بمعجزیت آن راہ بردند نظر برین فرمود
 صدور المعجزہ فی الجملہ یعنی معجزہ بودنش متفق علیہ و مجمع علیہست و وجہ آن بعدت و کثرت این بود
 گفتاری کہ خامہ را بی خواستہ از زبان چکیدہ نامہ اش پسندیدہ در نور و خودش کشید و اللہ ولی التمام
 اورو و لیکن دوسری قسم اثبات معجزہ رسول اللہ صلعم کی خبر متواتر لفظاً یعنی خبرین سبب معجزہ کنی
 اسمین لفظاً اور معنی متفق ہون پس ہم کہتے ہن کہ شک نہیں صادر ہونے میں قرآن مجید کے نبی صلعم
 سے اور جاری ہونے میں او کی زبان سے آنحضرت صلعم کی ہمارے نزدیک اور ہمارے سوا اور
 کے نزدیک ہی لیکن ہمارے نزدیک تو خود ظاہر ہے اور ہمارے سوا اورون کے نزدیک ہوسید
 خبر متواتر کے سارے اور تمام مسلمانوں سے جسکی نسبت جھوٹ پر متفق ہو جائیکا احتمال ہی نہیں ہو سکتا
 یعنی شرفا وغیرہ بالاکون بلکہ کرو سون آدمی کا ایک جھوٹی بات پر اتفاق کر لینا احتمال کے قابل نہیں

چہ جائے علم جازم کہ وہ خود محال عادی ہے پس اس سبب یعنی موجود ہونے خبر متواتر کے ہمارے غیر
 کو بھی ایسا علم جازم حاصل ہوتا ہے جسکے پاس شک نہیں سکتا پھر میں کہتا ہوں کہ سب اہل اسلام
 سراسر اور سراسر جیسے کہ اس صادر ہونے اور جاری ہونے پر قرآن مجید کے رسول اللہ صلعم کی زبان
 سے متفق ہیں ایسے ہی متفق ہیں اور صادر ہونے معجزہ کے فی الجملہ اور ان دونوں باتوں کے
 قائل بدون تفاوت اور فرق درمیان ان دونوں کے یعنی اہل اسلام سراسر اور سراسر جیسے کہ
 متفق ہیں اس امر پر کہ بیشک قرآن مجید خدا کا کلام رسول اللہ صلعم کی زبان سے صادر ہوا ویسا
 ہی بے تفاوت اور بلا فرق بالاتفاق قائل ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے معجزے صادر ہوتے تھے
 یعنی قرآن مجید اور دوسرے معجزے معنی نر ہے کہ فی الجملہ سے مراد یہ ہے کہ سوائے قرآن مجید کے
 باقی معجزوں کے باب میں جم غفیر کا اتفاق اگرچہ کسی خاص معجزہ کی نسبت اتفاق نہ ہو مگر اصل صدور
 معجزات میں متفق ہیں کہ بیشک و یگان حضرت خاتم الانبیاء صلعم سے معجزے صادر ہوئے۔ پس جب
 حاصل ہوا علم جازم اونکی پہلی خبر یعنی صدور و جریان کلام ابنوی جلشانہ کی پس کوئی ایسی وجہ
 نہیں کہ جس سے اونکی اخیر خبر یعنی قرآن شریف کے معجزہ ہونیکا علم جازم حاصل نہ ہو کواسطے کہ ایک
 خبر متواتر کو تصدیق کرنا اور دوسری متواتر خبر کو نہ ماننا اور اس سے علم جازم نہ ہونا ترجیح بلا مرجح
 ہے اسواسطے کہ دونوں خبریں کچھ بھی تو تفاوت نہیں ہاں ہمارے غیر کا ذہن اور فکر اگر شبہوں
 سے بھرا ہوا ہو تو اسکو لازم ہے تخلیہ یعنی اپنے ذہن کو شبہوں سے چھوڑنا اور دھموں اور حیلوں
 عناد سے پاک کرنا۔ مترجم کہتا ہے کہ مصنف صاحب رحم کا استدلال یعنی برہان اور محبت لانا مراد
 ثابت کرنے معجزے قرآنی کے بسبب خبر متواتر لفظاً اور معنی کے لحاظ اور بہ نسبت اون لوگوں کے
 ہے جو فن بلاغت سے آگاہ نہیں اور نہیں تو فن بلاغت کے کامل ماہر خود بے رسالت خبر متواتر کے
 مقتضیات بلاغت کے مراعات سے جو اس آسانی کتاب میں غایت درجہ پر ہے ایسے کہ انسان کی عقل
 اونکے تمام اور کمال کے جان لینے سے عاجز اور در ماندہ ہے اور نیز نکات کی نظر سے کہ ہر ایک کلمہ اور
 اسرار محلیہ پر مشتمل ہے جو توڑے سے لٹاں اور فکر سے خود کھلتا ہے پس انکے نزدیک بوسیلہ کمال ہر
 علم نے جب اس مقدس کتاب کا معجز ہونا خود ظاہر اور موجود ہے وہی صورت ایسے کا ملونکو اگر انصاف
 کا راستہ نہ بنو لین خبر کی طرف غواہ متواتر ہو غواہ خبر آحاد کیا حاجت ہے خود مشہور ہے عیان واقعہ

اور ان کاملوں کے سوا وہے ارباب فہم اور اصحاب خرد جو رسالت کے مقاصد عالیہ اور آداب
 کلیہ سے بخوبی آگاہ ہیں یعنی جانتے ہیں کہ رسالت سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ ایک پاکیزہ نفس کامل
 انسان اللہ تعالیٰ کی جناب سے ایک امت کی یا سب امتوں کی تعلیم کے واسطے مقرر اور برگزینہ
 ہو کر آوے اور انکو یعنی مبعوث نعیم کو بری عقوق اور ناپاک عادتوں سے اور بد معاملوں
 سے پاک صاف کرے اچھے اخلاق سے مہذب ہونا اور حسن معاملات کام میں لانا اور گناہ اور شر
 اور کفر اور فسق و فجور سے بچ کر اچھے عقیدے اور نیک خصلتیں سیکھنا اور کام میں لانا اور دنیا اور
 اسکے زخارف سے کراہت کرنا اور آخرت کی رغبت رکھنا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف متوجہ
 ہونا اور اسکے سوا ایسی ایسی باتیں اور ایسے ایسے کام تعلیم کرے کہ جس سے دنیا میں بآرام نیلنا اور
 آخرت میں بہشت کی نعمتوں اور ابدی حیات سے شاد کام رہیں اور کبھی انکو غم اور ملال اور
 موت سے بے رخ اور دکھ نہ پہونچے پس یہ مقاصد عالیہ کئی کئی آیتوں قرآنین بلکہ بعضی جگہ صرف ایک
 آیت میں ایسی غزلی سے بیان ہوئے ہیں کہ جس سے نیک سمجھ بانصاف آدمی جب کامل منصب کی
 کدورت سے پاک صاف ہو بالیقین جان سکتا ہے کہ بیشک یہ خداوندی وحی دائمی معجزہ ہے انسان
 کی قدرت اور طاق سے بالکل باہر چنانکہ میں مترجم اس سالہ کے ختم ہونیکے بعد ضمیمہ اور ملاحظہ کے
 کئی آیتوں کی تفسیر سے یہ بات اظہر من الشمس نکدوں والوں کو دکھا دو گنا انشاء اللہ تعالیٰ پس
 کامل عقول اور روشن طبیعتوں کو اسکے اعجاز کے دریافت کرنے میں خبروں متواتر اور خبروں آحاد
 کی طرف ہرگز ہرگز احتیاج نہیں اور سوا اسکے ارباب معارف نے بغواے اس حدیث کے کہ ہر آئینہ قرآن
 کیواسطے بطن اور ظہر ہے یعنی سواے معانی ظاہری کے ان ہی کلمات میں معرفت اور حقیقت کے
 اسرار الہیہ چھپے ہوئے ہیں کہ جس سے راہ خدا کا طالب کامل عارف بن سکتا ہے ظاہر کلام تو ہمکو شریع اور
 نوامیس اور عبادتوں جسمانی کا راستہ بتاتا ہے اور باطن اسکا وہ اسرار اور غوامض تعلیم کرتا
 ہے کہ جس سے عقل کو روشنی اور روح کو خوشی حاصل ہو کر اس جہان نابائدار کی ہوسوں اور غمخوئیوں
 سے چوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف کینچتا ہے چنانکہ تفسیر عارف کامل حضرت محی الدین بن العربی رحمہ
 صاف موجود ہے اور سوا اسکے اور تفسیرین اہل معارف کی اس مطلب کے کفیل اور قرآن مجید کے
 دائمی اور ظاہر معجزہ ہونیکی دلیل ہیں اور جب اس قسم کی تفسیرین مطالعہ میں آتی ہیں تو بے شک

اس مشہور بیت فارسی کا مصداق یہی مقدس کلام سمجھ میں آتا ہے شاعر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۵
 بہار عارض حسن دل و جان تازہ میدارد و بزرگ اصحاب صورت را بوار باب معنی را بدیسی قرآن
 مجید یعنی رنگ ظاہری کلام سے ارباب شرائع کو تعلیمات قدسیہ سرور ابدی اور حیات دائمی بخشنا
 ہے اور بوسے جو اسی رنگ کے ساتھ ہے نفس ناطقہ کو معرفت کی لذت میں غرق کر کے زندگانی
 جاویدی عطا کرتا ہے حاصل کلام حضرت مولف رسالہ کا لفظ فی الجملہ سے یہ ہے کہ وجوہ اعجاز اور
 دلائل معجزیت کی متعدد دلیلیں نفس معجزیت اور اصل اعجاز واسطے خاص و عام کے نمبر متواتر لفظی
 اور معنوی ثابت اور مستحق اور سب کا ملون اہل اسلام بلکہ عموماً مسلمانوں کا متفق علیہ ہے یہ متواتر
 سا کلام قلم سے بے غواسۃ تنگ پڑا بدیہ احباب کیا گیا کہ اس ترجمہ کے دیکھنے والوں کو اس سے فائدہ
 پہونچے ہوں اللہ تعالیٰ وہو المستعان عمر علی اما الخبر المتواتر معنی نقول ان المعجزات والکلمات
 التي ضبطها الاصحاب باسنادھا المختلفة اربعة آلاف واربعمائة واربعون والکلام
 منضبط باسناد متعدد کاذب کا دان سیلغ اسناد بعضہا حد التواتر فحصل من تلك الاخبار
 المختلفة العلم بالقدار المشترك منها وهو کون هذا الشخص ذا معجزة في الجملة وذلك
 کاف فی ثبوت نبوة وان لم يعلم خصوص المعجزة اذ لا دخل للخصوصية في اثباته لان الجزم
 بالمعجزة اذ انضم بدعوى النبوة اجزم ما يثبت ثبوت النبوة وان لم يعلم خصوص المعجزة وبالجملة
 لا یفید الخبر بامور خبر شياً من العلم الا اذا کان محفوظاً بالقربة او کان متواتراً قطعاً او معنی
 والجميع متفق فی الاخبار بمعجزات هذا النبي واذا احتل عدم اعادة العلم من خصوص كل من
 الثلاثة فعليك بانضمام الثلاثة بعضها الى بعض فانه یفید العلم جمماً فارسی اما خبر متواتر معنی
 پس میگوئیم کہ معجزات و کرامات یعنی خارق عاداتیکہ از حضرت خاتم الانبیا صلعم در معرض تحدی و
 معارضہ ہویدائی رسید و از اسعجزہ نام افتاد کہ عاجز کرد و زبون کرد و تحدیانرا و خارق عادات
 ہوگی کہ در غیر معرض معارضہ و مقام تحدی بہ پیدائی درآمدہ و از انبیا کرامات تعبیرت چارہزار
 و چلصد و چل اندان قدر بزرگ اصحاب تدوین باسناد مختلفہ درجہ ضبط آورده اند و نہاد
 بیشتر از اینها قریب ست کہ بعد التواتر رسید پس ازین اخبار مختلفہ قدر مشترک فیہ یعنی انچه کہ ہم معجزات
 در آن مشترک اند صاحب معجزہ بودن این شخص یعنی رسول خدا سید الانبیا صلعم ست پس با این

مشترک فیہ علم جازم حاصل بشود در چند خصوص معجزہ دانستہ نگردد و از بہر آنکہ خصوصیت را در معجزیت معجزہ
داخلی نیست کہ بآن ثابت شود و از بہر آن کہ علم جازم بحد و در معجزہ ہر گاہ با دعوی نبوت منضم و مقرون
شود ثبوت نبوت را شمر دنیج میکرد و در چند خصوص معجزہ در دانستہ نگردد و بالجملہ نفس خبر ازین حیثیت
کہ خبرست مفید علم بجزی نیست و علم جازم حاصل نمیشود صرن از نفس خبر گرد قتیکہ آن خبر محفوظ و متعل
بود بر قرینہ مصدقہ یا آن خبر متواتر بود خواہ متواتر لفظاً و معنی یا صرن متواتر معنی و این ہر سہ موقوفات
متحقق اند در اخبار معجزات این بنی صلعم یعنی تختی را قرینہ مصدقہ با خبر پیوندیدہ علم جازم می بخشد بخونی
و دیگر را تواتر لفظی و برخی دیگر را تواتر معنی آنچنانکہ اندکی بیش ازین برگزاردہ آمد و ہر گاہ احتمال نافدہ
ندانن ہر یکے ازین ثلثہ مذکورہ بحد امکانی و انفرادہ بدل رسد پس لازم گیر ہمہ سہ را پیوند دادن
با ہر گرویکجا کردن یکے با دیگر کی تا نافدہ کند علم جازم را اُر و و لیکن خبر متواتر معنی پس میں کتابت
کہ تحقیق معجزے اور کر امتین کہ جنکو اصحاب نے مختلفہ سندوں سے جمع کیا ہے چار ہزار چار سو چالیس
ہیں اور اکثر ان معجزوں اور کر امتونین سے متعدد سندوں سے منضبط ہیں ایسے کہ قریب ہے کہ
بعضوں کی سندین تواتر کی حد تک پہنچ جاوین پس ایسی مختلف خبروں سے ایک قدر مشترک کی نسبت علم
جازم حاصل ہو جاوے اور قدر مشترک عبارت ہے ایک ایسے امر سے جو ساری خبروں کا حاصل مقصود
ہو جیسے اس جگہ صاحب معجزہ ہونا ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی اجملا اور یہی امر کافی ہوتا ہے نبوت
کے ثابت ہو جانیکے بابین اگرچہ خصوص معجزہ نجانا جاوے اس واسطے کہ معجزہ کی معجزیت میں خصوصیت
کو تو دخل ہی نہیں یعنی کسی قسم اور کسی فن سے ہو مگر دوسرے آدمی سوائے دعوی نبوت کے وہ کام
لانہ سکین او سکی مانند لانے سے سب عاجز ہوں جیسے کہ اس سے پہلے ذکر کیا گیا اس واسطے کہ معجزے
کے علم جازم کے ساتھ جب نبوت کا دعویٰ مجاوے تو نبوت کے ثابت ہو جانیکا پہل دیتا ہے اگرچہ
بالخصوصیت وہ معجزہ جانا نا جاوے اور بالجملہ خبر اس حیثیت سے کہ خبر ہے علم باجزم کے مفید نہیں ہوتی
مگر دوست کہ قرینہ مصدقہ پر متعل ہو یا متواتر ہو لفظاً و معنی اور یہ سب متحقق ہیں معجزوں کی خبر
کے جو ان بنی صلعم کے معجزوں سے دی گئیں اور جب احتمال ہو علم جازم کے حاصل ہونے کا ہر وہ
سے ان تینوں میں سے تو لازم ہے ان تینوں کو جمع کر لینا یعنی ایک کو ساتھ دوسرے کے ایک جگہ
تاکہ ان تینوں کے مجموعے سے علم باجزم حاصل ہو یعنی و ہذا بخلاف معجزات سائر الانبیاء فانہ

اخبار معجزاتهم لو سلمنا انما تكون محفوفا بالقرينة لا غير فانظر ايها الداعل بعين الانصاف اذ
 لا ينبغي لك على الله حجة بل قد تم حجة الله عليك في امدنوة هذا النبي فانك اذا اردت
 بالنظر في اصل المعجزة فعليك بالنظر الى القرآن العظيم كما بينا اعجازا الى يوم القيامة واذا
 اردت النظر الى امثال سائر المعجزات فعليك بالنظر الى كتب اصحاب المداونة لبيان
 المعجزات فان احتمال الهزل والهذيان لا يتصور بهذا المقدار خصوصاً عن الاعلام وعلماء
 بتحصيل اليقين من اليقينين والنظر الى الاخبار بمعجزات سائر الانبياء اذ ليس فيها الا بعض
 الحكايات فربما لا يعيد لنا فضلا عن العلم فكيف يتدرك الداعل اليقين بالشك فارسي واين
 بخلاف معجزات همه پيغمبران پيشين روزگار است پس بر آئيه معجزات آنان اگر تسليم هم کرده شود پيغمبران
 نيست که آن معجزات صحتش مثل بر قرآن مصدق خواهند بود نه جز آن يعني نه باخبار متواتره لفظا و نه
 متواتره معنی پس بنگر اي بشميند بديده الضافات و چشم داد پسند با باقي نماند ترا بر خدا تعالی جمعی بلکه
 بخت خدا و ندی بر تو تمام شد در باره ثبوت نبوت اين نبی صلعم پس هر گاه خواسته باشی دیده کنان
 سوي معجزات پس بر تو ناگزير است نگريستن سوي قرآن مجيد آنچنانکه بيان کرديم معجزه بودن و وجود
 بر کشودن آن تا يوم الحجاز است تاخير روز و هر گاه اراده کنی نگريستن سوي همه معجزات ديگر يعني
 معجزاتی که سواي قرآن مجيد هم از آن سيد المرسلين صلعم بهويدائی رسيد پس بر خود گير خواهان
 کتب اصحاب پس بر آئيه احتمال بزل و پريان يعني باين اندازه برزه گفتاري کردن و بشوريه
 سري گفتار کشادن باين اندازه بصورتي گنجي خصوصاً ز ناموران و فرازين رتبان پس لازم گير
 بیک يقين از دو يقين يعني یک يقين معجزات رسول الله صلعم که در کتب مصنفه مشهوران بالصدق
 و ناموران گراي بايه شناختگان با سمار و انساب خودشان با همه تصریح بقيد از منه و استناد بنا بوا
 ديکار از اکابر دين اسلام مذکور اند يقين ثانی بکسر و نقیض يقين اول پس از اين دو يقين هر يقيني را
 نه نه هسته باشی برگير و نظر کن تا سوي اخبار معجزات همه پيغمبران ديگر که نبوده است در آن جز حکايات
 که بکلام مفيد من هم نمیشود حصول به جازم خود فراز تر و افزون تر از آنست يعني هر گاه چنين
 افسانها فاده کن که فرد ترين بايه علم باشد نميکنند علم جازم که در رتبه قصوي و درجۀ عليا است
 خود چهره مان حاصل شود پس فرد و فرمودند بشود دل چگونه را بکنند يقين را بشک و گمان مترجم گوید که

قول حضرت مصنف رسالہ رح فان اخبار معجزہ اہم لوسلم لامعنی چنین خیز کہ اول کتب انبیاء پیشین کہ احبار
 نصاریٰ بتراجم السنہ متعددہ چون عربی و فارسی و اردو و از عبرانی زبان ترجمہ کردہ باشاعت آن
 در ممالک ہند و رینڈل جہد قصوری نکرده اند و آن ہمہ را بائبل نام گذارند ازین رو کہ نام مدونان اہل
 صحف و زمان تدوین آن بوجہ من الوجہ معلوم نیست بلکہ جایجا از کتب محمد عتیق بفہم می در آید کہ تدوین
 و تالیف آن صحف پس از مدور اعصار منستہ و انقراض از منہ طولیہ صورت بست نظر بر این قابلیت آن
 ندارد کہ تسلیم کردہ شوند از بہر آنکہ اگر بر حکایات و سراسر افسانہ ہا صرف ہمین نظر کہ در کتابی مرقوم
 ہر چند نام مصنف و زمان تصنیف ہم قطع نظر از استاد دریافتہ نگردد قابل قبول و واجب التسلیم دانستہ
 شوند افسانہا سے مندرجہ کتاب قصہ حاتم طائی و افسانہ امیر حمزہ و الف لیلہ و بوستان خیال را
 ہمہ راست و سراسر بہ پیدائی کشیدہ و بوقوع در آمدہ بی کاست ندانستن از چہرہ و بود و بلکہ ترجیح بلا
 مزج آید چون ہر دو در مجموع الحال و نامعلوم الاسم بودن مدونان و دانستہ نشدن تطبیق و کثرت
 باصل حال محکی عند برابر اند و برین تقدیر بائبل را کہ در میزان نامعتبری با کتب افسانہ مذکورہ پہلہ
 تسادی اند نیز بر فتن و واجب الاذعان دانستن و مذکورہ کتب افسانہ را باور نکردن ہر چہ نہا بود
 پس یا ہر دو را بتصدیق و اذعان بر سمجند و یا ہر دو را از پایہ اعتبار بر اندازند و در صورت کتب
 سیر اسلامیہ کہ مدونان مشہورین بالصدق والعدالتہ با سند موثقہ و اعتماد کامل نگارین ہستند و
 مصنف را وی یا قوت آن آشکارا بر گزار دند و علاوہ برین برزگان دیگران مندرجات را تنقید کردند
 و سرہ از سارہ کہ سہواً از مدونان کتب بہ تحریر در آمدہ باشد جدا نمودند با ظہار ضعف یا موضوع بودن
 آن روایت آنچنان کہ از کتب احادیث و صحف سیر نگذردگان با انصاف این معنی آشکارا تر میکشاید
 پس برین معتدات و مستندات بہ تنقید رسیدہ دیدہ ناکشادن و از مندرجات آن چشم بستہ معجزہ
 سر و پیغمبران را مشکوک فیہا گمان بردن و چنین رشتہ پندار و باطل و ہم بگرداب انکار رسالت
 و حجو و نبوت آنحضرت خاتم الانبیاء صلعم افتادن و خود را بدیریای رگ خیز ابدی شقاوت غرق
 کردن راست اندیشی را خواستہ بنودہ است ایزد تعالیٰ ہمہ را دیدہ راست بین عطا کردہ
 بجای بر ندالہم آمین اُرو و اورید یعنی رسول اللہ صلعم کے معجزے دوسرے پیغمبروں کے
 معجزوں کے برخلاف ہیں اس واسطے کہ بالتحقیق اگر انکے معجزوں کی خبریں تسلیم ہی کر لیا وین پس

سوا اسکے نہیں کہ یہ خبر بن صرف مثل ہو گئی اور پرتینہ کے یعنی اعتبار کرنا ایسی خبر و کا صرف اسی وجہ سے ہو گا کہ ایک قرینہ سچ ہونے کا موجود ہے اور بس یعنی نہ اخبار متواتر لفظاً نہ متواتر معنی بنے ہو شمار دانشمند انصاف کی آنکھ سے دیکھتا کہ تیری محبت اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر باقی نبی بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی محبت ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت نبوت کے باب میں تجھ پر ہو گئی پس اگر اصل معجزہ کو دیکھنا چاہے تو قرآن مجید کو دیکھ لے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اولیٰ معجزہ نبوت قیامت تک باقی ہے اور جو اس کے سوا دوسرے معجزے آنحضرت صلعم کے دیکھنا اور دیکھ کر ناجاہ ہے تو کتابین اصحاب تصنیف کے جو معجزات کے بیان میں موجود ہیں دیکھ لے کہ یہودہ گوئی اور بیکار باتیں بنانے کا احتمال نہیں خصوصاً ایسے نامور عالموں سے پر تجھ لازم ہے دو یقینوں میں سے ایک یقین یعنی یا تو یقین سچ کا یا جھوٹ کا اور پہ نظر کرنا طرف خبروں معجزوں اور دوسرے پیغمبروں علیہم السلام کا سوا سچے کہ اول خبروں میں سوا ہی حکایتوں کے اور کچھ نہیں پس اکثر اوقات ایسی حکایتیں ملن اور گمان کی بھی مفید نہیں یقین اور علم جزئی تو اس بڑھ کر ہے پس عقلمند آدمی کیونکر جھوٹ سکتا ہے یقین کو ساتھ شک کے مترجم کہتا ہے کہ مصنف رح کا یہ قول فان اخبار معجزاتہم لوسلم کے معنی یہ ہیں کہ کتابین معجزوں اگلے پیغمبروں کی جنکو مسیحی عالموں نے بہت کوشش اور اپنے زعم میں کمال تصحیح کے ساتھ عربی اور فارسی اور اردو زبان میں ترجمہ کیا اور سارے ہندوستان میں پھلائی ہیں قبول کرنے اور ان لینے کے قابل ہرگز نہیں کہ سوا سچے کہ اصل کتابوں کے جنکے یہ ترجمے ہیں مصنفوں کے نام بھی مذکور نہیں کہ کس نے اور کس نے مانے میں تصنیف فرمائیں بلکہ تورات کے لمحات سے بھی سمجھا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانے کے بعد جب مدین گذر گئیں یہاں تک کہ کوئی آدمی ان کے مقبرہ کا بھی نشان نہ سکا تھا ہوئیں اور ایسے ہی اناجیل اس صورت میں ان کتابوں کو ایسے مجھول مصنفوں اور نامعلوم زمانوں میں تصنیف کی ہوئیں کہ کوئی نہ کرے ان خود انصاف فرمائیں اس صورت میں ایسی معتبر کتابیں قبول اور ہم کلا لائق ہیں جنکے مصنف علم اربہد اور تقویٰ اور دینداری اور خدا شناسی میں شہرہ ہوں اور انہوں نے معتبر سندوں سے راوی اول تک یہ سلسلہ پہونچا یا ہو اور پہر تصنیف اور تالیف کے بعد دوسرے نامور عالموں پر نیز گاروں نے انکے مندرجات کو کمال

دقت اور غایت تحقیق اور انصاف سے پرکھ کر جس روایت کا کوئی راوی ضعیف یا یا ہوا وکی روایت کو ضعیف کہہ دیا ہو اور جس روایت کا پتہ نہ پایا ہو یا اپنے اوں قاعدوں اور قانون سے جو واسطے پرکھنے کو ملے کہرے حدیثوں اور محقق اور شہدہ راویوں کے ٹرائی میں برحقان پائے اور اسکے باب میں بیان کر دیا کہ یہ موضوع ہے یعنی بنائی ہوئی ہے اب دیکھنا چاہئے کہ مصنف اور مروی ایسی کتابوں کے کیسے سچے اور کیسے نامور میں بہرین کہتا ہوں کہ نظر کمال تحقیق علماء اسلامی نے ایک فن خاص ایجاد کیا یعنی اسرار الرجال کہ سمین راویوں کے نام اور القاب اور اوں کے سارے حال کہ مضبوط حافظے والے تھے یا کہی سہو میں پڑ جاتے تھے مذکور میں یہاں تک کہ جب کبھی کوئی کو دریافت کیا کہ یہ راوی کسی حدیث کو اپنے پاس لکھ کر کہتا تھا تو اس خیال سے کہ شاید اسکے حافظہ میں ضعف ہو گا وکی روایت کو ضعیف سمجھا اور اسکے سوا جب تک کسی روایت کو دوسرے راویوں کی روایتوں سے مضبوط نہ کر لیا نا ناب دیکھنا چاہئے اہل اسلام کی احتیاط اور کمال کوشش کو بنا علیہ ایسی معتبر کتابوں کی نسبت یقین نہ لانا اور انکے مندرجہ مذکور شہدہ اور شکوک گمان کرنا بلکہ بے دلیل اور بے حجت انکار کرنا کو نئے انصاف کا مقتضا ہے اور کوئی ٹھیک سمجھ کا نتیجہ ہے انصاف تو یہ ہے کہ مجہول مصنفوں کی کتابوں کو چھوڑ دین اور جو صرنا اسی بہرہ سے پرکھ اگلے زمانوں کی کتابیں میں ہر چند انکی تصنیف کا زمانہ محض مجہول ہو اور مصنفوں کا حال تو برکنا نام بھی معلوم نہ ہو انکے مندرجات کو یقین کے قابل سمجھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ اس لحاظ اور ایسی سمجھ سے جتنی کہانیاں کہ حاتم طائی اور امیر حمزہ اور بوستان خیال اور الف لیلہ و کلید و مذاکر انکے سوا جقدر کہ ہندوؤں نے دہرنگی بنائے ہیں چونکہ قصوں اور کہانیوں کی کتابوں میں موجود ہیں بے شک واجب التسلیم اور ضروری الیقین ہو سکتے ہیں اور نہیں تو ان دونوں قسم کی کتابوں میں سے جنکے مضمون مندرجہ کے مطالب ساتھ اصل حال اور نفس الامر اور واقع کی صفات اور سچی دلیلوں سے پائی بخا وے ایک قسم یعنی کہانیوں کی کتابوں کو تو نہ ایک کپ اور یک سمجھنا اور دوسری بعینہ ایسی کتابوں کو جنکا بیشک اور بے گمان ایسا ہے جس میں ہوا المامی کتابیں کہنا اور اس مندرجات کو سر بسر سمجھنا اور شک اور شبہ کو اوں سے دوسرے سمجھنا کس پوشیاری اور اقبہ اندیشی اور دینداری کا قرہ ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سکورست فہم اور یک سمجھ بخشے اور سیدنا

راسته و کلامه آیین عمری فالحمد لله الذی هدانا لهذا و ما كنا لنهتدی لولا ان هدانا الله
 بنجاری پس همه ستایش مر خدا را که راه راست بنمود ما را بسوی این و بنودیم ما که راه یابیم بسوی
 آن اگر ما را راه بنمودی او تعالی جلالت آن در و پس سب تعریفین بنیایسه خدا تعالی که جس نے
 بعین سید ما راسته و کما یلطف الیکے اور ہم نیتے کہ سید ما راسته یا وین اگر الله تعالی بکوسید ما
 رسته نہ بتاتا عمری هذا ما امرنا به اید اذ لا طلبا للاختصاص اذ فیہ الکفایہ لاهل الانصاف
 ومن اراد الاطلاع علی تفصیل الاحدلة فیہا فغلبه بمطالعة مطولات الاصحاب **فارسی این**
 آنچه که ما آوردنش درین نامه درخواستیم به پشروش جستجوی کوتاه گفتاری از بهر اینکه بندگان
 داد پسندناز او هر کس که آگوش خواستار بود که رهبر ما و فرود ما را بر کشاده و بزرگ گشته دریا بدین
 بر خود گیر و نگاه کشاد و ن بردار زید و ناما سے دیگر اصحاب یعنی دیگر نامه ها سے که در آن رهبر ما
 مبین پیغمبری حضرت خاتم الانبیا و صلعم بدلائل که خرد پسند و مورد دیده در با انصاف برداشته
 نگار بند و بانگ را ترین برگذارش بر سروده و بهویدائی همه بر کشاده و وانموده اند بنگرد که بشیر
 تر و آشکارا پیش آگوش آرد و نگاه اگر بیزدانی خواست بر راه یافتن اش را وائی یافته باشد همانا
 بر راه آید و بر بنجاری کج گام فرسانند و پس آنگاه بکشاید او را آنچه بکشاید و یزدان والا است بر همه
 توانا و به پنهان شده را ز ما و انا و بسوی اوست باز گردیدن همه هستی دران از فرزین و
 فرودین جهان و دست یگانہ خدای هستی و بآفرینش آرند و فرای وستی میکند هر چه میخواهد
 و می بخشد بر کرامی خواهد مگر جم گوید نزدانش پیام زاد بر دانش پشروان با خرد که دانش در گوهر
 و طبعی با هنر دارند به پنهانی مانا که این گزیده نامه خردی گفتار است گفتار آرا بر سر زید و گار است
 دانش را در ما بر کشا نویسه گران را که مناظران باشند آموز گاری سوے راسته بنجاری الزام
 خصم را بنما که در اثبات نبوت و بهوید کردن سروری رسالت حضرت فراین رتبت **سرور**
 ان پاک گهر و جز خداوند همه برتر و اولین نقش خامه هستی و سر آغاز نامه هستی و به
 برگزیده یزدان و کسب گنجها سے را زید و پاک گفتار پاک ترک و ادب برگزین کرده جهان داد و
 سکه و سحر عمری و مکی و ماضی و مطلق و مکہ از مقدسش فرزندان بهور و طیب از مقدسش فرزندان
 از خدا نش زود و جاویدان و تاجانست و بهت و بود جهان و اولادانشی خرد گستر فرزانة تابان

گوہر گفتار آرای دانش نگار ہنر سرمایہ برکشاوہ گفتار کہ خدای جہانش گزیدہ مزدار دانش فرماید
 و از پاک میفرد بار بر رخ برکشاوہ نگارش بست و سخن بفرز انگلی برکشاوہ یزدانش پر ومان دانش
 و بر راستی خواستار ان بر فرزندہ کنش منتی نمادہ داد گفتار آرای دادہ خوش بیانی را و
 برکشاوہ ہر ہر سرودہ اش شایستگی آن دارد کہ خرد پڑ ومان بدول نگارش بندند و فرزانگان
 دانش کار نامہ خردش پسندند مانا اثر رف اشارات در حجاب عبارات پنهان داشتہ
 و شگرت اسرار را بھودا کردنش سر برافراشتہ باز کنادن بر بستہ ہایش بے آنکہ راز دل
 منفعت راز ہا بر کشا کشایندہ اش گرد و تختی بدشواری بودہ بنا برین خرد کنای پیردہ از راز
 اسرار آن بر نکشودہ انیک کہ ایزدی توفیق بکارم بود بفرزان والا سروری کہ نام نامی
 اش در رو گاہ ہمین ترجمہ بر نگاشتم برکشاوہ ترجمہ را با فرایش انجہ در ہنگام نگار بستن
 ترجمہ بردلم سخت بھودا کنی تختی از راز ہا بر شمر دم و زودا بپیش آمدنا گزیری کار را آغاز
 بیایان بردم اگر چہ دل میخواست کہ زنجیرہ گفتار در باز کشا و مقصود منجی بیش ازین برکشیدہ
 آید اما موافقی دعوائقی کہ باز کشا و دانش را ہنگام نیست ازین کارم باز داشت اکنون اگر خواستہ
 توانا خداوند انا خداست رسالہ دیگر کہ بصمیمہ و ملحقہ اش نام برگزاردم برکشاوہ تر بنگارم کہ یادگار
 بماند دانش خداوند دانش خوش کنند خرد خدیوانش پسندند یزدان کار ساز برین ستودہ
 کارم بیشیدہ مزدار دانش فرماید و بکلید آسمانی فیض در ما سے بستہ کاریم برکشاوہ یزدان
 باد بیکر حضرت سید المرسلین مصداق و ما اسئلناک الا رحمة للعالمین الھم صل علیہ
 و علی آلہ و صحبہ اجمعین و سلم الی یوم الدین و آخذ و عوانا ان الحمد للہ رب العالمین
 و العاقبة للفقین اُرو و اور یہ ہے جسکا ہم نے ارادہ کیا تھا ہر ادا و مختصر لانے کے واسطے
 کہ اس بقدر بیان میں کفایت ہے انصاف والوں کو اور جو کوئی ارادہ رکھتا ہو مطلع ہونی چاہے تفصیل
 و دلیلوں سے پس وہ شخص لازم کہ پڑے اپنے او پر مطالعہ کرنا بڑے بڑی لہنی چوڑی کتابوں
 جو اصحاب تصنیف یعنی اہل اسلام کے زبردست پرہیز گار ہوں نے ایسے بیانون میں نہ عین
 کی ہیں اور ان کتابوں میں ایسی پاک و صاف عقلی اور نقلی دلیلین لائے ہیں کہ جنکو ہر پسند
 کرتی ہے اور انکو والا ایک سمجھ اس پاک بن مضبوط شریعت کی سچائی اپنے دل اور سر کی آنکھوں سے

آفتاب سے زیادہ روشن دیکھ لے امید ہے کہ سچے دین کے مطالب اور سید ہارستہ ڈھونڈنے والے سمجھدار بے تعصب کو اون کتابوں کا مطالعہ کرنا اللہ کا سچا بندہ بنا سکتا ہے اگر خداوند تعالیٰ سائنسے اور سکی پراپت چاہی ہو اس واسطے کہ اوسے قیاد مطلق نیگانہ برحق کی قدرت کے ہاتھ میں ہین سب کام اور اسکے ارادت ازلی کے بغیر کوئی کام ظہور میں نہیں آتا وہی ہے سبکا مالک اور وہی ہے اکیلا خدا کوئی اور سکا شریک نہیں اور محمد رسول اللہ اسکے پیغمبر ہیں برگزیدہ درو بیجو اور پیرو سلام۔ آب اہل دانش ارباب دین کی خدمت میں مترجم خاکسار گنگنا رکھ عرض کرتا ہے کہ یہ مختصر رسالہ جسکا میں نے ترجمہ کیا اگرچہ دیکھنے میں بہت مختصر ہے جو نو ورتون سے زیادہ نہیں مصنف کامل عالم مدیم المثیل فاضل مفقود البیدل رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو مناظرہ کے فن میں بالکمال ہیں اور رشانت عبارت اور ادای معانی اور بیان میں اونکو ایک ملکہ مدیغ حاصل ہے اس ایک کوزہ میں مطالب عالیہ کے دریا بہر دئے ہیں۔ سبحان اللہ یہ بھی ایک ظاہر سچا نشان ہے دین اسلامی کی سچائی کا اور سب دینوں پر زبردست اور غالب ہونے کا اس تصریح سے کہ جن دین میں ایک ایک عالم ایسے ایسے رسالے مختصر تصنیف کر کے دین کے مخالفوں کو کھلا ہوا الزام دیکر بیٹھ اور بے صرف گفتگو کرنے سے بستہ زبان اور برد و ختہ لب اور بالکل مہبوت کر دئے اور سچے دین داروں کو صاف دکھلا دے کہ اسلامی شریعت کیسی سچی ہے جسکے سارے قانون اور سب باتیں یکی سمجھ والوں کو دین اور دنیا کی خوبیوں سے آگاہ کرتی ہے اور دونوں جہان کی خوبیاں بخشی ہیں اور حقیقت میں ہر سالہ ایک معجزہ ہے حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کہ جنگی شریعت کے عالم بخیرہ سے بیان کرنے میں معجزہ دکھاتے ہیں اپنی خوش بیانی اور عقلی دلیلوں کے لانے سے بیشک اور بے گمان مصنف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کرامت کی ہے مگر انکی سچ بیانی زیادہ اوسوقت کھلی کہ جب اس سالہ کی شرح بہت تفصیل اور توضیح سے لکھی جاوے اس واسطے کہ باہتا تھا کہ ہر عبارت کے تحت میں مطالب عالیہ بیان کئے جاوے مگر مختصر ترجمہ کی کفالت جو مجھے مترجم بیچ مان خاکسار نے کی تھی اوسیں اختصار کلام مطیع نظر تھا اس واسطے اب بارادت الہی جاننا میں نے خاص سے یعنی اول عربی عبارت اور اسکے تحت میں فارسی ترجمہ اور اس ترجمہ کے تحت میں اردو ترجمہ ایک جدا گانہ رسالہ لکھونگا اور اس نو تالیف جدا گانہ رسالہ کا نام ضمیمہ یا ملحق

رکھو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس رسالہ میں بیان کروں گا کہ بعثت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے
 شرک اور کفر اور بیچ رہمون اور غایت فسق اور فجور نے روی زمین کے ملکوں کو جنکا حال معلوم
 کبیر لیا تھا خدا سے مہربان نے اپنے بندوں کی ہدایت کیواسطے خاتم الانبیاء پر بھیجا جسے توحید اور
 تہجد الہی جل شانہ پیدائے اور کفر اور شرک اور ناپاک رہمون شیطانی کاموں کو بالکل مٹا دیا اور ان
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خود مکمل تھے اپنے اصحاب اختیار اور اپنے الیاں اور پیروں
 پیروں کو مکمل بنادیا اسواسطے اس رسالہ میں جسکی تالیف کا باعث توفیق اور اعانت الہی جل شانہ
 کے وعدہ کرتا ہوں اول اسوقت کے کرو ہوں کی ضلالت اور گمراہی تاریخی کتابوں سے ذکر کر کے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل عالیہ اور مکارم اخلاق جن سے انکا خاتم الانبیاء علیہ السلام
 ہونا مدلل اور برہین سبکو معلوم ہو جاوے اور انکے سرآمد معجزہ یعنی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیلین
 اور انکے باب میں پیشین گوئی ان انبیاء سابقین علیہم السلام کی یہود اور نصاریوں کی کتابوں
 سے ذکر کر کے انکے اصحاب کبار اور آل اطہار اور اصحاب معارف شاعر رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 کے بالا جمال والا اختصار مدارج عالیہ اور مناقب رفیعہ بیان کئے جاوینگے بحون اللہ تعالیٰ وهو
 المستعان تعریحۃ الرسالۃ بحون اللہ تعالیٰ ببرکۃ صاحب الرسالۃ اللہم صل علیہ
 علی آلہ وصحبہ اجمعین وسلم

بقلم پیچ رقم کمترین محمد علی الکرآبادی

